UnEven Page Numbers within the book only

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224638

UNIVERSAL
LIBRARY

ستم است گر ہوست کشد کہ بسیر سرو و سمن درآ

تو ز غنچہ کم نہ دمیدۂ درِ دل کشا بچمن درآ

صوبہ بہار میں زبان دانی کے لیئے نہایت مفید کتاب جو بہت سی

عمدہ و بکار آمد و دلچسپ و مفید باتون کو حاوی ہے

المسمیٰ بہ

نوائے وطن

از تصنیفات

جناب مولوی سید علی محمد صاحب شاد رئیس عظیم آباد مصنف نالہ شاد نصائح الصبیان تاریخ بہا

صورۃ الخیال ہیئۃ المقال وغیرہ وغیرہ

پہلی دفعہ ۵۰۰ جلدین ایک جلد کی قیمت عمہ

(حقوق تصنیف مصنف کے اختیار مین ہین)

مہتمان مطبع قیصری واقع شہر عظیم آباد نے چھاپا

مضامین کی فہرست

	صفحہ
تمہید۔	ا
صوبہ بہار کی مادری زبان کا بگڑ جانا۔	۳
زبان کا سدھار نا شاعرون کے متعلق ہے۔	۷
صوبہ بہار مین اُردو کے پہلے کون کون زبان جاری تھی۔	۱۱
اُردو زبان کی تاریخ۔	۱۴
صوبۂ بہار مین اُردو کی اگلے وقتون مین حالت۔	۶۰
مرزا عبدالقادر بیدل۔	۶۹
مُلّا محمد علیم تحقیق تخلص۔	۷۵
شیخ غلام علی راسخ۔	۷۸
سید شاہ الفت حسین فریاد۔	۹۵
صوبہ بہار کے اگلے شُرفا۔	۱۰۲
پچھلی غلطی کی اصلاح۔	۱۱۳
افعال کے قاعدے۔	۱۱۸

	صفحہ
بحث مذکر و مؤنث ۔	۱۱۹
زبان مادری کو ایسا فصیح استعمال کرنا چاہئے کہ علوم کی دقتین آسانی سے اوسمین آسکین ۔	۱۶۳
پانچوین غلطی کی اصلاح الفاظ فصیح و غیر فصیح ۔	۱۷۹
وہ اسما جو عام خلقت بولتی ہے اور اوسکی بھا کا مفقود ہے یا اگر ہے تو اوسکو عوام الناس نہ سمجھتے ہین نہ جانتے ہین ۔	۱۸۲
اِن نامونکی جگھہ یہہ نام ۔	۱۸۸
خاتمہ	۱۹۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

مادری زبان کی فصاحت اگر ڈہونڈہنی ہو تو زیادہ تر دو قسم کے
لوگون مین ڈھونڈھو شاہزادون مین یا عالی خاندان امرا مین
پہلے طبقے کے لوگ تو ہمارے صوبہ بہار مین نام کو نہین ہین مگر
دوسرے طبقے مین اب بھی کوئی نہ کوئی باقیماندہ نکل ہی آتا ہے
مین اپنے خدا کا شکر کرتا ہون کہ مینے اپنی زندگی کا ابتدائی حصہ انھین
ایسے لوگون مین صرف کیا ہے اور اکثر زبانون کے اولٹ پھیر پر غور
کرتا رہا ہون —
مین دیکھتا ہون کہ جون جون اُعمدہ جگہون مین اُردو کو ترقی ہو رہی ہے وہ وہان

صوبۂ بہار مین تنزلی — دیکھتے دیکھتے یہہ نوبت پہونچ گئی کہ اگر پہلے دس فصیح تھے تو اب دو آگے ہیں غیر فصیح ستے تھے تو اب سو پستی زبان کا منحوس زمانہ اس سے بڑھکر کیا ہوگا —
بعض سرکاری اہل دفتر کی ناواقفیان بعض مترجمونکی بے اعتنائیان بعض امیرونکی بے پروائیان اور بھی اس زبان کے حق مین زہر کا کام کررہی ہین —
مین کیا نہین دیکھتا کہ علوم مفیدۂ جدیدہ مین روز بروز ترو تازگی آتی جاتی ہے اور صوبہ بہار مرض جہالت کھونیکے لئے میڈیکل ہسپتل کی تیاریونمین مصروف ہے مگر اردو زبان دانی سے عالم سسک سسک کر بہتیرے مرگئے اور جو باقی ہین اونکے حلق مین کوئی پانی تک چوآنے والا نہین اگر چندے ایسی ہی بیخبری رہی تو ہمارا وطن بھی کلکتہ کا بڑا بازار ہوجائیگا جہان انگریزی ایرانی عربی اردو سنسکرت بنگالی بھاکا کی نئی نئی ترکیبین گڈمڈ ہورہی ہین اور کوئی یہہ نہین سمجھہ سکتا کہ اصل زبان کیا ہے —
اگلے بزرگ — (خدا اون کو جنت نصیب کرے) اگر اتفاقاً کسی شریف زادے کو اول جلول اناپ شناپ غیر ممیز کی طرح باتین کرتے سنتے تھے تو حیرت سے

گھڑیون اُوسے دیکھا کرتے تھے وہ لوگ کیا سمجھتے تھے کہ یہہ مرض متعدی دفعتاً صوبہ بہار کو گھیر لیگا ہان اگر اوسیوقت کوئی مجرب نسخہ ایجاد کرجاتے تو آج کو یہہ نوبت نہ پہونچتی ۔

(صوبہ بہار کی مادری زبان کا بگڑ جانا)

اگر اُردو زبان کی فصاحت سوال کرے کہ صوبہ بہار مین بعض فصحا کے سوا خاص خاص لوگ بھی بے قصور ہمارا خون کیون بہائے ڈالتے ہین اور اپنی کریہہ بولیون اور ناپسند لفظون کی چھُریان میرے نازک گلے پر کسلیئے پھیرتے ہین تو انصاف بجز سر نیچا کر لینے کے کچھہ جواب نہین دیسکتا اس کلمہ کو سُنکر ہمارے ہموطن نہایت ہی بے پروائی سے یہہ جواب دینگے کہ اداے مطلب کے لیئے ہماری یہی زبان کافی ہے (جو اِسوقت علی العموم جاری ہے) کوئی اپنی میٹھی گفتگو اور لبھانے والی تقریر سے اپنے کام نکال لیگا تو ہم بھی گنواری اور دہقانی باتون سے رفع حاجت کرلیتے ہین مگر یہہ جواب ہمارے نزدیک کافی نہین معنی و مطلب بمنزلہ شریف مرد آدمی کے ہین اور الفاظ اوسکا طرز لباس اگر شریف ترکیب لباس کو

بگاڑتے رہے تو نامہذب گنوار سے کیا فرق رہیگا۔
شاید اسکا یہہ جواب ہو کہ ہر شہر کے محاورے مین ضرور کچھہ نہ کچھہ تفرقہ ہوتا ہی ہے یہہ تفرقہ اوسکو فصاحت کے بلند طاق سے ایسا نہین گراتا جیسا تمنے مثال مین بیان کیا مگر منصف طبع صاحب مذاق اُردو کی فصاحت کا دم بھرنے والا اِس جواب کو نہایت ہی حقارت سے سُنیگا یہہ صحیح ہے کہ دہلی و لکھنؤ و عظیم آباد و غیرہ وغیرہ شہرونکی زبانین شاہجہانی اُردو کی بیٹیان اور ایک ہی چمنے کی دو ڈالین ہین ایک ہی پیٹ سے نکلین اور ایک ہی جگہہ کھیل کود کر بڑی ہوئین ایک ہی طرحکے لباس پہنے اور ایک ہی قسم کے جہیز پائے کوئی بیاہ کر پورب گئی کوئی پچھم کوئی اُوتر کوئی دکن بس تو یہہ تفرقہ اتنا ہی ہونا چاہئے جتنا کہ دو بھائیون یا دو بہنوئین نہین نہ کہ اِس بلا کا فرق جسکو آگے بڑھکر ہم بیان کرینگے اِس سوال کا جواب نہ تو ہمارے منشی صاحب ہی دے سکتے ہین نہ پنڈت جی مہاراج کیونکہ اب تو ہندو اور مسلمان دونون کی یہی اُردو مادری زبان ہے۔
میرے ہموطنو کی تم سرسری نظر سے دیکھکر ہماری اِس بات کی حقارت نکرو اگر ایک بلند زینے پر کھڑے ہو کر چار طرف کے ملکونکی

آوازین سنو اور توجہ سے تھوڑی دیر دل کے کان ادہر لگادو تو معلوم ہوگا کہ اُردو زبان کے طوطی کیا کیا چہک رہے ہین جنکی آوازون پر ہزارون ارگن باجے اور سیکڑون ہارمونیم صدقے کئے جائین۔

نہ اون صداؤن مین ایسے موٹے موٹے لفظ ہین جنکے بوجھ سے فصاحت کی نازک گردن ٹوٹ جائے نہ کسی جگہہ ایسے انگھڑ اور کاواک محاورے ہین کہ عبارت کے حسن مین بھونڈاپن آجائے نہ ایسے کڈھب اور ناکارے استعارے ہین جنسے اصل حقیقت پر پردہ پڑجائے۔ ادائے مطلب کے لیئے اسطرح کا سیدھا اور صاف رستہ اختیار کیا گیا ہے کہ اندھے سے اندھا بھی جب اپنے مقام سے چلے تو منزل مقصود پر پہونچ جائے اخبارونکی تقریرونکو غور سے سنو مصنفونکی تحریرونکو غور سے پڑھو تو صاف معلوم ہوجائیگا کہ اب اس زبان نے وہ رونق پکڑی ہے کہ کبھی اسکو نصیب ہی نہ تھی اگر آیندہ متعصبونکا تعصب اسکی راہ مین کانٹے نہ بوئے گا تو یہہ زبان ترقی کے میدان مین بہت کچھ قدم بڑھائیگی۔

افسوس ہے کہ صوبہ بہار کے عالی خیال مصنف اس زبان دانی کی گھوڑ دوڑ مین اپنے ملکی شہسوارون کے مقابلہ مین بالکل پھسڈی ہو رہے ہین

جہان تک مجھے معلوم ہے ابتک اِس مُلک سے خاص اُردو زبان مین کوئی ایسی تصنیف نہین نکلی کہ مُلک مُلک اور دُور دُور کے مصنفونکی اوسپر آنکھین اوٹھ جاتین -

اس مقام پر مین اپنے مُلک اور خاص اپنے ہی وقت کے شاعرونکو بھول نہین گیا ہون اور نہ یہہ میرا مطلب ہے کہ اونکے محدود تحقیقات فصاحت کے چند اجزاے پریشان کو اندھے کنوین مین ڈالکر خس و خاشاک سی بھردون مگر ہان اتنا بھر کہدینا شاید ہمارا فرض ہے کہ جو کچھہ اونہون نے کیا یا جو جو کچھہ وہ کر رہے ہین اس سے زیادہ اوسکا کام نہین ہوسکتا کہ وہمی فراق اور خیالی وصل کی اوس بدولت غم یا خوشی کرلین اور چند اسی قسم کے شعرون پر جھوٹھی واہ واہ کی صدائین اونکے کانونمین آئین لیکن بڑی حیرت ہے کہ ایسے لوگ بھی جنکو زباندانی سے ایک طرح کا (غزل ہی سہی) سابقہ پڑتا ہے جب اپنے احباب و غیرہ وغیرہ سے باتین کرینگے تو اوسی ٹہری اور بھدّی زبان مین نہ یہہ کہ اپنی تحقیق بھر اوسمین عمدہ محاورے صرف کرین اونکا حال بعینہ اوس بھوکے کا ہے کہ تلاش سے نعمتین جمع کرے اور بے پروائی سے بھوک کے مارے مرجائے -

(زبان کا سُدھارنا شاعرون کے متعلق ہے)

زبان کی حالت پر غور کرنیوالے خوب سمجھتے ہین کہ محاورونکی فصاحت کا جہاز شاعرونکی ناخدائی سے منزلین طے کرتا ہے اور عوام الناس اوسکے خلاصی ہین اِس ناخداکو خلاصیون پر وہی حق پہونچتا ہے جو بادشاہ کو اپنی رعیت پر وہ اپنی دوربین آنکھون سے سمندر کی راہ کو ایسا دیکھتا ہے جیسا چلنے والے زمین کے نشیب و فراز کو۔ یہہ اوسی کا کام ہے کہ پانی سے چُھپے ہوئے پہاڑونکی گزند سے طوفان کے پرزور جھونکونکی ایذا سے اوس بے پناہ اور بے تھاہ جگھہ جہاز کو ہر طرحکی آفتونسے بچائے رکھتا ہے وہ اپنے غور اور علم کو رائیگان نہین چھوڑتا اوسکی اطاعت اور فرمانبرداری سے جہاز کے اہل خدمت کو سرتابی نہین پہونچتی اور اگر ایسا ہو تو وہ جہاز بند مکان کی چمگادڑونکی طرح ٹھوکرین کھا کھا کر تباہ ہو جائے شاعر اور غیر شاعر کے کوئی ایسا ما بہ الامتیاز فرق نہین اور اگر ہے تو یہی ہے کہ اوسنے زبان کے ہر ایک نکتہ پر خوب خوب غور کیا ہے اور کوڑے کے انبار سے گوہر شب چراغ چن لیئے ہین۔

جو مُلک ایسے صاحب غور و فکر شاعرون یا مصنفون سے خالی ہے

وہ گویا ایک ٹکڑا بنجر زمین کا ہے یا چٹیل ریت کا میدان جہان فصاحت کے شیرین میوے اور بلاغت کے خوشرنگ پھول پیدا ہی نہین ہوتے وہ بیج بھی رایگان جاتا ہے جسکو قدرت کی ہوا نے اوس سرزمین مین لا پھینکا ہو۔

اب آزاد خیالی اور حقیقت نگاری ایک ایسی بات پوچھتی ہے جسکے جواب مین حُبّ وطنی بغلین جھانک کر سر جھکا لیتی ہے یعنی کیا ایسے مصنفون سے طبقۂ بہار خالی ہے؟ کیا ایسے صاحب فکر شاعرون کے فیض قدم سے زمین عظیم آباد محروم ہے؟ مگر منصف مزاجی بول اوٹھتی ہے کہ نہین ایسا نہین ہے تب قدردانی متعجب ہو کر سوال کرتی ہے کہ وہ لوگ کہان ہین اور کس کس محلّے مین بستے ہین جرمان و حسرت اوٹھکر چند پُرانے قبرستان اور ٹوٹی پھوٹی عمارتون کے نشان بتا کر زار قطار رو دیتی ہے۔

اِس مقام پر ہمارے مُلک کے نوجوان شاعر جوش و خروش مین آکر مُنھہ بنائینگے اور چہرے سُرخ کر کے فرمائینگے کہ واہ حضرت! آپنے تو بالکل ہماری محنتون پر پانی پھیر دیا اور ہمکو اُن ستی پتی اور تنگ سے کر یہہ

لفظونکے بولنے والون کے برابر بھی نہ سمجھا اگر آپکے کان تک ہمارے
زمزمونکی صدائین اور ہماری خوش الحانیونکی آوازین نہ پہونچی ہون
توکسی دن صحبت مشاعرہ مین شریک ہوجئے اور طرحی غزلون کے
اشعار سُنکر اوپر کی لکھی ہوئی عبارت کو اپنی کتاب سے کاٹ دیجئے
لیکن مین اس بات کا جواب نہایت آزادی سے دینے کے لیئے
اونکی جوان اور ہونہار طبیعتون سے اجازت طلب ہون بشرطیکہ
وہ دہیان دیکر میری بات سُنین وہ یہہ ہے کہ جناب! آپنے فصاحت
زبان مین صرف غزل گوئی ہی بھر کے لیئے تقلید کی ہے یا اپنے تمام
خیالات کو اچھے محاورونمین ظاہر کرنے کے لیئے آپ کی تحقیق کا
پایہ اس سے زیادہ نہین کہ اگر نادان سا نادان جاہل سا جاہل
لکھنؤ و دہلی کا رہنے والا آپکے کسی شعر پر اعتراض کر بیٹھے تو آپ
اپنے عمدہ محاورونکی بہی (بشرطیکہ ہون بھی) دلیل و برہان سے
ترجیح ثابت نہین کر سکتے کیونکہ سوا تقلید کے رستے کے آپنے تحقیق
کیطرف قدم بڑہایا ہی نہین ہے اور وہ بھی گل و بلبل وصل و ہجر
بہار و خزان وغیرہ وغیرہ سے زیادہ آپ کی وسعت کا میدان نہین ہے

ہان مین اس بات کو تب قبول کر سکتا ہون جب آپ بھی مرّۃ العروس بنات النعش اودہ پنچ تذکرہ آب حیات طبعی تعلیم تحریر النسا کی سی عمدہ تصنیفین و تالیفین کر کے دکھاتے اب آپ ارشاد کرینگے کہ اچھا ہم اسمین عاری ہین ہمارے محاورون اور ہماری زبان مین ایسی وسعت نہین ہے مگر جب سے صوبہ بہار مین زبان اُردو آئی تب سے آجتک اس وسیع اور ناپیدا کنار فصاحت کے دریا مین کسی نے بھی قدم رکھا ہے پھر یہہ ترجیح بلا مرجح کیسی جو اگلون کو ہم پر دیگئی اگر ہماری فصاحت کی ٹوپیان اس عیب سے داغدار رہین تو اون بزرگونکی محمد شاہی پگڑیان بھی اسی رنگ مین رنگی ہوئی تھین -

اسکے جواب مین ہم اپنے اگلے بزرگون کے تاریخی حالات بیان کرکے ثابت کردینگے کہ جو دولت خداداد دہلی کے اُردو بازار سے وہ لوگ لیکر چلے تھے نہ فقط اپنی زندگی تک زمانہ کے موافق اوس سے کام لیا بلکہ اونکے اثر تعلیم سے دو تین پشتون تک علے حالہ اوسکی ویسی ہی رونق رہی جیسی کہ دہلی مین تھی لیکن بڑی حسرت و افسوس کی بات ہے کہ جبکہ اوس دولت کے بڑھنے کا زمانہ آیا اور راوس سے اون تمام ملکون کے

مالدار منتفع ہونے لگے تو ہمارے خزانونمین ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ رہی بلکہ جابجا خاک کے تودے اور خاشاک کے انبار لگے ہوئے ہین۔

(صوبہ بہار مین اُردو سے پہلے کون کون زبان جاری تھی!)

اِس مقام پر یہہ بات بیان کردینی نہایت ضرور ہے کہ ہمارے مُلکی حصّہ کے حصّہ مین اُردو زبان کے پہلے کون کون سی زبانین جاری تھین اور وقت وقت اوسمین کیا کیا تغیر پیدا ہوتا گیا لیکن اس تاریخی وتخصیصی حالات کو (جو صرف صوبہ بہار سے متعلق ہے) صراحت سے بیان کرنا ہتھیلی پر سرسون جمانا ہے اتنا ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کہ تاریخی واقعات کے پہلے جو آن ایرین گنوار قومین یہان بستی تھین وہ اپنی بھاکھا مین منگن تھین اوسکا نمونہ اب بھی ہمارے مُلک کے گوند چمار بھیل سوتار کی قومونسے (جنپر شایستگی نے بہت کم اثر ڈالا ہے) پیدا ہے۔

"ایرین" (ہندوؤنکے بزرگون) نے جب اِس وسیع مملکت مین قدم رکھا تو اونکی اصلی بلکہ مذہبی زبان سنسکرت تھی جسکو یہہ لوگ

دیو بانی بتاتے ہین ان اگلے فتحمندونکے ساتھہ یہہ مقدس زبان ایسی
اچھوتی آئی تھی کہ بیچارے شُودراوسکو ہاتھہ ہی نہین لگا سکتے تھے مگر
ضرورت نے فاتح اور مفتوح قومون کو ایسا مجبور کر دیا کہ یہان کی
مختلف بھاکاونمین سنسکرت کے بکثرت الفاظ مل جُل گئے اگر آج بھی
غور کرو تامل اوڑیا گجراتی پنجابی کشمیری وغیرہ وغیرہ زبانین
صاف صاف اس بیان کا پتا بتاتی ہین اِس صوبہ بہار مین جسکا
نام اگلی تاریخین مگدہ دیش بتاتی ہین گیوتمی بودھہ کا واقعہ بھی نہایت ہی
دلچسپ ہے (جسکو مین تاریخ بہار مین اصراحت تمام لکھہ چکا ہون) بودھہ
گیوتمی تقریباً چھہ سو برس سنہ عیسوی کے پیشتر پیدا ہوئے اونکی تپشیا کا
حُجرہ بودھہ گیا اور اونکی علمی تحصیل کا مدرسہ راجگیر یا راجگڈھہ تھا اوس وقت
صوبہ بہار کے تمام حصونمین پالی پراکرت زبان تھی جسکو مگدھی بھی
کہتے ہین اِس موجد مذہب کے دین نے رفتہ رفتہ ایسی ترقی کی کہ
ہندوستان مین پھیل کر آندھی کیطرح چین کوچین برہما مین پہونچ گیا
آج بھی اگر مختلف مذاہب کے لوگونکو جمع کرو تو تیسرا حصہ اوسکا بودھہ
مذہب نکلیگا بودھہ کے مذہبی وعظ پالی پراکرت مین تھے اسلیئے جہان

جہان اونکا دین پھیلا یہہ زبان بھی خادم کیطرح اوسکے ساتھہ رہی
یہہ زبان حقیقت مین کوئی خاص زبان نہین ہے بلکہ یہانکے اصلی بھاکا
مین سنسکرت کی دالونکے ملجانے سے ایک طرحکی مزہ دار گھلی ملی
کھچڑی پکی ہے مینے محقق مورخونکے تصنیفات مین فقط اتنا لکھا ہوا
دیکھا ہے کہ پالی زبان نہایت ہی شیرین ہے لیکن کسی نے پالی زبان
کے کبیشرونکا کوئی عمدہ اشلوک یا دوہا نہین لکھا جس سے مجھہ ایسے
جاہل کو اوسکی وسعت کا حال معلوم ہوتا اہل مذہب نے بھی اپنی اوس
مقدس اور پیاری زبان کو ایسا بھلا دیا ہے کہ اگر کسی جین جتی سے کے
پنڈتون سے بھی جو سراوگونکے اونچے اونچے پٹنہ کے مندرونمین آسن مارے
بیٹھے ہین پوچھنے جاؤ تو مُنہہ دیکھکر رہ جائینگے اور ہرگز سایل کی تسکین
نہ کر دینگے محققین سے زمانہ خالی نہین ہوتا اگر کسی شہر مین کوئی اس
قدیم زبان کا کما حقہ جاننے والا ملے تو البتہ اوسکے تصانیف سے پالی
زبان کی حقیقت کھلے ہان بطور نمونے کے پالی حرفونکو کتابونمین لکھا ہے
جو گرٹے گڑائے قدیم پتھرونکے نکالنے سے دریافت ہوئے ہین قاعدہ ہے
کہ فتحیاب قوم کی زبان بھی فتحیاب ہوتی ہے جبتک بودھہ مذہب کا

اقبال تھا بڑے زور شور سے پالی زبان بھی حکومت کر رہی تھی موریا بنس راجاؤنکا خاندان جو پندرہ برس قبل سنہ عیسوی سے تھا یہ خاندان اور سنگا بنسی خاندان بودھ مت رکھتا تھا اسلیئے پالی زبان کا بھی خوب ستارہ چمکتا رہا مگر کن بنسی راجاؤنکے بعد جب اندر بنسی کا اِندر اپنے اکھاڑے مین آبیٹھا تو بھاشا کی پریان دربار مین اپنے اپنے سج دکھانیکو آئین مگر پالی زبان بھی اونکے غول اور جمگھٹ مین ایسا ملی جُلی رہی کہ بڑے بڑے نظرے اپنے محاورونکے دربار کی رونق اور اپنی اصطلاحونکی زیبایش سمجھتے تھے مگر رفتہ رفتہ پالی متروک اور بھاشا مرغوب ہوگئی مسلمانونکے آنیکا زمانہ صوبۂ بہار مین گیارہ صدی عیسوی ہے تم اوس وقت کی خاص زبان سُنو جو بالکل اچھُوت خالص ہے ایک شاعر یون کہتا ہے

پرسون آون کہہ گئے کہ پرسون نہ آیو پیو
جو پرسون آوین نہین تو پرسون آپن جیو

اور اسی مضمون کو ایک کبیشر یون کہہ گیا ہے -

پرسون کہہ آؤن لال گئے آج بیت گئے کتنے پرسون
بچھڑے جو نندن جا سے پوچھون سو وآج ہو کال کہے پرسون

سیام گھڑی وہ جو آوے بہلی جا دن دیکھون پیا پرسون

چیت چاہت ہے اوڑجاے منؤ پر اوڑ نہین جات بنا پر سون

تم خالی اسکی لطافت زبان ہی پر خیال نہ کرو بلکہ اسکے فطرتی مضامین کو بھی غور سے دیکھ جاؤ اور ساتھ اسکے "پرسون" کے صنعت ایہام پر خیال رکھو زیادہ تر خاص یہانکے شاعرونکی زبان کا پتا چیت سے لگتا ہے جو قدیم زمانے کے کہے ہوے ابتک زبانون پر جاری ہین اور خوب معلوم ہے کہ چیت کے دنونکی بہار دیکھکر مخصوص پٹنہ ہی کے لوگون نے ترکیب دیکر مثل ساون کے چیت بنا رکھا ہے جو اپنے موسم مین تمام بازارون مین گائے جاتے ہین +

دیکھ ہو نہین پولی ہو راما نینا بھری رے

سانجھ کے سوتل پیوا او گلی کرنیان ہو راما

نینا بھری رے الخ

اور ایک چیت سنو

چلو سکھیو رے ملیا کی بگیا ہو راما (انترا)

بیلا پھولے چنپا پھولے پھولے لا گلبوا ہو راما

چلو سکھیو رے الخ

ایک اور سہی

چیت کا سنگ کھیلوں سیّاں رے بدسوا

چیت کا سنگ کھیلوں

آم کی ڈلیا کوئلیا بولے بولے رے پپہیوا

چیت کا سنگ کھیلوں

ایک ساون بھی سُن لو

نندی ساون کب آ لگیں رے

کب آئیں بیرن ہمار (نندی الخ)

رُبُول سوناوان نہیں اونبجے رے

موتی پھرے نہیں ڈار گیا رے جوبن

پھر نہیں ہو رے رے مانگے ملے نا او دھا

(نندی الخ)

(اُردو زبان کی تاریخ)

اب ہم تمکو اُردو کا خلاصہ خلاصہ حال کہہ سُناتے ہیں۔ اُردو کا تخم ہندوستان میں شروع شروع محمود غزنوی کے تواتر حملوں نے

بو یا تھا جسپر شہاب الدین غوری کے لشکر نے گیارہوین صدی کے آخر زمانہ مین آ کر پانی سیچا کیا تم آج نہین دیکھتے کہ جب کوئی تازہ ولایت انگریز ہو یا ایرانی عرب ہو یا ترک جب ہندوستان مین پہونچتا ہے تو اوسکو بضرورت اہل پیشہ سے اور پیشہ ورونکو بضرورت اوس سے باتین کرنی ضرور ہوتی ہین تو خواہی نخواہی محاورونکا ست نچا ہو جاتا ہے رفتہ رفتہ پھر وہ زبان اجنبی نہین معلوم ہوتی اسکی مثال اب بھی ہماری آنکھونکے سامنے کلکتہ کے بازارین جہان اُردو کا پانی کسطرح عربی انگریزی بنگالی چینی رنگ مین ملا ہوا ہے کہ اوسکی لطافت اور شفافی خاک نہین معلوم ہوتی مختلف زبانونکے لغات سے اُردوے معلےٰ کی ترکیب صحیح لیکن اونکے استعمال کے طریقے بھی بالکل گڈ مڈ ہو رہے ہین غرض اوس صدی کے بعد سے کوئی ایسی ساعت تاریخ کے دفترونمین ڈھونڈھے نہ ملیگی کہ اوس تخم پر ہندی ترکی عجمی افغانی باغبانون نے آبیاری نہ کی ہو غرض وہ درخت پھوٹا اور بڑھتا ہی چلا گیا سولہوین صدی عیسوی شاہجہانی عہدمین اوسنے اپنی سرسبز شاخون اور گھنیری چھانون سے

لوگونکو اپنا سہانا رنگ روپ دکھایا عالمگیری زمانے مین دو ایک
خوش رنگ پھول بھی اوسمین آئے اور محمد شاہی وقت مین تو شمس
ولی اللہ دکھنی اور سراج الدین علی خان آرزو اور شاہ مبارک
آبرو نے اون پھولون سے موزون گلدستہ بنالیا اب ہم تمکو
اون گلدستونکی بہار کا نمونہ دکھاتے ہین جس سے تم آپ اوسکے
لطف کو پہونچ جاؤ گے ۔

ولی

ہوا ہے سیر کا مشتاق بیتابی مون من میرا
چمن مون آج آیا ہے مگر گل پیرہن میرا

آبرو

نالہ ہمارے دل کا غم کا گواہ بس ہے
اپنے کے تئین شہادت انگشت آہ بس ہے

اوسکے بعد شاہ عالم کے زمانے سے رنگ برنگ کے عمدہ پھول
اوسمین لگے جس سے اوسوقت کے باغبانون نے اور ہی سجادہ کا
گلدان چن دیا سودا اور میر کے رنگ آمیزیون پر خیال کرو ۔

مرزا محمد رفیع سودا

جھڑکی تو مدتون سے مساوات ہوگئی	گالی کبھو نہ دی تھی سو اک بات ہوگئی
باقی ہے مار کھانی سو اب آگے آج کل	سن لوگے تم اسے بھی کہ اوقات ہوگئی
اب لقے مین چھوڑنیکا نہین اسکو ناصحا	ہونی جو کچھ تھی قبلہ حاجات ہوگئی
بس اب ستم سے درگذر ای یار تا کجا	اعمال دل کی میرے مکافات ہوگئی
پیغامبر نے دیر لگائی تو ہے و لے	دھڑکے ہے دل کہ یہہ نہ کہین رات ہوگئی
گردش سے اوس نگاہ کے اے محتسب	دنیا تمام بزم خرابات ہوگئی
یارو وہ شرم سے جو نہ بولا تو کیا ہوا	نظرون مین سو طرح کی حکایات ہوگئی
سودا کسی کو وہ تو ستاوے نہ بے سبب	کیا جانے کہ تجھ سے بھی کیا بات ہوگئی

سودا نے فغان کے ایک شعر کا قطعہ کیا ہے اور کس لطف سے مضمون لایا ہے اوسکو بھی مین لکھے دیتا ہون -

سودا فغان کو خط یہہ لکھا اوسکے یار نے
جسوقت اسکے حال کی اوسکو خبر گئی

سن ای فغان جہان مین عاشق جو ہو گیا	معشوق سے ہی وش اوسکی گذر گئی
شیرین نے جور کب نہ کیا کوہکن کے سر	مجنون پہ کیا جفا تھی کہ لیلی نہ کر گئی

گل ہی پڑی سسکتی تھی بلبل چمن کے بیچ
ذرہ نہ اوسکے حال پہ گل کی نظر گئی

پروا ذرات شمع سے اتنا جلی کہ صبح
خاکستر اونکی لیکے صبا دوش پر گئی

مین تازہ کچھ کیا ہے کہ بدنامی کو میری
اواز آہ و نالہ تیری گھر بہ گھر گئی

حرمت کبھی نہ رعد کی فریاد نے تیری
رونے سے تیرے آبروئی ابر تر گئی

لوہو سے تیری سر کے ہے دیوار گھر کی سرخ
آنکھون سے موج خون کی بیرون در گئی

دلکو تیرے نہین ہے اگر تاب درد ہجر
تو کار عشق سے تو میرے لال کر گئی

القصہ خط کو پڑھکے یہہ اونے لکھا کہ خیر
تیری ہے دلکی مہر نجانون کدہر گئی

شیرین کی ایک ہین نہ کھون ورنہ بارہا
لیلی جدہر تھا اودہی مجنون اودہر گئی

یہانتک تو گھٹ مین لیلی کی مجنون سما گیا
اس اتحاد سے انہین باہم بسر گئی

جاری ہوا تھا خون رگ مجنون سے وقت فصد
لیلی کے پوست مال اگر نیشتر گئی

ظالم کرو ہر گل کا گریبان ہوا ہے چاک
اک عندلیب گر اجل اپنی سے مر گئی

پروانہ کو لنسانہ جلا شام کو کہ شمع
روتی ہوئی نہ بزم سے وقت سحر گئی

یہہ گفتگو تو قطع نظر اس سے تجکو کیا
مجھسے جفای ہجر کی طاقت اگر گئی

میرے لہو سے ہے میری دیوار گھر کی سرخ
میری ہی موج خون کی بیرون در گئی

شکوہ تو کیون کرے ہے میرے اشک سرخ کا
تیری کب آستین میرے لوہو سے بھر گئی

میر تقی مرحوم میر

یہہ سرا سونے کی جاگہہ نہین بیدار رہو
ہمنے کر دی ہے خبر تمکو خبردار رہو

آپ تو ایسے بنے وے کہ چلی جی سب کا
ہمکو کہتے ہین کہ تم جی کے تئین مار رہو

گرچہ وہ گوہر تر ہاتھ نہین آتا لیک
دم مین دم جب تئین ہے اسکے طلبگار رہو

لاگ گر جی کی نہین لطف نہین جینے کا
الجھے سلجھے کسی کاکل کے گرفتار رہو

ساری بازار جہان کا ہے یہی مول ای میر
جان کو بیچ کے بھی دل کے خریدار رہو

ولہ

خوش سرانجام تھے وے جلد جو ہشیار ہوے
ہم تو اے ہم نفسان دیر خبردار ہوے

جنس دل دونون جہان جسکی بہا تھی اسکا
اک نگہہ مول ہوا تم نہ خریدار ہوئے

عشق وہ ہے کہ جو تھے خلوتی منزل قدس
وہ بھی رسواے سر کوچہ و بازار ہوے

سیر گلزار مبارک ہو صبا کو ہم تو
ایک پرواز نکی تھے کہ گرفتار ہوئے

اس ستمگار کے کوچے کی ہوادار ونہین
نام فردوس کا ہم لیکے گنہگار ہوئے

وعدہ حشر سو موہوم نہ سمجھے ہم آہ
کس توقع پہ ترے طالب دیدار ہوئے

میر صاحب سے خدا جانے ہوئی کیا تقصیر
جس سے اس ظلم نمایان کے سزاوار ہوئے

ایضاً

عالم علم مین ایک ہین ہم وے حیف ہے انکو گیان نہین
اب کہتے ہین خلط کیسا جان نہین پہچان نہین
ہاے لطافت جسم کی انکے مر ہی گیا ہون پوچھو مت
جب سے نازک تن وہ دیکھا تب سے مجھہ مین جان نہین
شام و سحر ہم بر زوہ دامن سر بہ گریبان رہتے ہین
ہمکو خیال اودھر ہی کا ہے انکو ادھر کا دھیان نہین
جانکے مین تو آپ بنا ہون ان لڑکون مین دیوانہ
عقل سے بھی بہرہ ہے مجکو ایسا مین نادان نہین
پانون کو دامن محشر مین ناچاری سے ہم کھینچین گے
لایق اپنی وحشت کے اِس عرصہ کا میدان نہین
چاہت مین اس مایہ جان کی مرنے کے شایستہ ہوئے
جا ہی چکی ہے دلکی ہوس اب جینے کا ارمان نہین
شور نہین سنتا یہان کوئی میر قفس کے اسیرون کا
گوش نہین دیوار چمن کے گل کے شاید کان نہین

لکھنؤ مین آکر نواب آصف الدولہ اور سعادت علیخان کے زمانے مین

میر انشاء اللہ خان اور شیخ غلام ہمدانی مصحفی اور شیخ قلندر بخش جرأت نے جو کچھ کیا اوسکا نمونہ دیکھو

شیخ غلام ہمدانی مصحفی

پاتا ہون مین پھر دلکو کچھ صدمہ رسیدہ سا ‌ ‌ ہے رنگ جو چہرہ کا ان روزون پریدہ سا

مژگان کا تصور بھی کیا جانئے کیا شی ہے ‌ ‌ کھٹکے ہے میرے دلمین جون خار خلیدہ سا

بیمار ہین وہ آنکھین کیونکر نہ اسے دیکھین ‌ ‌ سبزہ میرے عارض کا ہے تازہ دمیدہ سا

گھورے ہے یہہ کس گل کو کیا جانئے گلشن مین ‌ ‌ ہر پھول ہی نرگس کا جون دیدہ دریدہ سا

منظور ہے کیا اسکو اوس شوخ کی جانب سے ‌ ‌ جو تیر کہ آتا ہے سو پیک دویدہ سا

نسبت ہے تیرے قد سے کیا سرو گلستان کو ‌ ‌ تو صاحب دست تیغ وہ کتف بریدہ سا

کیا جانئے گلا کس کا دیکھا ہے مہ نو نے ‌ ‌ جو اوسکے تصور مین ہے دست خمیدہ سا

اے مصحفی ساتھ اپنے مت بھیڑ بھڑ کا لے ‌ ‌ اک دن تجھے جانا ہے دنیا سی جریدہ سا

قلندر بخش جرأت

کب تک ایام جدائی مین ہم جی مین مارے ‌ ‌ اس سے وہ کاش ہٹا کر مجھے گردن مارے

ہے یہہ ہے درد کہ در پر جو سنے مجکو وہ شوخ ‌ ‌ تو کئی تیر وہین جانب روزن مارے

دام صیاد مین بلبل یہ کہے ہے یارب ‌ ‌ گر یہہ جلیے مجھے مارے تو گلشن مارے

سینہ کوبی مجھے یون ماتم دلمین ہے کہ آہ
دست بر سینہ کوئی جون دم شیون مارے

دلپہ یون زخم نہان تیغ نگہ نے مارا
مونھ جیسے کہ کسی پر کوئی دشمن مارے

بیقراری ہمین جون موج نہ کیونکر ہووے کہ جب
لہر دریا کی طرح یار کا جوبن مارے

شاید آجائے کہین ہاتھہ عروس گیتی
اسی امید پہ ہم بیٹھے ہین آسن مارے

ضرب ہووے نجا ہی جون دل بیدل عشق بتان
گرز کیا دخل جو اس زور سے بیرن مارے

دیر و مسجد مین سُنے ذکر جو اوس کافر کا
در و دیوار سے سر شیخ و برہمن مارے

ایسی سج دھج کا جہانمین کوئی ہی آج بھلا
حسن و خوبی پہ نکیون لاف وہ تن تن مارے

صبح اوٹھہ گھر کو سدھارے وہ تو جرأت مجھے آہ
جون چراغ سحری جنبش دامن مارے

ولہ

سنا ہے وہ خدا نا کردہ ہے بیمار کیا کیجے
عیادت کو بھی ہی جانا ہمین دشوار کیا کیجے

تصور مین جو گذرے ہے وہ کرنا آہ کا اوسکے
کراہا کرتے ہین گھر مین پڑے لاچار کیا کیجے

طبیعت اوسکی ماندی ہے جانیکی منادی ہے
بھلا پھر کسطرح سے جا کے ہون غمخوار کیا کیجے

کسی کو بھیج بھی سکتے نہین احوال پرسی کو
مگر یہہ چپکے چپکے کہتے ہین ہر بار کیا کیجے

خیال اسکے جو بے خوابی کا گذرے ہے تو ہم شبکو
لگا کے چھت سے آنکھین رہتے ہین بیدار کیا کیجے

بلانا اوسکے گھر والون سے اپنا جو کہ کہتا ہے
تو اوسکے شکل سی ہوتے ہین وہ بیزار کیا کیجے

طلب زر کی ہی وان اور اپنی تئین ہمارے عزت
کہان سے لائیے پھر شربت دیدار کیا کیجیے

کف افسوس ملتے ہین کہ جرات ہم نہین اوس جا
نہین تلوے تو سہلاتے گھڑی دو چار کیا کیجیے

ناسخ کا نسخ اور آتش کی فصیح البیانی سنو

شیخ امام بخش ناسخ

میرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجران کا
طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا

ازل سے دشمنی طاؤس و مار آپس مین رکھتے ہین
دل پر داغ کو کیونکر ہی عشق اوس زلف پیچان کا

کسی خورشید رو کو جذب دل نے آج کھینچا ہے
کہ نور صبح صادق ہے غبار اپنے بیابان کا

شگفتہ مثل گل ہر فصل گل مین داغ ہوتے ہین
بنا ہی کیا ہمارا کالبد خاک گلستان کا

شفق سمجھا ہی اوسکو اک عالم ای بیدردی
فلک کو گر بگولا جا لگا خاک شہیدان کا

سیہ خانہ میرا روشن ہوا ویران ہونے سے
کیا دیوار کی رخنون نے یہان عالم چراغان کا

وہ شوخ فتنہ انگیز اپنی خاطر مین سمایا ہے
کہ اک گوشہ ہی صحرای قیامت جسکے دامان کا

چمکنا برق کا لازم پڑا ہے ابر باران مین
تصور چاہیے رونے مین اوسکی روی خندان کا

کفن کی جب سفیدی دیکھتا ہون کنج مرقد مین
تو عالم یاد آتا ہی شب مہتاب ہجران کا

نہین آتا نظر مرہم لگائی کس جگہہ کوئی
دہان یار گویا منہ ہی میرے زخم پنہان کا

دیا میرے جنازے کو جو کاندھا اوس پریرو نے
گمان ہی تختہ تابوت پر تخت سلیمان کا

مرا ویرانہ مثل آئینہ معمور حیرت ہے
یقین ہے رخنۂ دیوار پر بھی چشم حیران کا

جنون مین ہجر کی شب ہاتھ دوڑا یا ہی جیب اپنا
کیا ہی چاک تا جیب سحر ابھی گریبان کا

جو سرخی آتی ہی عکس شفق سی بھی میرے منہ پہ
حسد سے رنگ ہوتا ہی مبدل چرخ گردان کا

صریر کلک کو اب شیر کا نعرہ سمجھتے ہین
یقین اعدا کو ہے میرے قلمدان پر نیستان کا

کسی سے دل نہ اس وحشت سرا مین مینے اٹکایا
نہ الجھا خار سی دامن کبھی میرے بیابان کا

تہ شمشیر قاتل کسقدر بشاش تھا ناسخ
کہ عالم ہر دہان زخم پر ہی روی خندان کا

ولہ

مرگ عیسی ہی تری چشم کے بیمارونکو
گور آزادی ہے زلفونکے گرفتارونکو

ناز رفتار سے پاتے ہین جسد روح روان
گرد رہ خاک شفا ہی تیرے بیمارونکو

کب سبکدوش ہے قیدی زندان وطن
بوی گل پھاندتی ہی باغ کی دیوارونکو

وحشی نرگس جادو ہون جو پائین آہو
کرلین مژگان مرے تلوونکی ابھی خارون کو

ہون وہ سرگشتہ کہ تاثیر میرے قدمونکی
آسیا دم مین بنا دیتی ہے کہسارونکو

کافر عشق ہون حاجت نہین زنار کی بھی
بار تسبیح مبارک رہے دیندارونکو

ہم بغل یار رہ موت سے مین ہم آغوش
کیا خبر میری شب وصل کے بیدارونکو

جوش خون میری رگ جان مین بہت سے قاتل
تشنگی آج ہی شاید تری سوفارونکو

ای صنم عہد مین تیرے یہہ ہوا کفر عزیز
کہ رگ جان کا ملا مرتبہ زنارون کو

کیا بچپن گردش افلاک سی جو ہین خونخوار
کام کیونکر نہ پڑے سان سے تلوارونکو

دہیان آیا جو مجھے زمزمہ پردازی کا
رہ گئی مرغ چمن کھول کے منقارونکو

ہجر مین گرم ہی اوس داغ سے پہلو میرا
جس سے لگتا نہین دوزخ کے بہی انگارونکو

جو ضعیفونکو ستائے گا سزا پائے گا
آپ دکھہ پاتے ہین جو روندتی ہین خارونکو

پاک کر آپ کو تا سنج عرق خجلت سے
انفعال اپنا شفاعت ہے گنہگارونکو

خواجہ حیدر علی آتش

حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا
نہایت غم ہے اس قطرہ کو دریا کی جدائی کا

اسیر اے دوست تیرے عاشق و معشوق دونون ہین
گرفتار آہنی زنجیر کا یہہ وہ طلائی کا

تعلق روح سے مجکو جسد کا ناگوارا ہے
زمانے مین چلن ہے چار دن کی آشنائی کا

فراق یار مین مر مر کے آخر زندگانی کی
رہا صدمہ ہمیشہ روح و قالب کی جدائی کا

ہوئی منظور محتاجی نہ تجکو اپنے سائل کی
بنایا کاسۂ سر واژگون کاسہ گدائی کا

نکل اے جان تن سے تا وصال یار حاصل ہو
چمن کی سیر ہے انجام بلبل کی رہائی کا

وصالِ یار کا وعدہ ہے فردائے قیامت پر
یقین مجکو نہین ہے گو زنک اپنی رسائی کا

بھروسا آہ پر ہرگز نہین اے یار عاشق کو
شکار اب تک کہین دیکھا نہین تیرِ ہوائی کا

نہین مٹتی ہے پتھر کی لکیر احباب سے کہتے ہین
رہیگا پائے بُت پر نقش اپنی جبہ سائی کا

شکستِ خاطرِ احباب ہوتی ہے درست اِس سے
توجہ مین تیری اے یار اثر ہے مومیائی کا

دل اپنا آئینہ سے صاف عشق پاک رکھتا ہے
تماشا دیکھتا ہے حسن اسمین خودنمائی کا

کفِ افسوس ملواتی ہے تیری پاک دامانی

پہنا کر شاہد عصمت کو جامہ پارسائی کا

نہین دیکھا ہے لیکن تجھکو پہچانا ہے آتش نے

بجا ہے اے صنم جو تجھکو دعوا ہے خدائی کا

ولہ

کسیکے سر مین ہوا درد مُنھہ مرا جھٹکا
کسیکے پانو نہین موچ آئی مینے سر پٹکا

کیا ہے باد بہاری نے بلبلونکو مست
ہوا ہے پھول کے ہر گل شراب کا مٹکا

نہ بوریا بھی میسر ہوا بچھانے کو
ہمیشہ خواب ہی دیکھا کئے چھپر کھٹ کا

شب فراق مین اوس غیرت مسیح بغیر
اوٹھا اوٹھا کے مجھے درد دل نے دی پٹکا

کہون جو عرش برین بھی تو کہہ نہین سکتا
بہت بلند ہے پایہ تیری چھپر کھٹ کا

خدا نے دی ہے تجھے اے صنم فضیلت حُسن
زیادہ طرۂ گیسو سے شملہ کو لٹکا

مطیع نفس نہ اللہ نے کیا مجھکو
نہ مینے پیروی غول کی نہ مین بھٹکا

شراب پینے کا کیا ذکر یار بے تیرے
پیا جو پانی بھی ہمنے تو حلق مین اٹکا

چمن کی سیر مین سنبل سی پہلوانی کی
چڑھا کے پیچ یہ اون گیسوؤن نے دی پٹکا

شراب صاف نہ باقی رہی تو اے ساقی
لوٹائیگا مجھے کیچڑ مین نشہ تلچھٹ کا

کبھی تو ہوگا ہماری بھی یار پہلو مین
کبھی تو قصد کریگا زمانہ کروٹ کا

خدا کو حشر کے دن منہہ دکھائیگا کیا تو / یہی جو شرم پرائے سبب ہے طرہ گھونگھٹ کا
سرا یار مین پہونچینگے ہم لگا کے کمند / بلند بام سے رتبہ ہے اوسکی چوکھٹ کا
کلاہ کج کا ہی طرہ قباے چسپان پر / جوان آج نہین ہے تری سجاوٹ کا
نہ تیغ عشق کی منہہ چڑہ دالا خدا ڈر سے / اسی گڑھے مین تو جی چھوٹتا ہے جیوٹ کا
اوڑائی ہے تیری نگین اوہ اہیون نے نیند / عسس کے دلکو ہے منہدی کے چور کا کھٹکا
نہ پھول بیٹھکے بالاے سرو اے قمری / چڑہے جو بام کے اوپر یہہ کام ہے نٹکا
پری سے چہرے کے اوپر نہین ہے لہراتے / یہہ منہہ چڑہاتے ہین گیسوے یار گھونگھٹ کا
یہہ جانتے تو تمہین ہم نہ باندھنے دیتے / کمر کے ساتھ لپیٹے گا ناف کو پٹکا
عجیب بھول بھلیان ہے منزل ہستی / جسے کہ راہ ہوئی اس سے خوب ہی بھٹکا
عجب نہین ہے جو سودا ہو شعر گوئی سے / خراب کرتا ہے آتش زبان کا چٹکا

سید ببر علی انیس

اب لکھنؤ کی شاعری کچھہ اور ہی رنگ بدلتی ہے اور وہ پھول پھولتا ہے کہ جسکی ہمیشہ بہار دنیا مین یادگار رہیگی وہ وقت آتا ہے کہ اردو کی زمین آسمان پر چشمک زن اور ہندوستان کی شاعری قدرتی کیفیت کے

اظہار مین شکسپیر کے ہمقدم ہوتی ہے دست قدرت نے دریائے
فصاحت کو ازدور کر ایسا دُرِ بے بہا نکالا کہ اوسکے رزق و شرق سے
ہمالیہ کی اونچی چوٹی سے لیکر بی آف بنگال تک جگمگا گیا وہ کون
میرانیس مرحوم میر صاحب قدرتی شاعر اور فطرتی مضمون آفرین تھے
اگرچہ اونہون نے معشوق و عاشق گل و بلبل وصل و ہجر بہار و خزان
وفا و جفا کی خیال آفرینی مین عام شاعرون کی طرح توجہ نہین کی لیکن
مرثیون اور سلاموئمین (جو مصائب اہلبیت مین نظم کئے ہین)
کوئی دقیقہ ان باریکیون کا اوٹھا نہین رکھا بلکہ جس مقام پر مناسب
حال کسی بات کو بیان کیا تمام اُستاد شاعرون سے اوسکو دوچند
کرکے دکھا دیا ایک ہزار مرثیون سے زیادہ نظم کئے اور اسیقدر
یا اس سے کچھ کم سلام مرثئے بھی کچھ چھوٹے نہین اکثر دو دو سو
بند اور کمتر تین سو بند کے اور ہر مرثئے مین بلکہ ہر بند مین ایک
لفظ کے مناسب دوسرا لفظ اس افراط سے لاتے ہین جسکی تعریف کا
ادا ہونا میرے قلم سے نہایت ہی مشکل ہے کہہ سکتا ہون کہ قریب
ایک لاکھ لفظون کے جواہر ونکے اس خوبصورتی سے چُنکر جمع کردئیے ہین

کہ جو شخص چاہے اپنے دامن فکر کو بے کھٹکے بھر لے اگرچہ فیاض مطلق کا خزانۂ فیض بند نہین رہتا اور قانون قدرت مین کوئی دفعہ ایسا نہین ہے کہ ترقی کا مانع ہو مگر میر صاحب کا زمانہ نظم اُردو کے اقبال کا زمانہ تھا ممکن ہے کہ لندن مین شکسپیر اور ملٹن سا عالی دماغ اور عجم مین فردوسی سا بلند فکر اور یونان مین سکندر سا اولوالعزم بادشاہ پیدا ہو مگر یہہ اوّلیت کے ساتھہ رفعت کا تاج جیسا اونکے مبارک سرون پر ٹھیک آگیا ویسا ٹھیک آنا مشکل ۔ زمانہ جس چال پر چلتا ہے اوسکی اطاعت سے اہل زمانہ منہہ نہین موڑ سکتے وہ ایسا پرزور گھوڑا ہے کہ ایک یا دو یا سو انسانونکی قوت سے اوسکی باگ مُڑ نہین سکتی مگر کوئی نہ کوئی اپنے وقت کا رُستم و اسفندیار ایسا بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ سب سے الگ ہوکر اپنے ایجاد اور اختراع کی کمند مین زمانہ کی گردن پھنسا کر اپنی طرف اِس زور سے گھسیٹتا ہے کہ آخر زمانہ اوسکے سامنے سر ڈال دیتا ہے میر انیس کی شاعری مین ایسا ایجاد اور اختراع تو نہین ہے کہ اوسکو بالکل ایک نئی قسم کی نظم کہون لیکن ترکیب

بندش اور سلاست معنی اور لطافت الفاظ کے ایک ہی جگھہ
کے جمع کر دینے سے بلاشک موجدی کا تمغا زباندانونکی مجلس سے
اونکو مل سکتا ہے قدرتی کیفیت کا بیان کرنے والا ہندوستان
مین کوئی شاعر ایسا نہین گذرا کہ ہم انگلستان کے شاعرونکے
ساتھہ اوسکے نام لکھدین اسلیئے کہ ایشیا کی شاعری ایشیا والونکو
ہمیشہ سے ایسی مرغوب رہی کہ اوس انداز کو چھوڑ کر نیئے انداز مین
خیال کا ظاہر کرنا یا تو لوگونکو پسند ہی نہ تھا یا جانتے ہی نہ تھے
لیکن عشق و عاشقی مین بعض فطرتی جوش بھرے شعر تقی میر مرحوم کے
اور اکثر میر انیس صاحب کے اگر پڑھے جائین تو اردو کا بلینا کار اور
انگریزی زبان کا جاننے والا شاید شکسپیر سے پیچھے ان دونون
بزرگون کو رہنے نہ دیگا ـ

میر صاحب کا جو مرثیہ ہے وہ ایک نرالے ہی انداز کا ہے اور
جو بند ہے ایک عجائب ہی روپ رکھتا ہے غم کا بیان ہے تو
ایسا ہی جگر خراش اور شادی کے مضمون ہین تو ایسے ہی فرحت انگیز
صبح کی کیفیت رات کا سناٹا لشکر کا جمگھٹ لڑائیون کا کھیت

تلوار کی صفائی گھوڑونکی جست وخیز غرض جو کچھ جہان کہہ دیا ہے
گویا ایک سچی تصویر کھینچی ہے اور حقیقت کا مرقع بنایا ہے
میر صاحب مرحوم عربی و فارسی زبان سے بھی بہت اچھی طرح
ماہر اور شاعری کے سب فنون مین طاق تھے اونکو استادونکے
کلام اسقدر یاد تھے کہ ایک مثال کے کئی کئی شعر پڑھہ دیتے تھے
یہہ جو لوگ اعتراض کرتے ہین کہ میر صاحب نے واقعات کربلا کی ضعیف
ضعیف روایتون کو بھی نظم کردیا ہے جس سے اونکی قدرتی شاعری
مین نقص آتا ہے ہم اوسکو رد کردین یا قبول کرین دونون طرح
اس کتاب مین ایک مذہبی جھگڑا پھیلانا ہوگا اسلئے یہہ کہنا ضرور ہے
کہ ضعیف روایتون کے نظم کرنے سے اونکی اوس شاعری کو دھبّا
نہین لگتا جسکی تعریف ہم کررہے ہین میر صاحب نے قریب چھہتر
برس کی عمر پاکر سنہ ۱۲۸۹ ہجری ۳۰ - شوال کو رحلت فرمائی اور
لکھنؤ ہی مین مدفون ہوئے انکے کلام کی سیر کرو +

وہ صبح اور وہ چھاؤن ستارونکی اور وہ نور
دیکھے تو غش کرے ارنی گوے اوج طور
پیدا گلون سے قدرت اللہ کا ظہور
وہ جا بجا درختون پہ تسبیح خوان طیور
کچھ گل فقط نکرتے تھے رب علا کی حمد
ہر خار کو بھی نوک زبان تھی خدا کی حمد

چیونٹی بھی ہاتھ اٹھا کے یہ کہتی تھی بار بار
اے دانہ کش ضعیفونکے رازق ترے نثار
یا حی یا قدیر کی تھی ہر طرف پکار
تسبیح تھی کہیں کہیں تہلیل کردگار
طاؤس ہوا مین محو ہرن سبزہ زار مین
جنگل کے شیر ہونک رہے تھے کچھار مین

تلوار کی مدح

پشتہ وہ اوسکا اور وہ باریکی خمیر
کس بل مین بے مثال اصالت مین بے نظیر
جنگ آزما خراج ستانندہ ملک گیر
گیتی نورد بادیہ پیما فلک سریر
اشراف کا بناؤ رئیسون کی شان ہے
شاہونکی آبرو ہے سپاہی کی جان ہے

سپر کی تعریف

ہے دوش صبح عید شب قدر ہے سپر
قدرت کی ہے بہار ادہر شب ادہر سحر

اک ماہ نو تو چار ستارے ہین جلوہ گر — گویا دولھن بنی ہوئی ہی لیلی ظفر
جو خوبیان کہ چاہیئین وہ سب حصول ہین
معشوق سبزہ رنگ کے دامن ہین پھول ہین

فوج کی آمد

تھم کر ہوا چلی فرس خوش قدم بڑھا — جون جون وہ سوئے دشت بڑھا اور دم بڑھا
گھوڑونکی لین سوارون نے باگین علم بڑھا — رایت بڑھا کہ سرو ریاض ارم بڑھا
خوشبو کو لیکے باد بہاری پہونچ گئی
بستان کربلا مین سواری پہونچ گئی

پنجہ ادھر چمکتا تھا اور آفتاب ادھر — اوسکی ضیا تھی خاک پہ ضو اسکی عرش پر
زرریزی علم پہ ٹھہرتی نہ تھی نظر — دولھا کا رخ تھا سونیکے سہرے مین جلوہ گر
تھے دو طرف جو دو علم اس ارتفاع کے
اولجھے ہوئے تھے تار خطوط شعاع کے

نقارۂ وغا پہ لگی چوب ناگہان — گردون جو ونسے پار ہوئی طبل کی فغان
دہ بوق کی مہیب صدا تھی کہ الامان — شہپور کے غریو سے ہلتے تھے آسمان
نیزے کو ہر سوار ادھر تولنے لگا

گونجے ادھر بھی شیر کہ رن بولنے لگا

شہنا کا شور سنکے لرزتا تھا بند بند
برچھے ہلے سوارونمین نیزے ہوئے بلند
صحرائے ہولناک کی دہشت ہوئی دو چند
ڈر کر کنوتیون کو بدلنے لگے سمند
سنکر دہل کا شور کلیجے دہل گئے
صحرا مین دب کے شیر نیستان نکل گئے

صبح کا بیان

صبح صادق کا ہوا چرخ پہ جسوقت ظہور
زمزمے کرنے لگے یاد الٰہی مین طیور
مثل خورشید برآمد ہوئے خیمہ سے حضور
یک بیک پھیل گیا چار طرف دشت مین نور
شش جہت مین رخ مولا سے ظہور حق تھا
صبح کا ذکر ہے کیا چاند کا چہرہ فق تھا

ٹھنڈی ٹھنڈی وہ ہوائین وہ بیابان وہ سحر
دمبدم جھومتے تھے وجد کے عالم مین شجر
اوس نے فرش زمرد پہ بچھائے تھے گہر
لوٹی جاتی تھی لہکتے ہوئے سبزہ پہ نظر
دشت مین جھوم کے جب باد صبا آتی تھی
صاف غنچون کے چٹکنے کی صدا آتی تھی

بلبلونکی وہ صدائین وہ گلونکی خوشبو
دلکو الجھاتے تھے سنبل کے وہ پرخم گیسو

قمریاں کہتی تھیں شمشاد پہ یاہو یاہو
فاختہ کی یہہ صدا سرو پہ تھی کو کو کو
وقت تسبیح کا تھا عشق کا دم بھرتے تھے
اپنے معبود کی سب حمد و ثنا کرتے تھے

اللہ اللہ عجب فوج عجب غازی تھے
عجب اسوار تھے بےمثل عجب تازی تھے
گو بہت کم تھے پہ آمادہ جانبازی تھے
لایق مدح و سزاوار سرافرازی تھے
پیاس ایسی تھی کہ آ آ گئی جان ہوٹوں پر
صابر ایسے تھے کہ پھیری نہ زبان ہوٹوں پر

یک بیک طبل بجا فوج کے گرجے بادل
کوہ تھرائے زمین ہل گئی گونجا جنگل
پھول ڈھالونکے چمکنے لگے تلوارونکے پھل
مرنے والونکو نظر آنے لگی شکل اجل
وہانکے چاؤش بڑھانے لگے دل لشکر کا
فوج اسلام مین نعرہ ہوا یا حیدر کا

شور میدانمین تھا کہ دلیرو نکلو
نیزہ بازی کرو رہوارونکو پھیرو نکلو
نہر قابو مین ہے اب پیاسونکو گھیرو نکلو
غازیو صف سے بڑھو غول سے شیرو نکلو
رستمو داد وغا دو کہ یہہ دن داد کا ہے
سامنا حیدر کرار کی اولاد کا ہے

شور سادات مین تھا یا شہ مردان مددے
کعبۂ دین مددے قبلۂ ایمان مددے
قوت بازوی پیغمبر ذیشان مددے
دم تائید ہے ای فخر سلیمان مددے
تیسرا فاقہ ہے طاقت مین کمی ہے مولا
طلب قوت ثابت قدمی ہے مولا

آئی ہاتف کی یہہ آواز کہ ای عرش مقام
یہہ وغا تیسرے فاقے مین بشر کا نہین کام
ای محمد کے جگر بند امام ابن امام
لوح محفوظ پہ مرقوم ہے صابر تیرا نام
اب نہین حکم لعینون سے وغا کرنے کا
ہان یہی وقت ہے وعدے کے وفا کرنے کا

آج ہے آٹھون بہشتون کے لئے طیاری
نخل سرسبز ہین فردوس مین نہرین جاری
شب سے حورین ہین مکلل بجواہر ساری
خانۂ دوست مین ہے دوست کی مہمانداری
پیشوائی کو رسول الثقلین آتے ہین
عرش پر شور یہی ہے کہ حسین آتے ہین

تھم گئے سنکے یہہ آواز شہ جن و بشر
روک کر تیغ کو فرمایا کہ حاضر ہے یہ سر
عید ہو جلد اگر ذبح کرین بانئ شر
شمر ظالم ہے کدھر کھینچ کے آئے خنجر
ہے وہ عاشق جو فدا ہونیکو موجود رہے
بس میری فتح یہی ہے کہ وہ خوشنود رہے

مرزا سلامت علی دبیر مرحوم

مرزا صاحب مرحوم اور میر انیس مرحوم اپنے زمانے مین ایک دوسرے کے
ہمعصر اور ہم جنب تھے نظم اُردو مین مرزا صاحب کا بھی ایک انداز
خاص تھا جسکو وہ بڑی آن بان سے نباہ گئے تشبیہ و استعارات
و ترکیب لغات و نازک خیالی مین ایک معنی پوشیدہ کا رکھہ دینا
اونھین کا کام تھا مرزا صاحب مین علاوہ شاعری کے حسن اخلاق و
سخاوت کا ایسا کمال تھا کہ وہ اسمین بھی مشہور آفاق تھے نظم کے
تمام فنون سے بہت اچھی طرح واقفیت رکہتے تھے عروض کی تمام بحرین
اونکے زحافات اسطرح یاد تھے جیسے اہل اسلام کو توحید کے مسائل
اون کے مرثیے اور سلام بھی تعداد اور شہرت مین کچھہ میر انیس سے
کم نہین ہین اوس مذاق کے پسند کرنے والون کی تعداد ہندوستان مین
میر انیس کے ہواخواہون سے پہلے زیادہ تھی مگر اب دونون کے ہواخواہ
برابر نکلین گے مُلّا کاشی کے ہفت بند پہ ان کے
فارسی مصرعے بہت مشہور اور نہایت عمدہ ہین یہہ بات دوسری ہے
کہ محاورہ دانون کو جیسی لذت چاہیئے ویسی نہ ملے تاہم قابل دید ہین

میر انیس مرحوم کے انتقال کی تاریخ مرزا صاحب نے دس پندرہ شعر لگاکر نظم کی تھی جسکے اکثر اشعار معترضین کی زبان پر یادگار ہین لیکن وہ اعتراضات بہت ہی بے سروپا ہین اور شک نہین کہ وہ قطعہ مرزا صاحب نے نہایت ہی حسرت اور جوش و خروش سے نظم فرمایا ہے ایک شعر مجھے بھی یاد رہ گیا

یادگار رفتگان ہستیم و مہمان جہان + چند روزہ چند ہفتہ بی برادر بی انیس +

کبھی کبھی میر صاحب مرحوم مرزا صاحب پر شاعرانہ کچھہ کہہ بھی جاتے تھے اسیطرح مرزا صاحب مرحوم بھی اوسکا جواب دیدیتے تھے ایک دفعہ لکھنؤ مین کچھہ زیادہ چھیڑ چھاڑ ہوئی تھی جسکی کیفیت خود جناب مرزا صاحب نے اپنے قلم سے مجھے لکھہ بھیجی تھی خلاصہ یہہ کہ میر صاحب کا ایک مشہور اور پُرانا سلام تھا زمینون کو حسینون کو اوسکا مقطع یہہ ہے

لحاظ خاطر احباب چاہیئے ہردم + انیس ٹھیس نہ لگجائے آبگینون کو +

اِس پر ایک سلام مرزا صاحب کی طرف سے کہا گیا جب اِسکی خبر میر صاحب کے خاندان مین پہونچی

تو میر مومن مرحوم نے یون کہا ہے ضعیف ہو گئے مضمون
دستیاب نہین + مقابلہ پہ چڑہاتے ہین آستینون کو + خبر نہین ہے
میرے بندوبست پختہ کی + خراب کرتے ہین بوئی ہوئی زمینونکو +
لگا رہا ہون مضامین نو کا پھر انبار + خبر کرو میرے خرمن کے
خوشہ چینونکو + اوسپر مرزا صاحب کیطرف سے کہا گیا ہے جواب نظم کا
سیدھا ندے سکے ہیہات + ہوے جو تنگ اور لٹتے ہین آستینونکو +
ہمارے ابر قلم سے ہے بر محل بارش + کہ مینہہ سے نفع ہی بوئی ہوئی
زمینونکو + قبول شرع مین دعوے بے دلیل نہین + دکھائین گھر کی قبا مین
ان زمینونکو + یہانتک تو خیر لیکن اور اور لوگون نے جو مرزا صاحب یا
میر صاحب کیطرف سے سخت زبانیان کین وہ اس قابل نہین کہ مین
اپنے صفحۂ کتاب کو اون شعرون کے لکہنے سے دہبا لگاؤن +
اگرچہ میر صاحب اپنی عالی دماغی اور بلند حوصلگی سے مرزا صاحب کو
اپنا ہمحسب نہ جانتے ہون لیکن مرزا صاحب اپنی خلقی خاکساری سے
میر صاحب پر کیا موقوف ہے اون لوگونکو بھی جو اون کے مماثل نہ تھے
اپنا مماثل سمجہتے تھے ایکدفعہ مینے اپنی ایک غزل بنظر اصلاح سنائی اور

ایک شعر کو تامل سے سُنا اور دو چار دفعہ خود بھی پڑھا شعر یہ ہے
ہوا کا آنا نہ آنا ہے وجہ موت و حیات * ہمارا کیا ہے ہم اک بُلبُلے ہین پانی کے
حاضرین مین سے ایک صاحب نے میر صاحب کا اسی مضمون کا یہہ شعر پڑھا
نمود و بود بشر کیا محیط عالم مین * ہوا کا جب کوئی جھونکا چلا حباب نہ تھا * بیساختہ فرمایا کہ سبحان اللہ میر صاحب آفتاب ہین جو باتین اون کے قلم سے نکل جاتی ہین حق یہہ ہے کہ دوسرے کے خیال مین نہین آتین غدر کے بعد مرزا صاحب چودہ برس تک برابر عظیم آباد مین بطلب امام باندی بیگمصاحبہ تشریف لایا کیے لیکن ہمیشہ ایک وضع اور ایک ہی ترکیب سے موافق و مخالف سب کے ساتھ ملتے رہے اگرچہ اونکی یکرنگی نے مخالف کو موافق تو نہ بنایا لیکن ہان اتنا تو ہوا کہ حسن معاشرت کے سب قائل ہو گئے وہ جسوقت اپنے شعر پڑھتے تھے تو عالم وجد مین اونکے بدن کے روئین کھڑے ہو جاتے تھے اور خود بھی بے اختیار اوسکے مزے مین جھوم جاتے تھے عابد و زاہد شب زندہ دار تھے اپنے مرثیونکو بھی ایک ایسے طریقے سے پڑھتے تھے کہ اونکے کلام کا کچھہ

اونہین سے لطف ملتا تھا تحقیقات فن شاعری مین اپنی
گرانمایہ عمر کا ایک بہت بڑا حصہ طے فرما کر نظم کے فن کو ایسا درجہ
کمال تک پہونچا دیا تھا کہ بڑے بڑے بینا کار بھی حیرت مین
آجاتے تھے ساتھ اسکے اساتذہ سے کے ایسے شعرون کو بھی
(جو کسی کے جلد سمجھ مین نہ آئین) ایک خوبصورت معنی مین
جلوہ گر کرتے تھے ایکدن ہمارے عم محترم مرحوم کے مکان مین کسی
اہل صحبت نے شیخ ناسخ کا یہہ شعر پڑہا + ہ

فصل گل مین ہو شوق سے عریان   وحشیو حکم ہے پیمبر کا

اور کہا کہ اس شعر کے لطف کو مین نہ سمجھا یا تو اسمین کوئی معنی
عمدہ رکھے ہونگے مگر سمجھ مین نہین آتے یا شعر ہی ایسا ہے جسمین
کسی طرح کا حسن ہی نہین ہے مرزا صاحب نے فرمایا کہ شاعر استفہام انکاری
کرتا ہے یعنی ای وحشیو فصل گل مین تم شوق سے عریان کیون ہو کیا پیمبر کا حکم ہے
زبان دراز مرزا صاحب کی بندش اور ترکیب الفاظ کو جو چاہین کہین
مگر جو لوگ اصول فن سے بہت اچھی طرح ماہر ہین وہ جانتے ہین کہ
مرزا صاحب اپنے کن اصولون کے پابند تھے اور اونکی طبیعت سا کیا کام

کرتی تھی صنایع معنوی اس افراط سے اونکے کلام مین ہین کہ جاننے والے حیرت مین آجاتے ہین

مرزا صاحب نے صنایع لفظی مین بھی فکر رسا سے کام لیا ہے دو یا تین مرثئے دو دو سو بند کے بے نقط نظم کئے ہین علاوہ اس صنعت کے معنوی صنایع بھی اوسمین ایسے ہین کہ اگر فیضی زندہ رہتا تو مان جاتا

مرزا صاحب نے کچھہ کم ستر برس کی عمر پائی اور میر صاحب مرحوم کے تین چار مہینے بعد قضا کی اب انکے کلام کی ترکیب ملاحظہ ہو

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایکطرف چرخ کہن کانپ رہا ہے
رُستم کا جگر زیر کفن کانپ رہا ہے
ہر قصر سلاطین زمن کانپ رہا ہے
شمشیر بکف دیکھہ کے حیدر کے پسر کو
جبریل لرزتے ہین سمیٹے ہوے پر کو

ہیبت سے ہین نہ قلعہ افلاک کے در بند
جلاد فلک بھی نظر آتی ہین نظر بند
واہی کمر چرخ سے جوزا کا کمر بند
سیارے ہین غلطان صفت طائر پر بند
انگشت عطارد سے قلم چھوٹ پڑا ہے
خورشید کے پنجے سے علم چھوٹ پڑا ہے

ہر ایک کب اِسکے شرف و جاہ کو سمجھے
اس بندہ کو وہ سمجھے جو اللہ کو سمجھے

موزون گلدستون کی بہار دیکھ چکے اور ان پھولونکی مہک سے تمہارے دماغ کو خوب معطر کیا اب تمکو یہہ خیال ہوگا کہ اِس درخت مین نثر کے میوے بھی پھلے یا نہین اور اگر پھلے تو اونکی چاشنی اور اونکے ذایقے کیسے تھے اِسلئے تھوڑی سی کیفیت اوسکی بھی سُنلو سنہ ۱۸۰۰ء تک کوئی نثر اُردو کی کتاب ہماری نظر سے ایسی نہین گذری جسمین کوئی فن یا کسیطرحکا قصہ بیان ہوا ہو جا بجا اگلے وقت کی عبارتین لکھی دیکھی ہین جنمین لغات غیر مانوس عربی و فارسی کا جماؤ اور قافیون اور ذو معنی لفظونکے جھوٹے نگینے بہت سے جڑ دیئے ہین فقط روابط کہین کہین اردو کا پتا بتا جاتے ہین سوداسے عالی رتبہ شاعر کی نثر سُنو کلیات مین موجود ہے مضمون سینہ مین بیش از مرغ اسیر نہین کہ ہو بیچ قفس کے جسوقت زبان پر آیا فریادِ بلبل ہے واسطے گوش دادرس کے غرض جب اہل سخن کا درِ منصفی زینت لب ہے سر رشتہ حسن معانی کا اس کلام کے اوس سے انصاف طلب ہے +

غرضکہ نثر کے پھل ایسے پاکیزہ نہ تھے کہ نظم کے موزون پھولونکے آگے رکھہ دیے جائین اور اونکے ذایقے اور بو باس سے دلکو فرحت دماغ کو قوّت خیال کو وسعت عقل کو جودت ہو لیکن اُردو کی نثر ہمیشہ جان گلگرسٹ صاحب کو عزّت کی نظر سے دیکھے گی جنھون نے اِس کوچہ گرد لڑکے کو اپنے سایۂ دولت کا سہارا دیکر ہونہار بنا دیا۔

یہہ اونہین کی عنایتونکا ثمرہ تھا کہ بہتیرے قصے فارسی سے روزمرّہ کی بول چال مین ترجمہ کئے گئے سنہ ۱۸۰۲ع مین باغ و بہار میر امّن دہلوی نے لکھی اور حق یہہ ہے کہ محاورونکا آئینہ بناکر دکھا دیا وہ کتاب بسبب محاورونکی عمدگی اور بیان کی سلاست کی بہت مشہور اور پسند ہوئی سنہ ۱۸۰۵ع مین آرایش محفل تالیف ہوئی اور سنہ ۱۸۱۲ع مین حیدر بخش نے حاتم طائی کے قصے کا ترجمہ کیا مگر لکھنؤ کے زبان دانون نے اپنا پرداز نہ بدلا اور مدتون اوسی لکیر کے فقیر بنے رہے بلکہ اِس جدید طرز کی بہت سی ہنسی اوڑائی دیکھو میرزا رجب علی بیگ سرور اپنے فسانہ عجائب مین میر امن دہلوی پر یون مُنہہ آئے ہین محاورے

نہین دہلی کے روڑے ہین لیکن محاورونکے ہاتھہ پانون توڑے ہین "

۱۸۳۵ء مین گورنمنٹ انگریزی کے دفتر مین بعوض فارسی زبان کے

اردو کا تصرف شروع ہوا اوسکے بعد سررشتہ تعلیم کی

عالی دماغی اور ہواخواہی سے اسکولون اور کالجون مین بھی اسکے

مبارک قدم پہونچگئے اور شک بھی نہین کہ اگر علوم وفنون کا شربت

اس زبان مین بنایا نہ جاتا تو ہندوستانی لڑکے اوسکو کڑوی

دوا سے زیادہ بے مزہ سمجھتے حساب واقلیدس وتاریخ وجغرافیہ

چھوٹی چھوٹی کتابین صاف اور سریع الفہم اردو مین لکھی گئین لیکن

انشاپردازی کا پرداز ویساہی رہا جیسا کہ تم فسانہ عجائب کے

بے اثر جملے اور نورتن اور گل بکاولی مین دیکھتے ہو اوس زمانہ مین

گویا تہذیب وشایستگی کی پہلی بسم اللہ تھی اسلئے دو ایک

اخبار بھی اردو زبان مین جاری ہوے جنمین کی بعض خبرین لفظونکے

انبار مین ایسا چھپی رہتی تھین کہ عام لوگونکو اوس سے مستفید ہونا

نہایت ہی مشکل تھا اور یہہ تو اون انشانگارون کے قلم قدرت

سے کوسون دور تھا کہ کسی خبر یا کسی مضمون کو ایسے پیرایہ مین لکھتے

کہ بچون سے لیکر بوڑھے تک کے کان کھل جائین ہان لکھنو اور دہلی کے اون علما کے احسان سے اہل اسلام کو سر نہ اوٹھانا چاہیے جنھون نے سلیس اردو مین مسئلے کی چھوٹی چھوٹی کتابین چھاپ کر اطراف واکناف مین شائع کین علے الخصوص پادری لوگ تو اپنی کتاب مقدس کو اس زبان مین لاکر ایسا فایدہ مند ہوئے کہ بیان سے باہر ہے اور شک بھی نہین کہ انجیل کا ترجمہ نہایت ہی سلاست کے ساتھہ کیا گیا۔

سنہ ۱۸۶۰ء کے بعد زمانہ وہ مبارک زمانہ ہے جسکے حالات سے لکھنے کے لیئے اِس کتاب کے ہر صفحے کو طلا کار اور ہر حرف کو زرنگار کرنا چاہیئے نثر اردو کا پتلا سے بے جان اور قالب مضمون سے بے روح تھا دفعتاً ایسی جان بخش و روح افزا نسیم چلی کہ اس سو برس کے غنچۂ پژمردہ مین یکایک طراوت آگئی اور اوسکی سوکھی ہوئی پتیونکے رگ و ریشے مین تازگی ہوگئی زبان نے اپنا پیرایہ بدلا اور ایشیائی مضامین نے یورپ کا لباس پہنا یہہ لکھنا تو مشکل ہے کہ سب سے پہلے کس عالی خیال نے

اس طرز تحریر کے میدان مین سمند ہمت کو جولان کیا اور کون اِس عمدہ انداز کا بانی مبانی ٹھہرا مگر بظاہر اسداللہ خان غالب نے باوجود انشا پردازی کے اشغال کے روزمرّہ اردو مین دوستونکو خط لکھنے شروع کیئے اوسکی شوخی تحریر متانت الفاظ سادے سادے محاورونکے ساتھ نہایت اثر انگیز ہین بعض خط پتا بتاتے ہین کہ میری پیدایش کا زمانہ ۱۸۵۲ء تھا اونکے اردو رقعونکا کلیات (اردوے معلےٰ) ہر جگہ مل سکتا ہے اِسلیئے کسی رقعہ کی نقل یہان نہین لکھی۔

۱۸۶۹ء مین دفعتاً دہلی کا ایک بوڑھا زبان دان یورپ کی ہوا کھاکر گھاٹ گھاٹ کا پانی پیکر بنارس مین پہونچا درد قومی کے جوش سے دل اوسکا ایسا متسلا ہوا تھا کہ بے اختیار اوسکے صدمے سے کراہ اوٹھا اوس کراہنے کی صدا کو یا علیگڈہ گزٹ سمجھو یا تہذیب الاخلاق یورپ کے خیالات کا زبان اُردو مین پہلا نمونہ تہذیب الاخلاق کا وہ پہلا پرچہ ہے جو شوال ۱۲۸۷ء کو چھپکر شائع ہوا تم اوسکے تمہید کی چند سطرین سُنو۔

اُس پرچہ کے اجرا سے مقصد یہہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانونکو
کامل درجہ کی سولیزیشن یعنی تہذیب اختیار کرنے پر راغب کیاجاوے
تاکہ جس حقارت سے سولینزڈ یعنی مہذب قومین اونکو دیکھتی ہین وہ
رفع ہو اور وہ بھی دنیا مین معزز و مہذب قومین کہلاوین (سولیزیشن)
انگریزی لفظ ہے جسکا تہذیب ہمنے ترجمہ کیا ہے مگر اسکے معنی نہایت
وسیع ہین اوس سے مراد ہے انسان کے تمام افعال ارادی اخلاق
اور معاملات اور معاشرت تمدّن اور طریقہ تمدّن اور صرف اوقات
اور علوم اور ہر قسم کے فنون و ہنر کو اعلےٰ درجہ کی عمدگی پر پہونچانا
اور اونکو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے برتنا جس سے اصلی
خوشی اور جسمانی خوبی ہوتی ہے اور تمکین و وقار اور قدر و منزلت
حاصل کیجاتی ہے اور وحشیانہ پن اور انسانیت مین تمیز نظر آتی ہے
اِس پرچہ نے اگرچہ مذہب کے پُرانے دوستونکو بہت بھڑکا دیا
لیکن میرا خیال یہہ ہے کہ اوسکی طرز انشا پردازی کا جواب ایک بھی
نہ دلسکا تم اوسکے دوستون اور ہوا خواہونکو چھوڑ دو اوسکے جانی
دشمن اور کامل بدخواہون نے اوسکی مخالفت مین بھی اوسیکی

تقلید کی بعض پرپچے اوسکے جواب مین لکھے گئے اور اوسکی تردید کے لیئے بہت سی لفاظیان دکھائین لیکن اونکی جھڑکیان اور اونکی گالیان بھی تہذیب الاخلاق ہی کی صورت اور اوسیکی زبان مین ہین اُسکی دلاویز اور لُبھانے والی تقریر نے یہانتک اثر کیا کہ ہزار دو کی کایا پلٹ گئی محاورونکی بنجر زمین گلہاے خیالات سے رشک چمن اور اوسکا خشک اور ٹھنٹھ درخت بھی بہتر از نسرین ونسترن ہوگیا۔

اِس پیر مرد سفید ریش کی انشا پردازی کا جوانانہ زور بھی یادگار رہے کہ اپنے قلم کی قوت سے وہ کام نکال لیا جو نہ زر سے ممکن تھا نہ حکومت سے مجھکو اوسکے مذہبی خیالات یا دار العلوم سے کچھہ بحث نہین ہے اسلیئے کہ مین تہذیب زبان کی تاریخ لکھہ رہا ہون نہ مذاہب اور کالجونکی ترقی اور تنزل کا حال مگر دبی زبان سے اتنا کہنا شاید بے موقع نہین ہے کہ بنارس بھی کیا جگہہ ہے جہان اڑھائی ہزار برس پیشتر گوتمی بودہ نے پہلے پہل مذہبی تراش خراش کے لئے پالی زبان کو چمکایا تھا جسکی چمک چین ماچین برہما مین

ابتک موجود ہے۔

یا اونیسوین صدی عیسوی مین سید احمد خان نے اُردو زبان کے مصقلے سے تجدید کی میٹھی چھری پر ثقل کرنی شروع کی اب دیکھئے ہمارے زمانے کا بودہ مت کس کسکے مت کو پھیرتا ہے۔

ہزارون لفظ اصطلاحات علمی کے اپنا ٹھینٹھ اُردو مین اسطرح برت دئے ہین کہ جاہل سے جاہل کے خیال مین وسعت وجودت پیدا ہو گئی اپنے مخالفونکے جواب مین بھی بردباری اور متانت کو ہاتھ سے نہین دیا اونکی گالیون اور کوسنونکی بھی اپنی عبارت مین ایسی ایسی ہنسیان اوڑائی ہین کہ دیکھنے سے متعلق ہے اب تم ۱۲۹۱ھ کے شروع سال کے پرچہ تہذیب الاخلاق کی تھوڑی سی عبارت پڑھ چکے

ازبندہ خضوع والتجا می زیبد	بخشایش بندہ از خدا می زیبد
گر من کنم آنکہ آن مرا نا زیباست	تو کن ہمہ آنکہ آن ترا می زیبد

الحمد للہ کہ ۱۲۹۰ نوے پورا ہوا اور ۱۲۹۱ اکیانوے شروع ہو گیا ہمارے اس پرچہ کو جاری ہوئے سوا تین برس ہو گئے پچھلا سال بھی خندۂ گل و نالۂ بلبل سے خالی نہین گیا ہمارے آہ و نالہ نے بدستور

غلغلہ رکھا اور ہمارے ناصحان شفیق کا بھی شور و شغف کم نہوا۔

حسن شہرت عشق رسوائی تقاضا میکند		جرم معشوق و گناہ عاشق بیچارہ نیست

ناصحان شفیق نے ہمکو کبھی کچھ کہا اور کبھی کچھ آخر کار ہمکو کافر و ملحد ٹھہرا ہی دیا دور و نزدیک کے مولوی صاحبون سے کفر کے فتوؤن پر مُہرین چھپوا ہی منگوائین اور ہمارے کفر پر ہمارے ناصح شفیق جناب مولوی حاجی سید امداد العلی صاحب نے ایک رسالہ چھاپ ہی دیا اور امداد الآفاق اوسکا نام رکھا بھلا اور کچھ ہوا یا نہوا بیچارے غریب چھاپہ والے کو تو فائدہ ہوگیا۔ اسی سال مین ہماری تحریرات کی تردید مین مولانا علی بخش خانصاحب بہادر نے (جو امید ہے کہ اب تک حاجی بھی ہوگئے ہونگے اور انشاء اللہ تعالےٰ آیندہ سے اونکو بھی حاجی لکھا کرینگے) دو رسالے تحریر فرمائے جنمین سے ایک کا نام شہاب ثاقب اور دوسرے کا نام تائید الاسلام۔ اخبارون مین نور الانوار تو اپنا نور عالم مین برساتا ہی تھا مگر اوس سے ایک اور پرچہ اونکے گھر کا اوجالا مسمے بنور الآفاق لدفع ظلمۃ اہل النفاق پیدا ہوا ہے جو نہایت ہی دلچسپ ہے

جو نہایت ہی دلچسپ ہے اور ہمارے اس پرچہ تہذیب الاخلاق کے
جواب مین نکلا ہے اسکے مضامین ظاہرا تو جناب حاجی مولوی سید
امداد العلی صاحب بہادر کے طبع زاد معلوم ہوتے ہین مگر بعض لوگ
اون مضامین سے پالک بتلاتے ہین بہرحال ہمکو اس سے کیا کہ وہ
میان نذیر کے ہین یا میان بشیر کے کسیکے ہون مگر دلچسپ ہین خدا
اونکی بھی عمر دراز کرے "

ساتھہ اسکے اس زمانیکی تصنیفون مین منشی ذکاء اللہ پروفیسر میور کالج
الہ آباد کی قوت قلم و زبان کو بھولنا نچاہئے جنھون نے اپنے
ہموطنونکے بے انتہا فوائد پہونچانیکے لیئے نہایت فصیح معنی خیز اردو
مین تاریخ ہندوستان جغرافیہ مدنی وطبعی وغیرہ وغیرہ کتابونمین
اپنی فصاحت کا جلوہ دکھایا سلاست نثر اردو سر ولیم میور صاحب
ال ال ڈی سابق لفٹنٹ گورنر ممالک شمال مغرب کو ہمیشہ اپنی
گرم بازاری کا معاون سمجھے گی جنھون نے اپنے زمانے مین مصنفونکو
سرکاری طور سے انعام دیکر بیشتر کتابین فن اخلاق کی ایسی
تصنیف کروا دین کہ مدتون تک یادگار رہینگی منجملہ اون کتابون کے

ایک مرٲۃ العروس ہے جو قلم خیال سے مولوی نذیر احمد ڈپٹی کلکٹر کے ٹپکی ہے اِس کتاب نے فقط یہی نہین دکھایا ہے کہ عورتونکو انتظام خانہ داری کیونکر کرنا چاہئے بلکہ اِسکو بھی نہایت اعلےٰ طور سے بتایا ہے کہ دہلی کی شریف عورتین کن محاورون مین باتین کرتی ہین اور کن کن لفظونمین روزمرہ مطلب کو ادا کرتی ہین اِس کتاب کی تصنیف پر مصنف نے پورا ایک ہزار روپیہ سرکار سے انعام حاصل کیا یہہ اوسی پہلی قدردانی کا جوش تھا کہ مولوی نذیر احمد نے بنات النعش سنڈفورڈ مرٹن کے طرز پر لکھی اور توبۃ النصوح مین اون دنیاوی بھلائیونکو مذہب کے پیرایہ مین دکھایا جس سے علی العموم لوگونکے خیالات پر اوسکا عمدہ اثر ہو بنات النعش کی تصنیف نے پانچ سو اور توبۃ النصوح نے ایک ہزار گورنمنٹ کے خزانہ سے دلوائے ۔

اب تمکو یہہ بھی بھولنا نچاہئے کہ منشی سید احمد دہلوی نے لغات اُردو کی ایک حجیم کتاب جمع کی جسکا نام ارمغان دہلی رکھا کتاب مذکور آٹھ جلدونمین تالیف ہوئی ایک ایک لفظ کا ماخذ اور اشتراک معنی

وغیرہ وغیرہ سب کچھ اوسمین بیان کیا ہے اور حتی الوسع کوئی ایسی بات اوسمین نہین چھوڑی ہے جسکا لکھا جانا ضرور تھا اسوقت تک صرف ایک جلد اوسکی چھپی ہے جو میری نظر سے گذری طبعی تعلیم کا رسالہ بھی ایک دلچسپ پیرائے اور آسان طریقے مین مصنف موصوف نے لکھا ہے جس سے محض کھیل کود مین لڑکونکو حکمت طبعی کے مسائل ازبر ہو جاتے ہین اردو زبان مین ایک اور کتاب کی ضرورت تھی یعنی شاعرونکے سوانحات عمری اور اونکے حالات پر آزادانہ غور کرنا اور اوس سے بھلے یا بُرے نتایج کا نکالنا جسکو ہملوگ تذکرہ کہتے ہین اور ہمارے بزرگ جسکو محض ایشیائی شاعری کے پیرایہ مین لکھتے گئے ہین یعنی نہ اوس سے حقیقی تعریف شاعر کی نکلتی ہے نہ سچی بُرائی اِس کام کو مولوی محمد حسین آزاد پروفیسر "میور کالج" لاہور نے پورا کیا تذکرہ آب حیات بہت ہی آب و تاب سے لکھا کتاب مذکور مین زبان کی وقت وقت کی تبدیلیان اور نامی شاعرونکی بُری یا بھلی عرق ریزیان اسطرح بیان کی ہین کہ دیکھنے والونکے دل پر اون شاعرونکے خیالات کی بُرائی اور بھلائی آئینہ کیطرح کھل جاتی ہے

دہلی والون کے تصانیف سے جس حسبطرح زبان ترقی کرتی رہی
تم خوب دیکھ چکے لیکن لکھنؤ کی نثر کا مردجہ طریقے مین کوئی نمونہ
ہم تک نہین پہونچا بیشک ظرافت کے پیرایہ مین باعتبار لٹریچر
اور عمدگی خیالات کے اودہ پنچ اخبار سے کوئی بہتر تصنیف ہمنے
نہین دیکھی بیشک یہہ نہایت ہی سچ ہے کہ اس اخبار نے ثابت
کردیا کہ اگر اہل لکھنؤ کوشش کرین تو اُردو تصانیف مین دہلی والون سے
ہرگز پیچھے نہین رہینگے

(صوبہ بہار مین اُردو زبان کی اگلے وقتون مین حالت)

اب تحقیق طلب طبیعتین اس بات کی جویا ہونگی کہ زبان اُردو کا
موتی جب اس ملک مین آیا تو اوسکی کیسی آب وتاب تھی اور وہ
رنگ اوسکا کیا ہوا اس مشکل اور پیچیدہ حال کے واضح کرنے مین کوئی
تاریخ ہماری پوری پوری مدد کرسکتی ہے نہ یہانکی ٹوٹی پھوٹی
عمارتون کے کتابے اسلئے کہ ہمارے ملک کے اگلے مورخون نے
بجز تغیرات سلطنت او لڑائی دنگے کے وقت وقت کے محاورے

اور اونکے تغیرات کیطرف زبان اُردو کو بد حقیقت سمجھکر اعتنا کی اونکی
جولانگاہ فارسی زبان کا میدان رہا وہ دوسرون ہی کے باغ کی باغبانی
کرتے رہے اور غیرون ہی کے مکانونکے مزدور بنے انہون نے بعوض
اسکے کہ اپنی اولاد کی تعلیم اور تربیت کرین عجمی ترکی ایرانی بچونکو
آنکھونکا تارا بنایا اور اپنے لخت جگر نور بصر کو منہہ نہ لگایا قطعات
تاریخ جنسے سن تعمیر و موت کی یادگاری رہتی ہے اب بھی عظیم آباد کے
پُرانے قبرستان اور منہدم عمارتونمین دکھائی دیتی ہین لیکن وہ
بھی اکثر فارسی اور کہین کہین عربی مین۔
شعرا جنکے شعر اونکے زمانہ کی فصاحت کے آئینے ہوتے ہین اگرچہ اسی
صوبہ بہار مین چند ایسے بھی ہو گذرے ہین جنکے نام میر و مرزا جیسے
صاحب کمالونکے ساتھ لینا کچھ بے موقع نہین ہے مگر افسوس ہے
کہ زمانیکی نا قدر دانی اور علی الخصوص اسی صوبۂ بہار کی پست ہمتی سے
اونکے کلام سب مٹ مٹا گئے صوبۂ بہار کچھ دہلی و لکھنؤ تو نہ تھا
کہ مصنفونکے کلام جان سے زیادہ عزیز کئے جائین اور نقل در نقل
ہو کر اس افراط سے موجود رہین کہ شایستہ زمانہ مین پڑہیں سکے

عمدہ ایجاد کی بدولت پھر صفحۂ ہستی سے کسیطرح نہ مٹین ہان اب بھی
اگر کوئی با مذاق اسی برس کا بڈھا کونے کُترے سے لاٹھی ٹیکتا ہوا
صحبت مین نکل آتا ہے اور سلسلہ تقریر مین شرر یا قمر یا بہار
کے وہی پُرانی زبان کے شعر پڑھ جاتا ہے تو اونکے عالی مضامین
اور فطرتی خیالات کو سُنکر تعجب سے منہہ دیکھنا پڑتا ہے۔
ہمارے اُستاد شاہ الفت حسین مرحوم فریاد تخلص جو پُرانے وقت
کے عالی دماغ خاندانی شاعر اور مورخ بے بدل تھے (دیکھو صفحہ ۹۵
اونکی زبان گویا اگلے بزرگونکی صورتونکی ایک مرقع تھی اونکا دل
بولتی ہوئی جسیم تاریخ وہ مجھسے بحسرت بیشتر فرماتے تھے کہ میان میرے بعد
کوئی ایسا بھی نہ پاؤ گے کہ عظیم آباد کے چند پُرانے شاعرونکے نام
اور تخلص سے بھی واقف ہو چہ جا کہ اونکے کلام اور پھر ارشاد کرتے
تھے کہ افسوس میری عمر اس خیال ہی مین آخر ہوگئی اور موقع ایسی
کتاب کے لکھنے کا نہ ملا جس سے اون اگلے شاعرونکے نام روشن
ہوتے یہہ اوسی مرحوم کا فیض ہے کہ مین اسوقت اون اگلے بزرگونکے
ذکر سے اس کتاب کو زینت دیرہا ہون اُستاد مرحوم جو خساک

حاشیہ صفحہ ۱۸

ولی دکھنی وخان آرزو وشاہ مبارک ابرو ومرزا رفیع سودا وتقی میر وانشا ومصحفی وجرأت وناسخ وآتش کے حالات بالاستیعاب تذکرونمین لکھے ہین اسلئے مصنف نے اہتمام پر فروگذاشت کردئے منہ

حاشیہ صفحہ ۶۴

من کی اوجڑی نگری کو تب کہین دان آبان ناصرین سے جب ملین موجدین کیادان یعنے دلی سنسان بستی کو تب آباد کرین گے جب ناصرالدین سے معزالدین کیقباد ملینگے ۱۲۔

حاشیہ صفحہ ۶۹

نواب علی ابراہیم خان بہادر عالیجاہ میر محمد قاسم خان کے عمدہ مشیر تھے قصبہ شیخپورہ کے رہنے والے اور بڑے مدبر اور موقر امیر تھے دیکھو تاریخ بہار اب اس خاندان مین حسکیم محمد علیخان صاحب انجم تخلص بڑے قابل نیک نہاد با استعداد مخیر بردبار یادگار اسلاف ہین ۱۲ منہ

حاشیہ صفحہ ۶۲

شرر وقمر وبہار عظیم آباد کے قدیم شعرا ہین مگر افسوس ہے کہ بجز تخلص کے اب کوئی شخص اونکے نام تک نہین جانتا ۱۲ منہ

جمع کرگئے تھے مین اوسکا پتلا بناتا ہون اور جن جواہرونکی کھڑین وہ
مجھے دے گئے تھے مین اونکے نگینے کاٹکر مرصع زیور بناتا ہون
اِس جگھہ مین اگلے بزرگونکی زبان کے نمونے تمکو دکھاتا ہون جسکو دیکھکر
تم سمجھ جاؤگے کہ طبقہ در طبقہ اِسکی کیا کیفیت تھی اسی وسیلے سے
چند بزرگونکے حالات سے بھی واقف ہو جاؤگے جو اسی صوبہ بہار کی
خاک کے موتی اور یہین کے سنگریزونکے جواہر تھے۔

سنہ مین جب معزالدین کیقباد دہلی مین بادشاہ ہوا تو اوسکا
بوڑھا باپ ناصرالدین بغراخان سلاطین دہلی کیطرف سے بنگالہ کا
حاکم تھا باپ نے بیٹے کا ظلم وستم کا حال سُنکر شفقت پدری کے
جوش مین بیٹے کو نصیحت بھرا ایک خط لکھا وہ نصیحت کا خط
دیکھکر باپ سے بگڑ گیا اور کہا کہ ناصرالدین ہمارا تابعدار ہوکر
ہماری اتالیقی کرتا ہے اوسکی سزا ضرور ہے بہت سی فوج لیکر
بنگالہ پر چڑھا ناصرالدین کو بھی مقابلہ ضرور ہوا مگر جب دونون
لشکرون سے فاصلہ کم رہ گیا تو باپ کو بیٹے پر رحم آیا اور کہلا بھیجا
کہ اگر اجازت ملے تو ہم دربار مین حاضر ہوکر کچھہ عرض حال کرین

کیقباد نے جواب دیا کہ اگر وہ بطور گنہگار ملازمونکے ملازمت چاہے
تو مضائقہ نہین ہے باپ نے یہہ بھی منظور کیا اور بیٹے کے دربار
مین دست بستہ حاضر ہوا نقیبون نے صدا دی کہ ناصر الدین
بنگالہ کا گنہگار حاضر نگاہ روبرو اوسوقت بیٹے کی نظر باپ پر
اور باپ کی نظر بیٹے پر پڑی بیٹا تخت سے بے اختیار اوتر کر دوڑا
اور باپ بھی آغوش محبت کھولکر اوس سے ملا اس ہئیت کذائی کو
دیکھکر اہل دربار بے اختیار چیخین مار کر رونے لگے حضرت
امیر خسرو نے اس نقل کو نہایت عمدہ طور سے نظم کیا ہے کہ دلمین
ایک گدازگی پیدا ہوتی ہے استاد مرحوم فرماتے تھے کہ اس
کیفیت کو بہار کے دہرم سنگہ نے بھی اپنے بھاکھا مین نظم کیا تھا
اوسکے ایک یا دو ورق مدرسہ کسی نے مجھے دکھاتے تھے
چنانچہ ایک شعر اوسکا وہ پڑہا کرتے تھے

من کی اوجڑی نگری کو نت کرس اباد ان		ناصر دین جب ملین ہو جد بن کہا دان

جو حالت مسلمانونکے آنے تک صوبہ بہار کی زبان کی تھی اگلا مضمون
مین تم پڑھ چکے اوس سے کسیقدر فصحا کے محاورونکی صورت تمہاری

آنکھونکے سامنے پھر تو گئی ہوگی لیکن اوسوقت کے عوام الناس کی بھاکھا کی کوئی مثال ہمارے پاس نہین ہے جسکو لکھکر ہم تمکو سمجھائین کہ اہل حرفہ وغیرہ وغیرہ یون باتین کرتے تھے مگر ہان تم اپنے ہی زمانے پر اوس زمانے کا قیاس کرسکتے ہو کہ خاص و عام کی بول چال سے کتنا فرق ہے جس مطلب کو کوئی پڑھا لکھا فصیح اپنے عمدہ محاورون مین ادا کرتا ہے اوسی بات کو عام خلقت کیا توڑتی مڑوڑتی ہے اب تم یہانکی اُردو کی حالت پر غور کرو۔

صُوبہ بہار پر گیارہوین صدی عیسوی مین شہاب الدین غوری کے سپہ سالار ملک بختیار خلجی نے فتح پائی بختیار تُرک تھا دیکھو اب تک ہندو کی عورتین کل مسلمانونکو تُرک کہتی ہین تم اوسوقت کی ایک لطیف نقل سنو تو انقلاب زبان کا اوس سے پتا لگیگا۔
اُس اطراف مین مشہور ہے کہ بختیار کی فوج کا ایک سپاہی بہار کے پاس پہونچکر بیمار ہوگیا تھا ساتھ والونکو یا تو اوسکی خبر نہ تھی یا عمداً اوسکو ایک گانو مین چھوڑکر چلے گئے وہ ایک درخت کے نیچے کتنے دن تک بے آب و دانہ پڑا رہا اتفاق سے چند عورتین بیخبر

ایک گانون سے دوسرے گانون مین جاتی تھین ترک کی بڑی داڑھی
دیکھکر اونہون نے گمان کیا کہ یہہ کوئی متبرک ہندو فقیر ہے اوسکے
سامنے بہت ادب سے ہاتھہ باندھکر جا کھڑی ہوئین ترک نے
آنکھہ کھولکر اشارے سے آنیکا سبب پوچھا اونہون نے اپنی زبان
مین کچھہ کہا ہوگا مگر یہہ اللہ کے بندے اونکی بھاکا کو کب سمجھتے
تھے زمین پر پڑے پڑے ہڈیونکی چولین ڈھیلی ہوگئی تھین
ضعف بھی بہت تھا دو دفعہ چارپایہ چارپایہ کرکے آنکھین بند
کرلین یعنی چارپائی لادو ان عورتون نے جاکر اپنے اپنے مربون
سے کہا کہ فلان درخت تلے ایک بہت بڑا خدا رسیدہ فقیر
اوترا ہوا ہے چارپایہ مانگتا ہے اون بزرگ ذات ہندؤن نے
آپسمین بیٹھکر مشورت کی کہ چارپایہ کیا چیز ہے کسی نے کہا چارمنہہ
دیوتا کی رتھہ کے لیئے کہا ہوگا کسی نے چارپوئی پلنگ دینے کو
غرض جوجسکی سمجھہ مین آیا اوسنے ایک معنی لگائے اور تکلف
یہہ ہے کہ پھر لوگ اوسکے پاس گئے اور اوسنے پھر چارپائی کی
درخواست کی لیکن کوئی اتنے سے لفظ کو نہ سمجھا اب دیکھو کہ تمام

صوبہ بہار مین زیادہ تر دہات کے لوگ چارپائی اور کھٹیا ہی کہتے ہین ایک اور چیز اوس زمانے کی زبان کا پتا بتاتی ہے مَلِک (جو اس اطراف مین) قوم کرکے مشہور ہین اونکی شادیون مین ایکطرح کا گیت گایا جاتا ہے جسکو وہ لوگ غوم کہتے ہین اوسکے الفاظ صاف پکار رہے ہین کہ اُردو کا بیج ابھی پھوٹا ہے اور اوسکے رگ و ریشے نہایت ہی نازک ہو رہے ہین۔

"پوتا غوم سے دھیا غوم سے یہہ غوم تیرے بڑکون سے اوترا مکّے سے چلکر ایران مین آیو ایران مین عباس ظلم مچایو بخت وزیران نے ہند کو لی ہے کفر اوجڑکے دین بسی ہے ایسے وزیران کا نیاز ہے پوتا غوم سے اگے" اور کچھہ شک نہین ہے کہ یہہ گیت پُرانے وقت کا غالباً بختیار خلجی کے تھوڑے دنکے بعد تصنیف ہوا ہوگا شیرشاہی عہد کا ایک دوہرا بزرگون کی زبانی ہم تک پہونچا ہے اوس سے بھی زبان کا پتا ملتا ہے اوسکی نقل یون ہے کہ ۹۵۰ھ ہجری مین جب شیرشاہ نے صوبہ بہار کو قبضہ کر لیا تب ہمایون ایک لشکر جرّار لیکر اوسپر چڑھہ آیا شیرشاہ بہت گھبرایا کہ مین اپنے

عیال اور اطفال کو کہان چھپاؤن اگر ہمایون غالب آیا تو یہہ سب
ضرور تباہ ہو جائینگے اوسوقت رہتاس کا قلعہ مضبوطی مین ضرب المثل تھا
مگر اوسکے مالک راجہ ہرکشن تھے اور اونسے اس اضطراب کی حالت
مین لڑکر لے لینا بڑا کام رکھتا تھا ہرکشن کے دربار مین پنڈت چورامن کو
ہرطرحکا اختیار تھا اور شیر شاہ اور پنڈت جی سے گرما گرمی کی ملاقات
بھی تھی اسلئے شیر شاہ نے اونکو لکھا کہ قلعہ مین میرے عیال اور
اطفال کو پناہ دیجئے راجہ تو نمانتا تھا مگر پنڈت جی کی منت سماجت
سے راضی ہو گیا شیر شاہ نے عیال اطفال کے عوض ڈولیون پر
افغانونکو بٹھا دہوکے سے قلعے کے اندر پہونچا دیا پھر کیا تھا پٹھان
اون بے خبر ہندؤن پر گر پڑے اور ستھراؤ کرکے قلعہ چھین لیا یہہ
حال دیکھکر ملک امین شیر شاہی لشکر کی نوکری چھوڑ کر الگ ہو گیا
اور چلتے وقت ایک پرزے پر یہہ دوہرا لکھہ شیر شاہ کے خیمے
مین ڈال گیا +

ساتھہ کرے پیٹھان کا سو اوبھی گیدی کھر
جیسھہ ڈار کا میوا توڑین کاٹین اوہ کی جڑ

لوگ کہتے ہین کہ پنڈت جی کی بی بی کا نام میوہ تھا اور شیر شاہ سے اوس سے کسی زمانہ مین سابقہ تھا اسلیئے اس دوہے مین صنعت ایہام بھی کہی ہے ۹۰۰ھ مین گیا کا رہنے والا اشرف داؤد خان کے دربار مین تھا اوسکو فارسی زبان مین بہت دخل تھا داؤد خان کے ادنے ادنے کامونکو بھی شاعری کے زور سے سراہا کرتا تھا اکبر نے جب داؤد خان پر فتح پائی اور تباہ در بدر ہوکر بنگالہ کی طرف چلا گیا تو اشرف نے حسرت آمیز بہت سے اشعار کہے افسوس ہے کہ مینے استاد مرحوم کی زبانی وہ چند شعر نہ لکھے جو اونکو یاد تھے صرف اس مصرع کا مجھے خیال ہے

اشرف کہلا گیو وہ پھولان داؤدی

میرزا عبدالقادر بیدل

تذکرہ نویسون نے کیا کیا گڈ مڈ کیا ہے میرزا طاہر نصیرآبادی انکو لاہوری بتاتے ہین اور میرزا خشگو اکبرآبادی لیکن تعجب ہے کہ صاحب تذکرہ مرۃ الخیال نے باوجود ہمعصر ہونیکے انکے وطن کا حال مطلق نہین لکھا ہان سرو آزاد مین میر غلام علی اور صحف ابراہیمی مین نواب علی ابراہیم انکو عظیم آبادی لکھتے ہین اور یہی قول صحیح بھی ہے

اسلیئے کہ جو نقلین انکی مینے اگلے بزرگون سے سُنی ہین وہ یہی کہتی ہین
کہ میرزا صاحب خاص عظیم آباد کے رہنے والے تھے اور پٹنہ ہی محلہ انکا
مسکن میرزا عبدالخالق کے بیٹے اور اصل انکی مُغل تورانی تھی ۱۰۵۴ سنہ ہجری
مین پیدا ہوئے باپ انکے سپاہی تھے اور خوش گذران جب میرزا
چھہ برس کے ہوئے تو مان باپ دونون کا سایہ سر سے اوٹھہ گیا چچا نے
انکی پرورش کرنی شروع کی پندرہ برس کی عمر مین عربی و فارسی مین
نہایت مہارت پیدا کی اور فارسی اشعار کہنے کیطرف دلکو میلان ہوا
رمزی تخلص کرنے لگے ملا کمال کی اصلاح سے انکے تخلص مین اصلاح دی
بیدل تخلص کرنے لگے اکثر فقرا کی خدمت مین جا بیٹھتے تھے اور اپنے
کلام کے شمعون سے خانقاہونکو روشن کردیا کرتے تھے سترہ برس کی
عمر مین چچا بھی رخصت ہوگئے۔

ابتو مفلسی سے بہ تنگ حال ہوا چندے قرض پر اوقات رہی ایک
کبڑن قدیم سے سودا بیچنے انکے گھر آیا جایا کرتی تھی وہ بلا کی موزون
طبع اور بدیہہ گو تھی میرزا صاحب کی خبر افلاس کے زمانے مین بھی
لیا کرتی تھی جب میرزا صاحب کو خرچ کی تکلیف بہت ہونے لگی

تو دوست احباب کے سمجھانے سے دہلی چلے کسی شخص نے سواری کے لیئے ایک ٹٹو دیا اوسپر دری لوٹا رکھہ باگ پکڑ اوس کبڑن سے رخصت ہونیکو آئے اور فے البدیہہ یون ارشاد فرمایا۔

سر اوپر جب کوئی نہین تب دُسمن آپن کیس
پٹنہ نگری چھاڑ دِہن اب بیدل چلے بدیس

کبڑن کو میرزا صاحب سے محبت بہت تہی آنکھون مین آنسو بھر لائی اور بے ساختہ بول اوٹھی۔

سر پر پایا رام ہے پہن کاہ بدے بے صبری
بیدل بھئے کرمت چھاڑو پوتا آپن نگری

مدتون راہ مین حیران پریشان رہکر دہلی پہونچے اوستاد شاعرون کا مجمع تہا مشاعرون مین خوب خوب طبیعت آزمائیان ہوتی تھین میرزا صاحب بھی شریک ہونے لگے طبیعت نقّاد اور فکر بلند تو رکھتے ہی تھے تھوڑے دنون مین شہرہ ہوگیا عالمگیر بادشاہ کے منجھلے بیٹے سلطان محمد اعظم نے نوکر رکھلیا کوفت گرخانے کے داروغہ ہوگئے شاہزادہ کے ساتھہ مدتون دکن مین رہے۔

اوس زمانے کے اہل کمال مین ایک یہہ بہی بات تھی کہ اول تو نوکری
نہ کرتے تھے اور بیشتر نوکری کرکے تھوڑے دنون بعد چھوڑ چھاڑ کر
بیٹھ رہتے تھے یا تو دنیا طلبی کو اپنے کمال کا ننگ سمجھتے تھے یا خود
دنیا اپنے مصرف کا نہ سمجھکر اِن سے منہہ موڑتی تھی میرزا صاحب نے
بہی نوکری چھوڑ دی اور دہلی مین آکر خانہ نشینی اختیار کی شب و روز
مشق کلام مین رہتے تھے قاعدہ ہے کہ جس زمانے مین جس فن سے
جاننے والے زیادہ تر اُمرا ہوتے ہین اوس فن کے اہل کمال کی قدر
بہت ہوتی ہے اسلیئے میرزا صاحب کی توقیر و تکریم امیرون سے لیکر
وزرا تک کرتے تھے فرخ سیر بادشاہ کے وزیر اعظم سید عبداللہ خان بہادر
تعظیم کرتے تھے اور نظام الملک آصف جاہ صوبہ دار دکن تو اُنکے
گاڑھے دوست ہی تھے اور نواب شکراللہ خان بہادر انکی خدمت
کرنا اپنا فخر سمجھتے تھے یہہ بات انہین کے لیئے نصیب ہوئی کہ انکے
ہمعصر بادشاہ فرخ سیر نے اِنکے اشعار کے انتخابات اپنے ہاتھہ سے
بیاض مین اور اکثر رقعون اور احکامین بطور ضرب المثل کے لکھے
ایک دفعہ کل دولت لٹا بیٹھے صرف ایک عینک پاس رہ گئی کسی امیر کو یہہ مطلع لکھکر بہیج دیا امیر بن گئے

عینکے با پارۂ سیماب با ما ماندہ است

چشم بے خواب و دل بیتاب با ما ماندہ است

ایکدفعہ نواب آصف جاہ نے انکو دکن بلایا میرزا صاحب نے یہہ مطلع لکھہ بھیجا اور نہ گئے

دنیا اگر دہند نہ خیزم زجاے خویش

من بستہ ام حناے قناعت بپاے خویش

ایکدفعہ شاہ عالم بہادر شاہ نے خانخانان بہادر وزیر کی معرفت اپنے حالات کا شاہنامہ لکھنے کے لیئے کہلا بھیجا میرزا صاحب تو دنیا کو ترک ہی کر چکے تھے قبول نہ کیا خشک دماغ شاعرونکی طرح بدمزاج نہ تھے جو انکی ملاقات کو جاتا تھا بہت تواضع اور خلق کے ساتھہ پیش آیا کرتے تھے

ایکدفعہ نواب شکر اللہ خان بہادر کی صحبت مین میرزا صاحب نے غزل پڑھی مطلع اوسکا یون کہا۔

نشد آئینۂ کیفیت ما ظاہر آرائی　　　نہان ماندیم چون معنی بچندین لفظ پیدائی

شاہ ناصر علی سرہندی نے وہین ٹوکا کہ میرزا صاحب یہہ تو خلاف دستور ہے اسلیئے کہ معنی تابعدار لفظونکے ہوتے ہین جب لفظ پیدا ہو گئے تو معنی خواہی نخواہی پیدا ہو ہین گے میرزا صاحب مسکرائے اور کہا کہ جس معنی کو

آپ فرماتے ہین وہ بھی گویا لفظ ہے مگر مین جس معنی کو کہتا ہون وہ لفظون
مین نہین آتے مثلاً انسان کی حقیقت تمام کتابون مین لکھی ہے لیکن اوسپر
بھی ابتک اوسکی حقیقت اصلی نہین کھُلی سب صاحب یہہ معقول جواب سنکر
چپکے ہو گئے - میرزا صاحب کو اشتہا بہت تھی تذکرہ صحف ابراہیم مین
لکھا ہے کہ جوانی مین سات سیر نوشجان فرماتے تھے اور بڑھاپے مین
تین سیر ایک گھوڑا ہمیشہ دروازے پر بندھا رہتا تھا روزاوس سے
کُشتی لڑا کرتے تھے ۲۶ سیر کا لوہے کا عصا دست مبارک مین رہتا تھا
اور اوسکا نام نوالاسی رکھا تھا شباب مین بنگ کا نام اوجی اور شراب کا
موجی رکھہ لیا تھا جب شعر کہنے بیٹھتے تو پانچ سو سے کبھی کم نہین کہتے
اور سیکڑا شعر پیچھے اوجی و موجی کا اوج موج رہتا تھا مزاج مین قلندرانہ
طور تھا ڈاڑہی منڈاتے تھے ۷۹ برس کی عمر پاکر ۱۱۳۳ ہجری مین
اُنتقال کیا انکے کلیات مین نثر ملاکر ۹۰ ہزار سطرین ہین اور سب عمدہ
فارسی زبان مین اونمین سے پندرہ ہزار مثنوی عرفان کے شعر اور
چار ہزار مثنوی طلسم حیرت کے شعر جسمین "امتزاج روح با مزاج" کا
بیان ہے اور تین ہزار بیتین مثنوی طور معرفت مین جسمین سیر کوہستان کا

ذکر ہے اور دو ہزار بیتین محیط اعظم مین فقط بطور ساقی نامہ اور ایکہزار
شعر تنبیہ المہوسی مذمت کیمیا مین اور تین ہزار بیتین مزخرف ہزلیات
مین اور باقی غزلین اور ترجیع بند اور رباعیان ہین میرزا صاحب نے
اپنے زمانے مین کلیات جمع کرکے تولوایا تھا چودہ [۱۴] سیر اوسکا وزن
ہوا یہہ بھی ایک خیال تھا کہ انمین نظر نہ لگے اوتنے ہی وزن سے
فقرا کو روپے بانٹے۔

اپنے زعم مین آکر کبھی کبھی فارسی محاورے بھی گڑہ لیتے تھے
جسکا حال تذکرون مین موجود ہے اُردو مین اگرچہ زیادہ کہا ہوتا
تو ضرور پتا ملتا افسوس ہے کہ سوا اوس دوہرے کے اُردو یا بھاکا
مین انکا کوئی کلام مینے نہین سُنا جسکو مینے اوپر لکھا۔

ملا محمد علیم تحقیق متخلص

ملا صاحب کے باپ کا نام سید بدیع الدین تھا سمرقند کے سید تھے
مگر عظیم آباد مولد اور مغلپورہ محلہ مسکن تھا سنہ [illegible] ہجری مین پیدا ہوئے
کم سنی مین تمام علوم فارسی و عربی زبان مین مختلف عالمون سے پڑھکر
شہرۂ آفاق ہوئے عالمگیر بادشاہ کا زمانہ تھا کہ صوبہ بہار مین میرزا

معزموسوی خان فطرت تخلص دیوانی پر مقرر ہوکر آئے فطرت عجم تھے اور انکو شاعری کے فن مین دستگاہ کامل تھی ملّا صاحب بھی شاگرد ہوئے اور اس فن کو اونسے ایسا حاصل کیا کہ تمام زمانے نے اونکو بہ اُستادی مان لیا ۔

اوسط عمر مین ہندوستان کے اکثر شہرونکی سیاحت کی اور بیشتر مشاعرون مین شریک ہوکر اوسوقت کے مشہور استادون سے داد لی ۔

ملّا صاحب کو علاوہ شاعری کے اور بھی فنون مین دخل تھا پیرتے خوب تھے پانی پر چار زانو بیٹھکر حقّہ ہاتھ مین لیکر گنگا کے پار اوتر جاتے تھے تیراندازی مین ایسی قدرت بہم پہونچائی تھی کہ اندہیری رات مین نیب کے درخت سے نمولیان گرا دیتے تھے گانے مین حد درجہ کمال تھا کلانوتونکو اقرار تھا کہ جو کچھ اس فن کی آپ جانتے ہین ہملوگ نہین جانتے عظیم آباد کے حکام اور صوبہ دار ملّا صاحب کی بہت عزت کرتے تھے مسند پر اپنے ساتھ بٹھاتے تھے ۔

نواب شہید مرحوم (زین الدین احمد خان ہیبت جنگ) استقبال کرکے لے آتے تھے اور ملا صاحب کے سامنے مؤدب ہو بیٹھتے تھے ۔

ایک دفعہ رہنما تخلص کوئی شخص عظیم آباد مین آیا چند دنون اوسکا بازار ایسا گرم ہوا کہ ملّا صاحب سرد ہو گئے یہانتک کہ ہیبت جنگ مرحوم کی صحبت خاص مین شریک ہوا نواب نے مشاعرہ کیا اور ملا صاحب کو بھی بلا بھیجا رقعہ کی پشت پر جواب لکھا کہ جائیکہ غول رہنما است خضر تحقیق زمین گیر است۔

مُلّا صاحب کو جانورون کے لڑانے کا بہت شوق تھا۔ مینڈھے۔ مُرغ۔ بلبل۔ بٹیر ہمیشہ پلے رہتے تھے اور انکی خوب پالیان اور پودیان بدی جاتی تھین۔

سَو برس کے قریب عمر پہونچی تھی مگر طبیعت مین جوانی کے مزے بھرے ہوئے تھے رنگین مزاجونکی صحبت مین بیٹھ جاتے تھے تو سو جوانونکے جوان بنجاتے تھے سنہ ۱۱۶۲ ہجری مین مہابت جنگ کے زمانے مین انتقال کیا اور عظیم آباد ہی مین مدفون ہوئے کلیات انکا فارسی مین ہے لیکن سوا غزلون کے انکے کلیات کو زمانہ کی نا قدردانی نے ایسا کھو دیا کہ نشان تک نہین ملتا۔

ایک مندرس بیاض پر کچھہ اشعار انکے ریختہ کے بھی مینے لکھے دیکھے

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اِس کس مپرسن زبان کو بھی سرافراز فرمایا ہے تم اوس زمانہ کی اُردو زبان کو ملاحظہ کرو۔

سرجن تیرے مکھڑے مین سورج کی کرن دہا ہے
دیکھون ہون جو تجھ مکھ کون نینان میرے چند ہرا ہے
جھمکڑا باندھکر دل مون سماجا
سلونو سانورے ایدہر کون آجا

شیخ غلام علی راسخ

شیخصاحب کے والد کا نام نامی مجھے یاد نہ رہا اور نہ مینے تذکرون مین دیکھا اصل وطن انکے دادا کا شاہجہان آباد تھا اور خود شیخصاحب کی ولادت عظیم آباد مین ہوئی عجب قدرت خدا ہے کہ جس سال ملا محمد علیم تحقیق دنیا کو خالی کر گئے اوسی سال یہہ باکمال عدم آباد سے عظیم آباد مین پہونچا ۱۱۶۲ھ ہجری انکا سال ولادت ہے شیخ مرحوم کے اوصاف مین سے ایک یہی جملہ کافی ہے کہ وہ فطرتی شاعر اور طبعی موزون طبع تھے خطۂ بہار کو اِس عزیز کے نام نامی سے افتخار اور اسکی استادی پر مباہات ہے اِس شہسوار میدان بلاغت نے

سمند سخن کو ایسا تیز بڑہایا کہ ساتھہ والے گرد قدم تک نہ پہونچ سکے اور اسکا شہباز فکر ایسا بلند ہوا کہ شکارگاہ معنی کے صید گیر منہہ دیکھکر رہ گئے۔

استاد مرحوم فرماتے تھے کہ مینے انکو عالم پیری مین دیکھا تھا میانہ قد گندم رنگ تھے کبھی صندلی کبھی شنجرفی کرتہ پہنتے تھے اکثر کاندار ٹوپی ایک طرف جھکی ہوئی زیب سر رہتی تھی۔

استاد مرحوم نے اونکو دو ایک مشاعرہ مین بھی ملاحظہ کیا تھا وہان کی سج دہج دوسری تہی اگری رنگ کی پگڑی کرتے پر بڑی بڑی آستینونکی قبا پہنے ہوئے مودب دو زانو بیٹھے رہا کرتے مشاعرہ شروع ہوتا تو آنکھین بند کرکے جھوما کرتے تھے جب تک صحبت ختم نہ ہولیتی کسیکی تعریف نہین کرتے تھے یا اسکو خلاف ادب سمجھتے تھے یا شعرون کا لطف اوسوقت تعریف کرنے ہی ندیتا ہوگا جب مشاعرہ ختم ہولیتا تھا تو حسب مراتب کسیکی شان مین ماشاراللہ کسیکی تعریف مین سبحان اللہ اور جس سے ذری زیادہ خوش ہوئے تو انہین الفاظ کو مکرر اعادہ فرماتے تھے اپنی غزل پڑہتے وقت آنکھون سے آنسو ٹپکتے جاتے تھے اور بہت ہی آہستہ سے رومال اوٹھاکر پونچھہ لیا کرتے تھے اکثر ایسا بھی ہوا کہ بڑی غزلون مین

چار ہی شعر پر مشاعرہ کا خاتمہ کردیا نواب مہدی علیخان مرحوم والے مشاعرے مین خلاف طرح غزل پڑھی اور اِس شعر کو لوگونے ذیل مرتبہ پڑھوایا

نہین ہوش والون سے کچھ حسد مجھے رشک ہے تو اونہون پہ ہے

جنہین تیرے جلوہ کے سامنے میری طرح بے خبری رہی

آخر گھبراکر فرمایا کہ بھئی کسقدر اب تو میری آواز بھی نہین نکلتی - آزادہ مزاجی کی حد ہے کہ خاص محلّے اور خاص مکان کے پابند نہ تھے آج چوک مین کرایہ کا گھر لے لیا کل دیوان محلے پرسون صدر کے کوچے رنگین مزاجی طبیعت مین ایسی تھی کہ جب تک سُر دن کی صدا کان مین نہ آئے مضمون آفرینی پر متوجہ ہی نہ ہوتے تھے صوفی مشرب صافی طینت تھے خانقاہون اور درگاہون مین بیٹھکر اپنے کلام خوب پڑہا کرتے تھے اونکی تمام غزلون مین دیکھلو اسی کا رنگ ٹپک رہا ہے -

ابتدا مین میرزا شرر (تحقیق کے شاگرد سے) کلام پر اصلاح لی آخر مین سند کے لیئے لکھنؤ جاکر تقی میر کو اپنا کلیات دکھایا باپ اتنا مایہ چھوڑ گئے تھے کہ تیس برس کی عمر تک اوس سے گذارا ہوا اب کھانے کو کہان سے آئے فاقے ہونے لگے عظیم آباد مین اوسوقت تک اُمرا

ایسے تھے کہ شیخصاحب سے باکمال کو اپنے شہر کی رونق اور فخر سمجھکر دنیا کے امیرون کا ایک امیر بنا کر بٹھا دے سکتے تھے مگر انکے کمال کو کوئی کمال ہی نہین سمجھتا تھا اب تمکو یہہ شک ہو گا کہ عظیم آباد مین بالکل شعرا سخن نافہم جمع تھے ایسا نہین ہے اوسوقت تک امارت وقابلیت توام تہی جو علوم اوسوقت رائج تھے اوسکا حاصل کرنا شرفا کو گویا فرض تھا خاصکر ادب وانشا مین دخل رکھنا تو ریاست کے لیئے لازم وملزوم تھا جو شہر دارالسلطنت تھے اونکی مثالین چھوڑ دو دنیا کا یہہ خاصہ ہے کہ وطن مین اہل وطن کی ترقی کمال دکھائی نہین دیتی جب تک کہ غیر ملک سے تعریفون کی ایڈرس اور تمغون کی دلیلین آکر خود نہ کہدین کہ ہان تمہارا ہموطن باکمال ہے ایک بیمار اگر مرض سے نجات پا گیا ہو اور تمہارے پیش نظر رہے تو اوسکی صحت کے غیر محسوس فرق کو جو منٹ منٹ پر اوسکے چہرے سے ظاہر ہوا کریگا تم ہرگز نہ بتا سکوگے برخلاف اوسکے جسنے بیماری مین دیکھا ہو اور ایک دفعہ اوسکو پھر آکر دیکھے ۔

اہل وطن کو جو اپنے ہموطنون کی ترقی جلد ثابت نہین ہوتی اسکے اور بھی

چند اسباب ہین بوڑھے اور سن رسیدہ لوگ جو اپنے کم سنی ہی سے
زمانہ سے کسی گذشتہ باکمال کی تعریف و توصیف سُنتے چلے آئے ہین
گویا اونکی رگون مین خون کے ساتھ اونکی عظمت کا مادّہ دوڑ رہا ہے اور
اس مادہ مین ہیجان زیادہ اس وجہ سے ہوا ہی کہ اونھون نے اونکے
اوصاف کے دفتر اپنے پیارے مرحوم باپ دادا سے سُنے تھے
بزرگون کا ادب اور اونکی روحون کی محبت یہی کہہ رہی ہے کہ جو کچھہ وہ لوگ
اپنی زبان مبارک سے ارشاد کر گئے ہین اوسکے خلاف سوچنا ہی گناہ کے
کالے دریا مین ڈوبنا ہے اونکی سمجھہ یہہ ہو جاتی ہے کہ گذشتہ باکمالونکا
سا کمال پیدا ہونا ہی محال ہے دوسرے امتداد زمانہ اونکے سوانحات
عمری کا آئینہ بنا کر لوگونکی نظر مین ایسا جلوہ دکھا رہا ہے کہ وہ اپنے زمانے
والونکی طرف توجہ ہی نہین کر سکتے اونکا ہمیشہ خیال یہہ رہتا ہے کہ
اپنے ہمعصر کو جسے اونھون نے اپنی آنکھونکے سامنے کم سن کم رتبہ
بے کمال پایا ہے دفعتاً کس دل سے عظمت کی کرسی پر جگہہ دین غرض
خوب غور کر کے دیکھو تو یہہ داغ زمانہ کے خوبصورت چہرے مین ہمیشہ سے نظر آئیگا
اس تمہید سے ہمارا یہہ مطلب ہے کہ شیخصاحب کی قدر اوسوقت کے

اہل فہم نے بھی نہ کی ناچار ہوکر اونکو اپنا وطن چھوڑنا ہوا۔
دہلی کے قصد سے پا پیادہ روانہ ہوئے غازی پور مین پہونچے وہان
کچھ لوگ طالب کمال تھے شیخصاحب کے قدم رنجہ فرمانے کو غنیمت
سمجھا غرض تین برس تک وہان رہکر پھر عظیم آباد مین آئے اس دفعہ
اہل وطن انکی طرف کچھہ زیادہ متوجہ ہوئے خصوصاً مہاراجہ کلیان سنگھ
بہادر لیکن ابناے زمانہ نے پھر اوسیطرح حسد و نفاق کی صورت مین آکر
اونکے کمال مین ہرج ڈالنے کا قصد کیا شیخ مرحوم نہایت ہی افسردہ دل
اور پریشان خاطر ہوئے چنانچہ ایک مثنوی لکھی اوسکے اشعار مین برابر
اہل عظیم آباد کی شکایت ہے اوسکے چند شعر سنو۔

یہہ پٹنا عجب دلکشا شہر تھا	طلسمات تھا واہ کیا شہر تھا
تھے صدق و صفا پیشہ اسکی مقیم	طریق وفا پر بہت مستقیم
فریبی منافق ریائی نہ تھے	کہ اہل وفا تھے دغائی نہ تھے
اب اس شہر کا طور ہی اور ہے	مقیمون کا اسکے برا طور ہے
ہوا نیتون مین بڑا ہی فساد	کجی طبع مین آئی حد سے زیاد
ہین ازبسکہ سرگرم اعمال بد	ہمہ کین ہین بالکل ہین بغض و حسد

کوئی اسمین غماز و نمّام ہے	کسی کا سخن چینی ہی کام ہے
لڑا دینے کا ہے مہیا کوئی	کھڑا دیکھتا ہے تماشا کوئی

اِس دفعہ کچھہ تو حاسدونکی سخت کلامیون اور کچھہ شعرائے دہلی کے شوق ملاقات نے پھر انکو وطن مالوف سے نکالا لیکن دہلی کا ورق زمانہ اولٹ چکا تھا میر و مرزا بھی وطن سے مُنہہ موڑ کر لکھنؤ مین آبسے تھے شیخصاحب بھی وہین پہونچے تقی میر کی ملاقات کا حد سے اشتیاق تھا پوچھتے پوچھتے اونکے دروازہ پر پہونچے یہہ وہ زمانہ ہے کہ میر صاحب اہل دنیا سے متنفر ہو کر گوشہ قناعت مین بیٹھہ چکے ہین دروازہ طلب و تعلقات بند کر چکے ہین شیخصاحب گھڑیون دروازہ پر کھڑے رہے اتفاقاً کوئی عورت گھر سے باہر نکلی شیخصاحب کے طرز لباس سے سمجھہ گئی کہ یہہ شخص ضرور کوئی پردیسی ہے نہ اہل لکھنؤ کی سی تراش خراش ہے نہ نئی قسم کا نکھار۔ پوچھا تم کون ہو اور کیا مطلب رکھتے ہو کہانسے آنا ہوا کسکی ملاقات چاہتے ہو۔ انہون نے کہا کہ عظیم آباد میرا وطن ہے اور میر صاحب کی ملاقات کے لیئے آیا ہون۔ میر صاحب کا نک چڑہاپن اور علی الخصوص اوس زمانہ مین حد سے زیادہ بڑہا ہوا تھا وہ عورت

ہنسی اور کہا کہ خیر مین ذکر کر دونگی مگر اونکا آنا مشکل ہے وہ تو یہہ کہکر چلی گئی اور یہہ مایوس ہوکر سوچنے لگے کہ اب ملاقات کس ذریعہ سے کرون اتنے مین پھر وہ باہر آئی اور کہا کہ مینے تمہارا ذکر کیا تھا اونھون نے کہا ب مجھے فرصت نہین لیکن اتنا پوچھا کہ وہ کون ہین اور مجھے کیون ستاتے ہین دوات قلم تو وہان تھا نہین حضرت نے ایک ٹھیکری اوٹھا کر یہہ مطلع لکھا اور اوس عورت سے کہا اسے پہونچا دو ؎ خاک ہون پر طوطیا ہون چشم مہر و ماہ کا + آنکھہ والا رتبہ سمجھے مجھہ غبار راہ کا + قدردانی اسے کہتے ہین کہ میر صاحب فوراً گھر سے نکل آئے اور راسخ مرحوم کو گلے سے لگا کر ارشاد فرمایا کہ بھئی مزاج مبارک کہان سے آتے ہو اور کیون مجھہ فقیر کو سرفراز کیا شیخصاحب نے اپنا ماجرا کہہ سنایا دروازے مین بوریا بچھایا گیا اور میر صاحب کی اجازت پاکر انھون نے جابجا سے اپنے دیوان کی غزلین پڑہین میر صاحب خوش ہوئے اور فرمایا کہ تمہارے کلام ایسے ہین گویا مین دیکھہ چکا ہون کسی جگہہ اصلاح کی ضرورت نہین دیکھتا جب انھون نے بہت اصرار کیا کہ قبلہ و کعبہ اپنے قلم سے کسی شعر کو ضرور بنا دیجئے کہ مدت العمر میرے فخر کا سبب ہو تب اس مطلع پر اصلاح دی ۔

مرتے دم اونکا ذکر جب آیا زبان پر	نیند آگئی ہمین تب اسی داستان پر
تا خواب مرگ ذکر تھا اونکا زبان پر	نیند آگئی ہمین تو اسی داستان پر

بعض تذکرون مین لکھا ہے کہ میرزا رفیع سودا سے اصلاح لینے گئے لیکن مینے اپنے بزرگون سے یون ہی سُنا ہے ہان میرزا کی ملاقات اِنسے مشاعرہ مین ہوئی چنانچہ اونھون نے اپنا یہہ مطلع اونکے سامنے پڑہا۔

ہوئے ہین ہم ضعیف اب دیدنی رونا ہمارا ہے
پلک پر اپنی آنسو صبح پیری کا ستارا ہے

میرزا نے اوٹھکر گلے سے لگا لیا خیر جو کچھہ ہو مگر دونون صورتون مین شیخصاحب کی ذی کمالی ہی ثابت ہوتی ہے اِسکے علاوہ جابجا غزل کے مقطعون مین میر صاحب کی شاگردی کا دعوا کر رہے ہین جیسے شعر

ہین میر گذشتہ کے بدل حضرت راسخ	اب اِنکو سلامت رکھے اللہ تعالے

ایک جگہہ صاف فرماتے ہین ع راسخ کو ہے میر سے تلمذ۔ یہہ فیض ہے اونکی تربیت کا + کسی مقام پر اُستاد سے بڑھہ بھی گئے ہین دیکھو یہہ شعر

نظیری اور شفائی کا ہے بدل راسخ	یہہ اوسکا فخر نہین گر نظیر میر ہوا

اگرچہ سات برس لکھنؤ مین رہے اور ایک مثنوی بھی مسمے بہ کشش عشق

سعادت علیخان بہادر کے نذر کی مگر کچھہ رنگ نہ جما وہان سے دہلی پہونچے
جب لکھنؤ مین کچھہ نہ ہوا تو دہلی مین کیا دہرا تھا دو چار برس ادھر بھی
پریشان پھرے غازی الدین حیدر کے زمانہ مین پھر لکھنؤ آئے ایک مثنوی
مسمے بہ حسن عشق انکے نام سے موزون کی مگر اب شریعت نے رنگ ہی
بدل دیا تھا تصوّف کے نام سے لوگ چڑتے تھے اور انکے ہر شعر اسی
رنگ مین رنگے ہوئے تھے اوسنے بھی کام نہ کیا وار خالی گیا۔ ۱۲۲۵ھ ہجری
مین عظیم آباد پہونچے یہان سے پھر پورب کی دُہن بندہی مونگیر بھاگلپور
مرشدآباد غرض ان نامی مقامون مین مقام کرتے ہوئے کلکتہ پہونچے
دارالسلطنت کے ہونیسے کلکتے مین بھی اس فن کے چند بنیا کار جمع
ہوگئے تھے اس عزیز مہمان کو اون لائق میزبانون نے گوشۂ دل مین
جگہہ دی شعر کی صحبتین گرم ہوئین اور شیخصاحب نے خوب خوب طبیعت
آزمائیان کین اوس زمانے مین قاضی سراج الدین علیخان کلکتے مین قاضی القضاۃ
اور مولوی راشد مفتی تھے ان دونون آدمیون نے شیخصاحب کو اپنے
دامن دولت کا سہارا دیکر چند دنون روک رکھا کسی مشاعرہ مین ایک
شخص مسافر تخلص بھی پہونچ گیا معلوم نہین اوسکو اہل مشاعرہ سے

کیا صدمہ پہونچا کہ اوسنے مشاعرہ کے ہجو مین بزبان فارسی ایک غزل لکھی شیخصاحب کو بُرا معلوم ہوا آپنے اوسکی غزل پر مصرعے لگائے کہ وہ ہجو خود اوسکی شان مین ہوگئی اوسکے چند شعر یہان لکھے جاتے ہین اسمین شک نہین کہ مسافر نے جو کچھہ کہا ہے اوسکو شہرت عام نہ ہوتی اگر شیخصاحب اوسپر مصرعے نہ لگاتے ـ

اے ننگ رتبہ جہلا ئے مشاعرہ		تو ہووے روکش فضلا ئے مشاعرہ
تو اور یون کہے ہے بجاے مشاعرہ		دیدیم مجمع کبرا ے مشاعرہ

کم نیست از مکابرہ جاے مشاعرہ

ہے وسعت سخن سے تجھے آگہی کہان		نے قافئے کا علم تجھے نے عروض ان
ہے دال تیرے جہل پہ تیرا یہہ قول ہان		مرکب جہاندہ اند بہایم سر بزنان

در تنگنا ئے قافیہ ہاے مشاعرہ

طفلان نے سوار کا تو اے ذلیل وخوار		بازیچہ بنگیا ہے زہے عزت و وقار
کہتا ہے اِس وقار پہ اے ننگ ننگ و عار		بر پاے می جہند چو طفلان نے سوار

پیران بوالہوس بہ ہواے مشاعرہ

انسانیت سے بہرہ تجھے حیف کچھ نہین		وہ شخص ہے جو فاضل و ہم شاعر متین

کہتا ہے اوسکے حق مین اپنے تو حاسد لعین		آن بوم دین کہ شد متخلص بہ بوالمدین
	چون زاغ می پرد بہوائے مشاعرہ	

یہہ تو معلوم نہین کہ شیخصاحب کس سنہ مین کلکتے تشریف لیگئے تھے اور کتنے دنون وہان رہے مگر سنہ ۱۲۲۲ ہجری مین پھر وطن مالوف مین تشریف لائے پچاس برس کی عمر ہو چکی تھی اور تصوّف کے خیال نے استغنا بھی دیدی تھی بقدر ما یحتاج لوگ سلوک بھی کرنے لگے تھے اور سفر کی مصیبتون سے دل تنگ بھی ہو گیا تھا اِس دفعہ جو آئے تو وطن سے پھر قدم نہ نکالا یہانتک کہ پیر کے دِن جمادی الثانی کی تیسوین تاریخ سنہ ۱۲۳۸ ہجری مین چھتر برس کی عمر پاکر سفر آخرت اختیار کیا

کلام کی تعداد

اِنکے کل کلام قریب نو ہزار سطرون مین ہین ۲۲ – ۲۶ کاغذ کے صفحون پر جنمین سے دیوان مین قصائد ملاکر چار ہزار کے قریب شعر ہین اور چار پانچ سو شعرون مین رباعیان خمسے فردین مرثئے ہین اور باقی اشعار مثنوی کے ہین ۔ تیرہ مثنویان انکے کلیات مین مینے دیکھین جنمین

مثنوی ناز و نیاز نہایت مشہور و معروف مثنوی ہے چند بار چھپ بھی گئی ہے اور ہر جگہہ ملتی ہے۔

کلام کا انداز

سارے کلیات کو دیکھہ جاؤ تو یہی معلوم ہوگا کہ ہر جگہہ بندش مین ترکیب معنی مین لفظونکی ساخت مین میر تقی مرحوم کی ہُو بہُو تقلید کر رہے ہین لیکن فرق اتنا ہے کہ میر صاحب کا مزہ دار چبوڑا ہے وہ کبھی کبھی بتان بازار کی سیر بھی کر لیتے ہین اور اونکی طبیعت کا سوز و گداز بعض موقعون مین عشق ظاہری کی بدولت بھی معلوم ہوتا ہے لیکن شیخصاحب کی تمام ہمت تصوفانہ مضمون کیطرف جھکی ہوئی ہے اگرچہ انکی غزلین میر صاحب کی غزلون سے پست اور کم ہین اور نہ اوس افراط سے عمدہ مضمون اوسمین پیدا کیئے ہین لیکن تیرہ مثنویون مین وہ بلا کے عاشقانہ شعر کہے ہین اور ایسے کہے ہین کہ اوس سے زیادہ سوز و گداز کے مضمون پیدا کرنا مشکل ہی مشکل ہے۔ مکتوب شوق ایک مثنوی بطور نامے کے لکھی ہے اور ایسی لکھی ہے کہ ابتک اوسکا جواب نہ ہوا اوسکے اشعار سنو۔

شب لگ کے گلے میرے بلا فصل　　روئی تا صبح حسرتِ وصل
دشمن ہوئی میرے جی کی ہیہات　　افزودنی خواہشِ ملاقات
گھٹنے لگی ہائے طاقتِ صبر　　پہونچی نزدیک رخصتِ صبر
اشکون نے کہ جنکا دِل تھا مسکن　　پھیلائے پانون تا بہ دامن
دریا بہا آنکھ سے لہو کا　　ٹپکا خون ہو دِل آرزو کا
بیتابی نے بسکہ سر اوٹھایا　　سینے سے جگر لبون تک آیا
تھا یہہ دِل داغ داغ کا حال　　ہو بادہ مین جون چراغ کا حال
ہر لحظہ وصال کی تمنا　　کہتی تھی ہوکے ناشکیبا
اب حال اپنا بہت ہے تغییر　　کرنا ہے مین اوسکو جلد تحریر
مینے بھی جو خوب سا کیا غور　　تدبیر نہ سوجھی اِس سوا اور
اوس سست وفا کو اپنے نامہ　　لیکر ہاتھون مین مینے خامہ
یون ہائے لکھا کہ جان عاشق　　روحِ تنِ ناتوان عاشق
کردی زمن آنچنان فراموش　　کز قالب مردہ جان فراموش

اوسی نامے کے قطعہ مین فرماتے ہین

جسم لاغر سے جان جب آہ　　عزم رفتن کرے ہے تب آہ

ایک جھوٹھی نوید وصل دون ہون	یعنے بفریب روک لون ہون
تم جھوٹ کو میرے سچ بناؤ	بچ جائے ہے جی جواب بھی آؤ
ورمر جاؤنگا مین دلریش	کب تک یہہ فریب جائیگا پیش

(قدرت ایجاد الفاظ)

یہہ مضمون بھی کسیقدر بحث طلب ہے کہ آیا ہر زمانے اور ہر طبقے مین موجد الفاظ جدید یا نئے محاورونکا گڑھنے والا ایک ہی شاعر خواہ انشا نگار ہوتا آیا ہے یا ایک وقت مین کئی کئی ایسے ہو گذرے ہین ولی سے لیکر ذوق۔ غالب۔ ناسخ۔ آتش۔ تک دیکھہ جاؤ تمکو کوئی ایسا خاص شاعر نہین ملیگا جو افراط سے غیر زبان کے محاورونکو خوبصورت ترکیب دیکر اپنے محاورہ مین لے آیا ہو ہم ہر طبقے کے شعرا کے کلام کو جب بنظر غور دیکھتے ہین تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ اکثر جتنے نئے الفاظ یا محاورے ایک کے کلام مین ہین اوسیطرح دوسرے کے کلام مین بھی ہین فرق اتنا ہے کہ کوئی اوسکو خوبصورت ترکیب مین لے آیا کہ دوسرے کی بندش اوسکے مقابلے مین بھدی اور نادرست معلوم ہونے لگی تقی میر اور میرزا رفیع السودا کے کلیات کو دیکھہ جاؤ اور اونہین کے

ہمعصر فدوی۔ حیدری وغیرہ وغیرہ کے کلام سُنو تو صاف معلوم ہوجائیگا کہ جو تصرفات ایک نے کیئے ہین وہ دوسرے نے بھی کیئے اور تماشا یہہ ہے کہ اوس طبقے کے اوپر کے شعرا مین وہ تصرفات نہین ملتے جبکہ ہم ایک ہی زمانہ کے چند شاعرون مین ایک ہی قسم کے تصرفات پاتے ہین تو کیونکر کہدین کہ فلان محاورہ فلان شاعر کا خاص ایجادی ہے جب تک کہ ہمارے ہاتھ مین کوئی عمدہ دلیل نہو۔

میر و میرزا کے تصرفات ایسے ملے جلے ہین کہ منصف مزاج یہہ نہین کہہ سکتا کہ میرزا کو ایجاد الفاظ مین میر پر یا میر کو مرزا پر ترجیح ہے بلاشبہہ یہہ بات ضرور میر انیس مرحوم کے کلام کو حاصل ہے کیونکہ اکثر تصرفات اور قدرت ایجاد الفاظ اونمین ایسی تھی کہ کسی شاعر مین پائی نہین جاتی اونکے وقت کے سب شاعرونکے کلام جمع کر کے دیکھہ جاؤ اونکے اختراعی الفاظ اوس ترکیب کے ساتھہ کہین نہ ملینگے۔ دو غزلین بھی راسخ مرحوم کی سُن لو۔

نگران کبھو نہ یہہ جانب رخِ دلفریب پری رہی

مری چشم تا نگہہ پسین تری محو جلوہ گری رہی

میرے پاس جنس ہنر تو تھی وے بود و باش تھی تیری ہان
کہ متاع بیش بہا سدا جہان جنس بے ہنری رہی

نہین ہوش والون سے کچھ حسد مجھے رشک ہے تو اونہون پہ ہے
جنہین تیرے جلوہ کے سامنے میری طرح بیخبری رہی

جگر اور دل سبھی رکھتے تھے وے ہو سکا نہ کوئی طرف
ہدف اسکے ناوک ظلم کی میری طرح بے خبری رہی

یہہ جواب ہے آخر عاشقی کبھو ہوش ہے کبھو رفتگی
نہ وہ گریۂ دل شب رہا نہ وہ زاری سحری رہی

مجھے سونپ داغ فراق دیے ہوئے ایسے جدا کہ نہ پھر ملے
میرے دل مین تا دم واپسین وہ امانت اونکی دہری رہی

نہ تھی چشم راسخ خستہ دل کبھو خالی اشک سے دوستان
شب و روز جام پر آبکی روش آنسوؤن سے بھری رہی

ہمین تحریک آہ سرد نے اکثر رلایا ہے
ہوئے برسون کہ میخانہ مین پگڑی اٹکی ہے اپنی
بڑا طوفان اب یہہ ہے کہ آنسو ہی نہین تھمتے

چلی ہے جب یہہ ٹھنڈی باد تب سینہ خوب آیا ہے
سر عریان کو وہانکا سایۂ دیوار بھایا ہے
اس افراط بکا نے ہاے ہمکو تو ڈبایا ہے

دل تنگ اپنا وسعت کتنی رکھتا ہے یہہ کیا جانون
پر اتنا جانتا ہون نہین کہ تو اسمین سمایا ہے

در آئے دلمین بندے کے تم آنکھون کے ملاتے ہی
یہہ اعجوبہ ہنر صاحب تمہین کسنے سکھایا ہے

خوش آمد کی تو نوبت اپنی انسے یہانتک پہونچی
کہ اک ٹھوکر کی خاطر پاؤن بھی سون دیتا ہے

مبارک ہو تمہین چاہت بہت ارمان تھا اسکا
سنا ہی ہمنے راسخ جی کہین تمنے لگایا ہے

سید شاہ الفت حسین فریاد

شاہ صاحب مرحوم سنہ ۱۸۳۰ء مین پیدا ہوئے موضع اساس دیوہرہ ضلع گیا انکا مولد اور سید شاہ نور الحسن خلف شاہ محب اللہ انکے والد ماجد تھے شاہ کلب علی کے (جنکے بھائی شاہ کمال علی کامل مشہور ہے) نواسے تھے انکے خاندان مین امارت و فقیری ساتھ ساتھ رہی ہے شاہ صاحب باپ کے مرنیکے بعد سترہ برس کی عمر مین عظیم آباد اپنے نانا کے گھر آکر رہے ایک تو ذہن و ذکا خداداد تھا اوسپر باکمالون کا ساتھ ہوا تھوڑے دنون مین استعداد کے ساتھ شاعری کی رونق بڑھنے لگی انکے خاندان کا ادب و لحاظ ہر شخص کرتا تھا اوسپر انکی ذاتی تہذیب اور خلقی خُلق نے روز بروز ترقی کی آخر اوسوقت کے امرا بھی شاہ صاحب سے بہ ارادت پیش آنے لگے جن امیرونکی صحبت مین حقہ کا نام لینا گناہ تھا

وہان شاہ صاحب کا پیچوان زینت مجلس سمجھا جاتا تھا۔
کتب بینی کا شوق اس مرتبہ بڑھا ہوا تھا کہ ستہ ضروریہ پر کبھی کبھی مقدم ہوجاتا تھا صحبتون مین دو چار باتین کین اور کتاب دیکھنے لگے یہہ اونکی عادت مین داخل ہوگیا تھا۔ تاریخ کی جسقدر اردو فارسی کتابین مشہور ہین سب کے مضامین اونکو ورد زبان تھے۔ سلطنتون کے سلسلہ درسلسلہ حالات یون بیان کرتے تھے گویا اونکی آنکھونکے سامنے گذرے ہین ہندوستان کے نامی خاندانون کے حسب و نسب سے تمامتر واقف تھے غرض مورخی کے فن جمع و توفیق پر اونکو پورا عبور تھا۔
فارسی زبان سے طبعی موافقت تھی اسیلئے اس زبان مین تھوڑی سی محنت کرکے پوری دستگاہ حاصل کرلی ایک تو زبان کی نمکینی دوسرے برشتہ دلی کی چاشنی اسیلئے انکے کلام کا ذائقہ فارسی جاننے والونکو ازحد پسند تھا غزل گوئی مین اکثر سعدی اور بابا فغانی کے درد بھرے شعرونکو پسند کرتے تھے اور قصیدہ مین خاقانی و انوری کو مثنویون مین بوستان کی بہار ایسی آنکھون مین کھپ گئی تھی کہ اوسکی تر و تازگی کے آگے کوئی رنگ اونکو مطبوع ہی نہ تھا۔

پڑھنے کے بعد پڑھانے کے شوق نے اکثر امیرزادونکو شاگرد بنا دیا
سنہ ۱۸۳۲ع مین پہلے پہل انگریزون کی ترغیب سے اسکول قائم ہوا
شاہ صاحب حسب فرمایش و فہمایش گلفٹ صاحب کے مدرس
فارسی زبان کے مقرر ہوئے اور چند برس یون بسر کی فرخ سیر کے زمانہ مین
مدد معاش ان کے بزرگون کو بھی ملی تھی انکے زمانہ تک خاندان کے
سب لوگ اوسی سے پرورش پاتے رہے بے خبری سے کچھہ تو ضبط
سرکار ہوگیا اور باقی حصہ ملکی بلفیا مین جو رہگیا تھا شاہ صاحب نے
اپنی ماموں زاد بہن کو لکھدیا۔

ترقی جاہ و دولت کے خیال سے شاہ صاحب نے
ہوگلی اور کلکتہ کا سفر اختیار کیا۔ اثنائے راہ مین مرشدآباد
تھا وہان کے دو ایک دن کے قیام نے نواب احمد علیخان سے
ملوادیا شاہ صاحب کی لیاقت دیکھکر اونہون نے ٹارن صاحب
رزیڈنٹ سے تذکرہ کیا۔ ٹارن صاحب انکے شاگرد ہوگئے
اس وسیلہ سے مرشدزادونکی اتالیقی پر بحال ہوئے تین برس تک
اس خدمت کو ایسا انجام دیا کہ نظامت کی طرف سے
سفیر ہوکر کلکتہ پہونچے کچھہ دنون اس خدمت کا بھی مزا چکھا
آخرکار نظامت کی بے توجہی اور اپنی نازک مزاجی سے استعفا دیکر کلکتہ ہی مین

تیس برس گذار دئے وہان شاہ صاحب نے ایک رئیس زادی سے
عقد کر لیا تھا جب اونہون نے انتقال کیا تو عظیم آباد مین آئے اپنے
آنے سے کچھہ دنون پہلے اتنے روپے جمع تھے کہ اوسی سے اوقات
بسر ہو جاتی مگر افسوس ہے کہ بعض وجوہات سے وہ روپے بھی
تلف ہو گئے اور کہین سے بسر اوقات کا کچھہ ٹھکانا نہ رہا ستہتر برس کی
عمر مین یہہ حادثہ سخت جانکاہ تھا - مگر نواب سید ولایت علی خان صاحب بہادر
سی آئی ای کی بدولت باقی ایام زندگی اوسی آرام اور عزت سے بسر ہو گئے
شاہ صاحب شروع عمر سے صوفی مذہب تھے کبھی کوئی فعل سنیون کیطرح
کر جاتے تھے کبھی شیعون کی وضع پر مگر آخر عمر مین اظہار تشیع کر کے
بحسب وصیت اسی مذہب کے طریقہ پر مدفون بھی ہوئے -

میانہ قد گندم رنگ دُبلے پتلے آدمی تھے ترکیب لباس مین
سادگی کے ساتھہ متانت بھی تھی جاڑون مین اکثر عجمی قبا
اور کمرخی کار چوبی ٹوپی زیب سر رہتی گرمیون مین رنگین
دوپٹہ سر مین لپیٹا رہتا تھا - دائمی امراض کی شکائتین
شروع شباب سے آخر عمر تک زبان کی مصاحب رہین
یہان تک کہ ستتر برس کی عمر پاکر ۱۸۸۱ء مین انتقال کیا
اور ذوالفقار باغ مین مدفون ہوئے -

زادہ ہائے طبع اگر جمع کئے جاتے تو شاید ہماری اس کتاب کے
پورے ایک ورق مین اون کے نامون کی فہرست ہوتی
مگر افسوس ہے کہ عظیم آباد سے جب کلکتہ گئے تو اپنے
کل کلام ناقدر عورتون کو دے گئے کچھہ تو یون ضائع ہوگئے
کچھہ چوری گئے کچھہ شاگردون کے نامزد کئے آخر عمر مین
جو کچھہ چھوڑ گئے وہ یہہ ہین مثنوی دبستان اخلاق —
مثنوی روضۃ المعانی — مثنوی گنجینۂ عشق اور اور ناتمام
چھہ سات مثنویان اور ایک فارسی غزلون کا دیوان
اور دس بارہ فارسی کے قصیدے — ایک اردو کی
مثنوی طلسم جہان اور ایک اردو کا قصیدہ ان باقیماندہ
تصنیفون مین بھی صرف دو تین قصیدے اور ایک
مثنوی دبستان اخلاق چھپ گئی ہے باقی والسلام —
ایک دفعہ کلکتہ مین آگ لگ کر بہت سے تصانیف
جل گئے اون مین ایک اردو کا دیوان بھی تھا —
اوسکے اشعار کبھی کبھی حسرت وغم کے وقت پڑھکر
اپنے ساتھہ دوسرون کو بھی رولا دیتے تھے مجھے
افسوس ہے کہ اوس دیوان کی ایک غزل بھی

پوری ہمارے ہاتھہ نہ آئی —
بابو مہدی بخش تسلیم تخلص کو بخیال خود حضرت مرحوم نے ناسخ کے مقابلہ کے لئے تیار کیا تھا اور حق یون ہے کہ اس انداز مین بابو صاحب نے خوب خوب طبیعت آزمائیان کین لیکن لکھنو جانا نصیب نہوا تھا کہ عدم کا سفر پیش آیا — نواب امیر علیخان بہادر وزیر السلطان جناب شاہ صاحب کے شاگرد تھے امیر نامہ وزیر نامہ وغیرہ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ کس رتبہ کے شاعر تھے شاہ صاحب نے شباب کی مشق مین جو غزلین فرمائی تہین اونمین کی دو غزلین یاد ہین اوسکو لکھے دیتا ہون —

غزل

صبح ازل سے دلکو غم ہجر یار تھا
مجکو طلوع نشۂ ہستی خمار تھا

گرداب بحر عشق کی تاثیر کیا کہون
ڈوبا جو اس بھنور مین وہ دریا کے پار تھا

انسان کو چشم کم سے نہ دیکھو اگرچہ خاک
یہہ ذرہ آفتاب کا آئینہ دار تھا

افتادگی کے ساتھ نبہا یا کسیکو یان
یہہ قافلہ سمند ہوا پر سوار تھا

خون ہوگئے دل عبث غم دوری سے بہ گیا
یہہ آبلہ تو زیب کف پائے یار تھا

اوس خال عنبرین نے بڑھایا جو داغ دل
کافور میرے زخم کا مشک تتار تھا

فریاد حال زار شب ہجر کیا کہون
دلکو طپیدگی تھی جگر کو فشار تھا

غزل

ہم ہونکے نقش پا کا ہم اثر پاتے نہین
آہ اپنے قافلہ کی کچھ خبر پاتے نہین

جلوۂ ظاہر سے رتبہ بے ہنر پاتے نہین
قطرۂ شبنم کو ہم سلک گہر پاتے نہین

صدمۂ اندوہ سے شاید کلیجہ پھٹ گیا
آج ہم وہ لذت درد جگر پاتے نہین

خاک مین بھی تیرے دکھ دیتے ہی غوغاے حشر
کیا مصیبت ہے کہ سونے نیند بھر پاتے نہین

بادیہ ہے ہولناک اور منزل مقصد ہے دور
کس سے جی بہلائین کوئی ہمسفر پاتے نہین

بیکسی اپنے شہید ناز کی ہم سے نہ پوچھ
جسکے ماتم مین کسیکو نوحہ گر پاتے نہین

کیا کوئی پھل پائیگا فریاد نخل عشق سے
جز گل داغ جگر جسکا ثمر پاتے نہین

(صوبہ بہار کے اگلے شرفا)

ساتھہ ان تمام شعرا کے حالات کے جبکو تم اوپر پڑھہ گئے صوبہ بہار کے عام فصحا کی کیفیت سنو جنکے محاورون کی تراش خراش اور لہجون کے لقلقے بینا کارون کو دہوکھے مین ڈالتے تھے سارے اُمرا و شرفا بلکہ عورتون کی بھی ویسی ہی زبانین تھین جیسی کہ اوسوقت علی العموم دہلی مین رائج تھین گو کہ ہم اوسکا کوئی عمدہ نمونہ تمکو نہ دِکھا سکین تاہم تیس ۳۰ برس قبل جو سن رسیدہ اور بوڈھے لوگ ہماری نظر سے گذر گئے ہین اونکی بات چیت کا طریقہ اور نشست برخاست کا اندازہ ہی جُدا گانہ تھا اگرچہ میری عمر ایسی پوری نہین ہے کہ اون کُل اگلے مقدس مہذب شرفا کے نام نامی اِس جگہہ مندرج کردون لیکن اگر میری یاد مین غلطی نہ ہو تو مینے چند ایسے اُمرا اور شرفا کو بات چیت کرتے سُنا ہے جنکی فصاحت تقریر کتاب مین لکھدینے کے قابل ہے ان تمام برگزیدہ لوگون کے پہلے نام نامی جناب شاہ الفت حسین صاحب موسوی فریاد تخلص کا لکھنا ضرور ہے جنکا ذکر خیر و حالات تصانیف تم اگلے ورقون مین پڑھہ چکے ہو مینے مختلف صحبتون مین گھنٹون

باتین کرتے ہوئے اون مرحوم کو سُنا ہے زبان کی ترکیب اور لب ولہجہ کی ساخت کچھ عجب ہی انداز رکھتی تھی گنوار کا بھی دل یہی چاہتا تھا کہ پہرون اونکی عمدہ تقریر کو سُنے جائے جناب مرحوم چالیس برس کے بعد بنگالہ سے پھرے تھے لیکن جو زبان کہ اپنے ساتھ لیتے گئے تھے اوسکو اوسیطرح اچھوتا ساتھ لیتے آئے لوگونکو اونکی زباندانی پر ایک حیرت تھی اور وہ لوگون کی ساخت تقریر کے چالیس ہی برس مین بدل جانے سے جُدا متحیر تھے -

نواب جعفر حسن خانصاحب	میر نادر علی صاحب	نواب مہدی علیخانصاحب
میر نواب مرحوم مہدی	جلال الدین حسین خان مرحوم	خواجہ محمد کاظم خانصاحب
حاجی میر بہادر علیصاحب	مولوی آغا محمد صاحب	میر امیر جانصاحب ذاکر
میر احمد صاحب مرثیہ خوان	ناظر میر وزیر علی عبرتی	میر تصدق حسین صاحب نظمی

اِن تمام (جنت نصیب) بزرگونکو فصاحت و بلاغت کا مخزن کہنا زیبا ہے اور قیاس بھی اسیکو مقتضی ہے کہ اِنکے علاوہ اوسوقت کے سب شرفا ایک طرحکے محاورے ضرور بولتے ہونگے اِس زمانہ کی خوش نصیبی سے اب بھی اون بزرگون کے عمدہ یادگار دو تین بزرگوار زندہ وسلامت ہین

جو محاورۂ پٹنہ کے شبستان کے چراغ ہین -

نواب سید ولایت علیخانصاحب سی - آئی - ای - نواب مہدی علیخانصاحب مہدی - نواب یوسف علیخانصاحب - آغا محمد حسین خانصاحب - مولوی محمد سعید صاحب حسرت وغیرہ وغیرہ بزرگوار -

علاوہ اِس عزت کے جو پٹنہ کو اِن عمدہ بزرگونسے حاصل ہی ہمارے زمانہ کے معزز خاندانی چند شرفا بھی ایسے ہین جنہون نے عمدہ محاورون کے استعمال کرنیکی عزت قدر حاصل کی ہے اونکے تمام محاورے اور لب و لہجہ قابل سراہنے کے ہین بشرطیکہ کسیقدر ٹھہر کر باتونکو سمجھہ بوجھکر بولا کرین اور یہہ خیال رکھین کہ ہمارے اگلے بزرگ کن لفظونکو کیونکر بولا کرتے تھے یا بولتے ہین اور بزرگون مین بھی ایسے بزرگ جنکو اتفاق اہل علم و شعرا کی صحبتون مین شریک رہنے کا زیادہ ہوا ہے اور اونھین خود بھی اسکی جانب توجہ رہی ہے نہ ایسونکی تقلید کہ جو بالکل بے سروپا ہین اور فصیح محاورونکا تو ذکر کیا ہے مذکر و مونث مین بھی امتیاز نہین کرتے جب ہمارے شہر کے قدیم خاندان کے شرفازادے یون خیال رکھینگے تو ضرور محاورونکی خرابیان رفتہ رفتہ دفع ہو سکتی ہین لیکن مثل مشہور ہے کہ شبنم سے پیاس نہین بجھہ سکتی - یہہ چند گنتی کے فصحا

حاشیہ از صفحہ ۱۰۲ تا صفحہ ۱۰۴

نواب جعفر حسن خانصاحب فیض تخلص اس نامی گرامی باکمال کا تخلص فیض اور سنگی دالان عظیم آباد مسکن نواب عبد اللہ خان مرحوم کے (جنکا ذکر خیر بتقریب صوبہ داری فخر الدولہ و روشن الدولہ صوبہ داران بہار تاریخون مین ملتا ہے) خاندان سے تھے اکثر فنون مین مہارت رکھتے تھے طب مین بھی دخل کامل تھا خط شفیعا کے استاد بے بدل تھے شاعری مین اپنے وقت کے مسلم الثبوت مانے جاتے تھے اِن مرحوم کے جوہر ذاتی کو خلقی متانت و بردباری و انکساری نے ایسا کچھ فروغ بخشا تھا کہ امیرون سے لیکر غریبون تک اِنکے حُسن اخلاق اور تہذیب آداب و کمالات کے قائل تھے عہد شباب مین لکھنؤ جاکر میان مصحفی کے شاگرد ہوئے اور مشق سخن کو درجۂ قابلیّت تک پہونچایا زبان بہت شستہ و رفتہ تھی غزلون مین ایک طرح کا مذاق خاص تھا جسکا ذائقہ جوانون سے لیکر بوڈھون تک کو تڑپا دیتا تھا غزلون کے پڑھنے کا انداز ایسا تھا کہ سُننے والے محو ہو جاتے تھے ایک ہی ترکیب اور ایک ہی وضع سے اپنی بسر کی معاش کی آمدنی کو ایسے سلیقہ سے صرف کرتے تھے کہ اونکے خوان فیض سے بہتیرے غریب دوست آشنا فیضیاب ہوتے نواب مہدی علی خانصاحب مہدی تخلص آپکے خلف الرشید اور حقیقتاً جمیع کمالات مین اپنے پدر مرحوم کے یادگار رہین خداوند عالم اُون مرحوم کے حقیقی فیض کو اونکے خاندان مین جاری رکھے نواب صاحب کے ہم مشاعرہ جناب حکیم الحکما حکیم ابو الحسن صاحب تھے جنکا زمانہ ہماری یاد سے کسی قدر پہلے ہے مگر اونکی حذاقت اور اونکی متانت بوڑھے لوگونکو اسقدر یاد ہے کہ گویا آنکھون سے دیکھ رہا ہون حکیم صاحب کو تمام امراے شہر بہ ریاست و بزرگی مانتے تھے **خواجہ محمد کاظم** مرحوم شفا تخلص کو مولوی نجف علی مرحوم وغیرہ وغیرہ علما کے اثر صحبت نے صرف مایۂ اندوز علم ہی نہین بنایا تھا بلکہ آپ افتادہ مزاجی اور نیک رفتاری مین بھی عدیم النظیر تھے اچھے اچھے عالم و فاضل آپکی صحبت کے متمنی اور آپکے اوصاف مین رطب اللسان تھے شروع مین جو وضع اختیار کی تا دم مرگ اوسکو نباہ دیا امرا و غربا دونون قسم کے آدمیون کے ساتھ ایک ہی طرح ملتے تھے اور تعظیم و تکریم مین ایک ذرہ فروگذاشت نکرتے تھے ان مرحوم کے دونون بھائی اگرچہ استعداد کو اِن مرحوم کی نہ پہونچے تھے لیکن اور تمام باتون مین خواجہ صاحب کے قدم بقدم تھے افسوس ہے کہ اب اِس

قطعے کے شرفا عظیم آباد مین دکھائی نہین دیتے خداوند عالم اونکو بہشت برین کرامت فرمائے

مولوی آغا محمد صاحب عجیب بن مرزا الٰہی بخش ایک مشہور عالم عظیم آبادی تھے ریاضیات و ہندسہ مین تکمیل مولوی غلام حسین صاحب مصنف جامع بہادر خانی سے کی تھی یون تو شاید ہی کوئی ایسا فن ہو جسمین مولوی صاحب ممدوح کو دستگاہ کامل نہو لیکن خاصکر ریاضیات مین یدطولے رکھتے تھے عربی زبان کے ادب اور انشا مین مہارت تھی مخارج حروف اور عربی لہجہ حضرت کا ایسا عمدہ تھا کہ اہل عرب مانتے تھے امامیہ مذہب کے فقہ واصول سے بھی بیخبر نہ تھے کم سنی مین بمقتضائے شباب جو کچھ کیا تھا اوسکا عوض جوانی سے لیکر ساٹھ پینسٹھ برس کی عمر تک ایسا ہی کیا صبر و قناعت زہد و ورع ان کل چیزون کے جامع تھے اس شہر مین مولوی رستم علی صاحب ایک زبردست فاضل اور پٹنہ زور کے نامی و گرامی شاگرد مولوی اشرف حسین صاحب معقولات مین آپکے استاد تھے آغا صاحب بلبل ہزار دستان فاضل ہمہ دان تھے جن لوگون نے اونہین دیکھا ہے اونکی تعریف کچھ اونہین کے دل سے پوچھئے مدتون برنج اسکول اور ہائی اسکول پٹنہ کے مدرس تھے۔

میر احمد صاحب مرثیہ خوانی کے شوق مین لکھنو گئے اوسوقت علی الخصوص اس فن کے جاننے اور برتنے والے دو ایک ایسے نامی گرامی تھے جنکے سامنے چراغ کسی کا جلنا مشکل تھا مگر میر صاحب کی آواز نے لحن داؤدی کا کام کیا متعصبون کا تعصب اور شیخی باز ونکی شیخی انکے سامنے دھری رہ گئی جسنے سنا کانون پر ہاتھ رکھا جو آیا ریجھ گیا میر علی صاحب مرحوم سلطان علیخان صاحب میر ذکی بھی لوگ وہان کے نامیون مین تھے میر صاحب بھی اوس مقام پر چوتھے شخص گنے گئے بڑی آن بان سے مدتون وہان گذاری انتزاع سلطنت کے بعد پھر اپنے وطن مالوف مین تشریف لائے نواب جعفر حسن خانصاحب مرحوم کے امام باڑے مین خوب خوب مجلسین ہوئین خوب خوب پڑھے آخر ایک سال کے بعد انتقال کیا +

میر وزیر علی صاحب مرحوم عبرتی تخلص بارھہ کے سید زادے تھے سن شعور مین عظیم آباد آکر راجہ پیارے لعل الفتی کے شاگرد ہوئے راجہ صاحب دہلی کے درباری اہل قلم تھے فارسی زبان مین مسلم الثبوت مانے جاتے تھے میر صاحب کو قواعد اسکے خوب بتائے اور تعلیم مین حد بھر کوشش کی ایک زمانے کے بعد فارسی انشا پردازی

مین ایسے نام برآوردہ ہوئے کہ سیکڑون امیر زادے انکی درسگاہ مین پہونچنے لگے شاگردون مین انکے دو چار نامی بھی ہوئے میر عبداللہ صاحب مرحوم کے خاندان مین سب لوگ انہین مانتے تھے نواب سہراب جنگ و نواب فیروز جنگ مرحومان نے بھی انسے پڑھا تھا راجہ مہیپت سنگھ مہاراجہ شتاب رائکے وارث نے بھی انسے پڑھا تھا اور بہت عزت کرتے تھے کچھ دنون میر صاحب نے صدر اعلائی مین نظارت بھی کی تصنیف سے ایک محبت خاص تھی سیکڑون چھوٹے بڑے رسالے لکھ ڈالے مگر افسوس ہے کہ وہ کل کتابین نہ چھپین اور ناقدردانیون کے عارضہ مین مبتلا ہوکر مرگئین + فارسی انشاپردازی مین اونکے قلم کا جواب دینے والا ایک نہ تھا نظم مین بھی اکمل تھے اونکے اکثر اشعار عذوبت و لطافت مین کسیطرح اساتذہ متقدمین سے کم نہین ہین حج لطیف و ظریف باوضع آدمی تھے ۱۲۸۵ھ ہجری یا ۱۲۸۶ھ ہجری مین لاولد انتقال کیا اونکے نامی شاگردون مین سید امیر جان صاحب فرقتی تخلص (بڑے بھائی حاجی سید نواب جان صاحب فی اکروزایر عظیم آبادی کے) اور لالہ بندا پرشاد + اور بہارے اوستاد مولوی شیخ آغا جان صاحب اور میر تصدق حسین صاحب نظمی - اور نواب سید ولایت حسین خانصاحب نصرتی عرف سید مہدی نواب صاحب و نواب سید محمد حسن خانصاحب فتنی و نواب سید محمد حسین خانصاحب ہجرتی اخلاف مرحوم نواب سید فرزند علیخانصاحب برادر بزرگ نواب حاجی سید ولایت علیخانصاحب بہادر سی - آئی - ای مشہور ہین میر صاحب کے ہم مشاعرہ اکثر زمانے مین یہہ حضرات تھے مرزا امان علی صاحب ذبیح (جوکہ ایک نامی شاعر اور میان مصحفی کے شاگرد تھے) مرزا غلام حسین صاحب قمر میر نواب مرحوم مہدوی نور وز علیخان یکتا خدا ان بزرگوارون کو جنت نصیب کرے -

تمام صوبہ بہار کو کیونکر درست کر سکتے ہین جب تک کہ عام خلقت کو
اِسطرف خیال نہو۔

عموماً بہا نکی زبان کے غیر فصیح ہوجانیکے بظاہر ایسے ایسے سبب ہین جن سے
قیاس کیا جاتا ہے کہ انہین اسباب نے محاورون کو روز بدِ دکھایا ہے
ازانجملہ عالی خاندان شرفائے بہار کا بے مایہ ہوجانا۔ یہہ بات
بھولنے کی نہین ہے کہ جس قوم کے سر پر بے دولتی اور افلاس کا
پڑھا جن سوار ہوجاتا ہے ۔ تھوڑے دلون مین تمام علم و ہنر اوسکے
خاک مین ملجاتے ہین نہ اوسکو موقع اچھے لوگون سے ملنے کا رہتا ہے
نہ مادہ خوض و فکر و اصلاح کا باقی رہتا ہے صوبہ بہار کے اکثر
عالی خاندان تباہ و دربدر خاک بسر ہو کر مٹ مٹا گئے اون ہرے بھرے
اور تراوت بخش پھولون پر رفتہ رفتہ خزان آگئی اور وہ چہکتے ہوئے
طوطی قفس آلام مین پھنس کر اپنی بولیان بھول بیٹھے پھر کیا تھا نہ تو
اونکو موقع تمیز و اصلاح زبان کا باقی رہا نہ زمانے نے اونکو فرصت
اچھے لوگون سے ملنے کی دی قاعدہ ہے کہ اہل دہات اہل شہر سے
فصاحت زبان اخذ کرتے ہین جب خود ہی اہل شہر مین مادہ باقی نرہا تو دوسرے

کیونکر فیضیاب ہو سکتے ہین ۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ افلاس جرائم
کی جڑ ہے جہان اور اور بہت سی خرابیان واقع ہو گئین وہان
زبان کا بھی ستیاناس ہو گیا اگر اکّا دُکّا کوئی ممیز صاحب غور
باقی بھی رہا تو اوسکی تقریر کے امتیاز کرنیکی بھی کسیکو فرصت نہ ملی
یا اگر فرصت ملی بھی تاہم بے پروائی سے اوسطرف خیال نہ کیا گیا
غرض چالیس برس مین طبقہ کے طبقہ کی زبان غیر فصیح ہو گئی اب[لہ]
جس سے سُنئے روٹی کہایا ۔ تکیہ رکھی ہوئی ہے ۔ چمچ ٹوٹی ہاتھی آئی
سر سے دہان[عہ] نکلتی ہے وغیرہ وغیرہ کی بے آہنگ صدائین نکل رہا ہے
جسکو سُنکر بدن مین پھریری سی آجاتی ہے ۔

پُرانے وقت کے بزرگون مین تہذیب زبان کے ساتھ تہذیب آداب
مجلس و نشست و برخاست و حفظ مراتب بھی ایسا تھا کہ ہمارے
شایستہ زمانے مین کوئی اوسکا برتنے والا کیسا جاننے والا بھی کم
دکھائی دیتا ہے ۔ بڑونکا لحاظ چھوٹون کے ساتھ رکھ رکھاو ہم
سنون کی محبت جو لازمہ حسن تمدن کا ہی ملکی رواج کی مطابق ایسا تُلا ہوا تھا
کہ ذرہ بھر کی کمی بیشی کو اوسمین دخل پیدا کرنا ممکن ہی نہ تھا مگر افسوس سے ہے

لہ افسوس ہے کہ اب ہماری بازون مین ایسے لفظ زیادہ ملتے ہین ۱۲

عہ یعنی بھاپ ۱۲

کہ ہمارے زمانے مین ترکیبِ زبان کے ساتھ ترکیبِ معاشرت بھی ایسی کچھ بدل گئی ہے کہ حفظ مراتب کا بجز چند صحبتون کے کوئی نام ونشان تک نہین جانتا یہان تک کہ بزرگون اور دوستون کے پورے نام بھی تعظیم کے ساتھ نہین لیئے جاتے۔ نورالحسن کو نور۔ فضل الرحمان کو فضلو۔ تجمل حسین کو بھائی تجمل وغیرہ وغیرہ

جن نامی گرامی بزرگون کے ذکر سے مینے اِس کتاب کی عزت بڑھائی ہے وہ مقدس لوگ کسی علمی یا غیر علمی مباحثہ کے وقت نہایت ہی نرمی اور سہولت سے آہستہ آہستہ باتین کرکے سلسلہ سخن کو تمام کردیتے تھے یہان تک کہ اگر اندر کے دالان مین وہ قابل تعظیم بزرگوار بیٹھکر باتین کرتے تو باہر کے دالان مین صدا کا بلند ہونا مشکل تھا اور یہہ تو اون ممیز اور بُردبار شریفونکی تہذیب بھری صُحبت سے کوسون دُور تھا کہ باتین کرتے کرتے ایسا قہقہہ لگائین کہ تمام مکان کی چھت دہل جائے یا بے موقع کسیکے زانو پر ہاتھ مار بیٹھین یا کسی جاندار ذی روح انسان کے کاندھے کو تکیہ بنا کر بیٹھ رہین یا مخاطب کو زیادہ توجہ دلوانے کے لیئے بار بار ہاتھ سے چھیڑتے جائین لیکن

زمانے کی بے پروائی نے اون تہذیب بھرے ادب و آداب کو
ایسا طاق نسیان پر رکھدیا کہ اگر کسیکو یاد بھی دلواؤ تو محمول کبر و
نفاق پر کرتا ہے اور انگریزی صحبتونکی مثال دیکر ہماری ملکی خوش
اخلاقیونکو اپنی کج فہمی اور ناواقفی سے بداخلاقیون مین شمار کرتا ہے
خیر یہہ باتین تو آداب مجلس سے متعلق ہین آداب زبان کی طرف
کان لگاؤ اور تمام صوبہ بہار کو دیکھ جاؤ کہ ہر حصہ مین نہین نہین بلکہ
ہر طبقہ مین اسکی ساخت اور ترکیب مین کیسا کچھہ اختلاف پڑ گیا ہے
ممیز واقف کار ہندو مسلمانون کو چھوڑ دو اسلیئے کہ اونکے محاورون
مین چندان تغیر نے دخل نہین پیدا کیا ہے لیکن عام خلقت کی بات
چیت اور اوسمین بھی فرقہ فرقہ کا اختلاف اسقدر ہے کہ اگر ایک کے
محاورے کو دوسرے کے مقابلہ مین دیکھا جائے تو اوسکو دوسری ہی
زبان کہنا ضرور ہوگا یہہ تو سب کو معلوم ہے کہ صوبہ بہار کی حد مغربی
بکسر اور حد مشرقی راج محل حد جنوبی شہر گھاٹی اور بڑی چٹی حد شمالی
کوہستان نیپال ہے - اسی بارہ ہزار میل کے گرد اگرد آبادی کے
اندر (جسکے بیچ سے ہوکر گنگا پورب کو گئی ہے) ایک کرور خلقت

سیکڑون قسم کی اُردو بولتی ہے جنمین کثرت سے الفاظ عربی و
فارسی و بھاکا کے شریک ہین اون بے گنتی قسمونکو جانے دو صرف
اونہین ہندو مسلمانونکو لے لو جنکو تعلق اہل شہر اور دفتر سرکاری سے
زیادہ رہتا ہے اِنمین بھی گنگا کے دہنے کنارے والونکے محاورے اور
لہجے بائین کنارے کی خلقت سے جداگانہ ہین دہنے کنارے والے بھی
ہمارے مشاہدہ مین تین قسم ہین - بکسر - شہسرام - چاند - رہتاس گڈھ
داؤدنگر - اَروَل - نبی نگر - اورنگ آباد - شاہ آباد - مین ساخت
زبان کی تھوڑے تھوڑے اختلاف کے ساتھ یکسان پاؤ گے مگر
بھوجپور کے اکھڑ گنوار کچھ ایسا توڑ مڑور کر زبان کا کچومر نکالتے ہین
کہ اونکے نہایت سخت لہجون سے دلپر ایک خراش پہونچتی ہے اِن سب
جگہون مین آرے کے رہنے والے کسیقدر شفاف اُردو بولتے ہین
مگر علاوہ اور اور خرابیونکے جو اونکی زبان مین ہین یہہ چند لفظ بھی شریک
ہین "ایک ٹھو" دو ٹھو "ہم تو کہا تھا" بجاے "ہمنے کہا تھا"
اللہ کی" بجائے "اللہ کی قسم -
یہان سے پورب چلو - گیا - صاحبگنج - عطاسرا - نوادہ - بہار -

شہر گھاٹی - شیخپورہ - جموئی - یہان ترکیب اور ہے اوسکی چند مثالین سنو "پہرنا" بجاے "پہننا" "پکّھا" بجاے "پنکھا" "چیپ دینا" بجاے "دبا دینا" "یہہ بدھنا تم نے لایا" بجاے "یہہ لوٹا تم لائے - وغیرہ وغیرہ

اِس سے پورب بڑھو مونگیر - بھاگلپور - سلطانگنج - کہل گانو - راج محل مین بنگالی نما اُردو پاؤ گے اِس تار کی صدا جابجا سے ایسی کھچتی ہے کہ لفظ اپنی حالت پر نہین رہنے مثلاً "جب آپ ہوا ان تا شریف لیئے تھے توب بُوندے لوگ بھی حاضر تھا" تشریح "جب آپ وہان تشریف رکھتے تھے یا تشریف لیگئے تھے تب ہملوگ بھی حاضر تھے -

ترہُت کے وسیع طبقہ مین گنوار "چھی چھی" ہر لفظ کے ساتھہ ایسا لگاتے ہین کہ باتین سمجھنے مین ایک طرحکی دقت ہوتی ہے - "آول چھی" "آتے تھے" "جاول چھی" "جاتے تھے" مگر باوجود اِسکے ہزارون لفظ عربی و فارسی کے ٹھیک ٹھیک بول جاتے ہین - تمام ترہُت مین مظفرپور کے شرفا شفاف اُردو بولتے ہین لیکن اونکی زبان مین بھی

گنواری باتون کا میل جول ہوگیا ہے۔

قاعدہ ہے کہ ہر ملک کے دار السلطنت مین باعتبار اپنے ماتحت کے اکثر چیزون مین نفاست اور تہذیب زیادہ ہوتی ہے اسی کلیہ کی بدولت عظیم آباد پٹنہ اپنے گرد و نواح سے اب بھی ممتاز رہے اسپر بھی محاورونکے استعمال مین چند ایسی بے پروائیان ہین جنکا ذکر آگے آتا ہے۔

اوّل جمع کی جگھہ واحد مثال چار بات سُنو " بجاے " چار باتین سنو " وغیرہ وغیرہ

دوم تانیث و تذکیر کا امتیاز۔ بہتیرے لفظ ہین جنکو خاص خاص فصحا مُونث بولتے ہین اور عوام مُذکّر اور بہت سے مذکر ہین جنکو عام خلقت مُونث بولتی ہے جیسے ایجاد یا مزار مذکر کی جگھہ مونث بولے جاتے ہین اور پوجا۔ کتھا۔ بجاے مونث کے مذکر وغیرہ وغیرہ۔

سوم افعال مین تانیث و تذکیر و جمع کی غلطیان۔ خشکہ کھایا اور روٹی بھی کھایا وغیرہ وغیرہ۔

چہارم افعال مین حروف زاید لگانا مثلاً " دہن اور دہس " بجاے دیا کے

پنجم اسما کی غلطیان نکولی بجاے نولی اور اور بہتیرے نام۔

ششتم سلیس خوشنما لفظونکو چھوڑ کر بھدّے غیر مانوس لفظونکا بول جانا شکم مین درد ہے صرّہ ٹل گیا ہے" وغیرہ وغیرہ
ہفتم لہجونکی خرابی ادھ کٹے لفظ بولنا یا کسیکو کھیچکر کہنا کسیکو نہایت مختصر کرنا رے کو ڑے بولنا۔ غرض یہہ اغلاط ہفت گانہ ایسے ہین جنکی اصلاح پر ہمارے مُلکی زباندانونکو بڑی مستعدی سے متوجہ ہونا چاہئے کوئی زبان جسکو ایک جماعت یا ایک مُلک کے لوگ استعمال کرتے ہون گو کہ کتابون مین اوسکی صرف ونحو بیان نہ کی گئی ہو بیقاعدہ نہین ہوسکتی دستور ہے کہ پہلے اصطلاحین اور ترکیبین محاورون کی قایم ہولیتی ہین اور اون اصطلاحون اور ترکیبون کے لوگ عادی ہو چکتے ہین۔ تب عالی فہم زباندان اوسکو قاعدے کے لباس اور زیور سے آراستہ کرتے ہین اوس زبان کی صرف ونحو کو ضبط کرنا جو پہلے ضبط نہو چکی ہو حقیقت مین نہایت مشکل کام ہے کیونکہ سیکڑون محاورے خلاف قیاس استعمال کیئے جاتے ہین لیکن جب کثرت سے عالی خیال مصنف اوسپر توجہ کی نہایت دوربین آنکھین ڈالتے ہین تب ایک زمانہ کے بعد تمام قانون قاعدے ایسے ٹھیک اور بطور کلیّہ کے بنجاتے ہین کہ اوس سے

خلاف کرنیکی ذرّہ بھر بھی گنجایش نہین ہو سکتی۔

تم پڑھ چکے کہ اُردو کی صرف و نحو کو کسیقدر میر انشاءاللہ خان نے ضبط کیا تھا بعد اوسکے ڈائرکٹران سررشتہ تعلیم کی بدولت قواعد اُردو لکھی گئی مگر ہماری نظر مین ابتک تمام صرف و نحو کی ضرورتون کو وہ کتابین کافی نہین ہین لیکن اگر ہماری پیشین گوئی مین کوئی غلطی نہو تو آیندہ کوئی نہ کوئی عالی ہمت اپنے قلم کے زور سے اِس ضروری کام کو ضرور پورا کریگا۔

(پہلی غلطی کی اصلاح)

اُردو مین جب ایک سے زیادہ کوئی چیز ہو تو اوسکو جمع بولتے ہین اور جمع کی علامتین پانچ ہین (ئین ان ے ون ین) جب اسم مؤنث کے آخر مین الف ساکن ہو اور علامت فاعلی (نے) یا علامت مفعولی (کو) اوسکے بعد مذکور نہو تو اوسکی جمع (ئین) لگانے سے بنجائیگی۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
تمنّا	تمنائین	جفا	جفائین	وفا	وفائین
عبا	عبائین	ہوا	ہوائین	لُٹیا	لُٹیائین

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
دوا	دوائین	بلا	بلائین	کتھا	کتھائین
بُڑھیا	بُڑھیائین	گُڑیا	گُڑیائین	گھڑیا	گھڑیائین
صدا	صدائین	ندا	ندائین	رضا	رضائین
قفا	قفائین	اَنّا	اَنّائین	ماما	مامائین
گھٹا	گھٹائین	گڑھیا	گڑھیائین	پڑیا	پڑیائین
کُلھیا	کلھیائین	دغا	دغائین	سرا	سرائین
بِنا	بنائین	قبا	قبائین	جا	جائین
خطا	خطائین				

جس اسم مونث کے آخر مین یائے ساکن معروف ہو اور علامت فاعلی اور مفعولی اوسکے بعد مذکور نہو اوسکی جمع (ان) کے مِلانے سے بنتی ہے

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
گھوڑی	گھوڑیان	جوڑی	جوڑیان	بگھی	بگھیان
روٹی	روٹیان	پری	پریان	گھڑی	گھڑیان
ساری	ساریان	ڈاڑھی	ڈاڑھیان	جماہی	جماہیان

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
بالائی	بالائیان	جوتی	جوتیان	مٹھائی	مٹھائیان	مچھلی	مچھلیان
چلنی	چلنیان	کشتی	کشتیان	بدلی	بدلیان	کٹوری	کٹوریان
پیالی	پیالیان	ڈولچی	ڈولچیان	الائچی	الائچیان	قینچی	قینچیان
ڈولی	ڈولیان	بلّی	بلّیان	ٹوکری	ٹوکریان	کُلّی	کُلّیان
گھڑونچی	گھڑونچیان	چوکی	چوکیان	کُرسی	کُرسیان	برفی	برفیان
کچوری	کچوریان	ڈلی	ڈلیان	بوڑھی	بوڑھیان	مکھی	مکھیان
لڑکی	لڑکیان	ٹھنی	ٹھنیان	کڑی	کڑیان	بستی	بستیان
لاٹھی	لاٹھیان						

جو اسم مذکر کہ آخرین اوسکے الف ساکن ہو اور علامت فاعلی اور مفعولی اوسکے بعد واقع نہو اوسکی جمع آخرین ریا ے) ساکن مجہول لگانے سے بنتی ہے مگر صحرا دریا رینیا تنہا وغیرہ چند اسما اِس سے مستثنےٰ ہین +

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
گھوڑا	گھوڑے	جوڑا	جوڑے	مٹکا	مٹکے	لوٹا	لوٹے
گھڑا	گھڑے	کھرپا	کھرپے	انڈا	انڈے	لڑکا	لڑکے
بڑا	بڑے	چھوٹا	چھوٹے	اندھا	اندھے	کانا	کانے
بہرا	بہرے	کوٹھا	کوٹھے	قاعدہ	قاعدے	دفعہ	دفعے
پہونچا	پہونچے	دانا	دانے	فایدہ	فایدے	اچھا	اچھے
سروتا	سروتے	لٹھا	لٹھے	گڑھا	گڑھے	بکرا	بکرے
بُڈھا	بُڈھے						

جو اسم کہ علامت فاعلی ومفعولی کے ساتھ آئے یا وہ اسم مجرور یا مضاف الیہ ساتھ علامت اضافت کے واقع ہو اوسکی جمع (ون) کے ساتھ آئیگی ۔

علامت فاعل کے ساتھ

مردون نے کھایا	عورتون نے کھایا
درختون نے سایہ کیا	ڈالیون نے سایہ کیا
طوطیون نے چہچہا کیا	بلبلون نے چہچہا کیا

ع جمع اسمائی کی ان الفاظ میں [illegible] حروف علت موجود ہیں اور [illegible] یعنی ان اوزان لفظوں میں

علامت مفعول کے ساتھہ			
مردون کو دیکھا		عورتون کو دیکھا	
درختون کو کاٹا		ڈالیون کو کاٹا	
طوطیون کو دیکھا		بُلبُلون کو دیکھا	
علامت اضافت و جار کے ساتھہ			
مردون سے کہا		عورتون سے کہا	
درختون پر تھا		ڈالیون پر تھا	
آدمیون کا رنگ		عورتون کی زبان	

جس مؤنث کے آخر مین حروف علت نہون اور علامت فاعلی اور مفعولی بھی اوسکے بعد نہو اوسکی جمع (ی ن) لگانیسے بنتی ہے لیکن لُو اور رَے وغیرہ وغیرہ چند الفاظ اس سے مستثنیٰ ہین

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
رات	راتین	بات	باتین	برات	براتین	آستین	آستینین
گرہ	گرہین	قبر	قبرین	مہنال	مہنالین	بندوق	بندوقین
زنجیر	زنجیرین	خبر	خبرین	بھگدر	بھگدرین	صورت	صورتین

مورت	مُورتین	کہاوت	کہاوتین	جنبش	جنبشین	گردش	گردشین
عنایت	عنایتین	خِدمت	خِدمتین	حسرت	حسرتین	محنت	محنتین

افعال کے قاعدے

فعل اپنے فاعل اور مفعول کا حالت تذکیر و تانیث و جمع و واحد مین تابع ہوتا ہے بشرطیکہ علامت فاعلی اور مفعولی مذکور نہ ہو ورنہ فعل کی صورت نہ بدلیگی لیکن واضح رہے کہ اس حالت مین فاعل یا مفعول اگر مذکر ہے تو اوسکی صورت نہین بدلیگی و اگر مؤنث ہے تو اوسکی صورت حالت جمع مین بدلتی رہیگی۔

واحد	جمع	واحد	جمع
ایک آدمی تھا	چند آدمی تھے	ایک بات کی	چند باتین کین
ایک آیا	دس آئے	نماز پڑھی	نمازین پڑھین
ایک درخت دیکھا	چند درخت دیکھے	زنجیر ہلی	زنجیرین ہلین
ایک آم کھایا	چار آم کھائے	ایک کتاب لکھی	دو کتابین لکھین

حاشیہ متعلق تانیث و تذکیر صفحہ ۱۱۹

مذکر و مونث کی علامتین اُردو زبان مین سوا سماعیات کے اور بھی چند ہین جو اسم کہ آخر مین یائے ساکن رکھتا ہو مونث ہے جیسے گولی کھائی تھالی وغیرہ وغیرہ مگر اِس کلیہ سے چند اسما مستثنے بھی ہین پانی دہی موتی جی ہاتھی یا جو اسم کہ تصویر کے وزن پر آئے جیسے تعمیر تقریر تحصیل یہہ بھی مونث ہے مگر تعویذ اِس سے مستثنے ہے بعضون نے تصغیر ہونا مونث کا سبب ٹھہرایا ہے جیسے لوٹے سے لٹیا مگر ہمارے نزدیک یہہ کلیہ صحیح نہین ہے کیونکہ بے گنتی اسم مصغر ایسے نکلینگے کہ مذکر ہین جو اسم کہ بروزن تفعل آئے بیشتر مذکر ہوتا ہے جیسا تکبر تحیر مگر تمنا تسلی ترقی تجلی تعلی وغیرہ وغیرہ چند لفظ مستثنے ہین یا جو اسم کہ بروزن اِفعال آئے مذکر ہے جیسے انکار اصرار وغیرہ وغیرہ باستثنائے اِمداد یا جو اسم کہ بروزن تفاعل آئے وہ بھی مذکر ہے جیسے تفاخر تناسل تشابہ وغیرہ وغیرہ مگر یہہ سب کلیئے اکثریئے ہین۔

بعض یون بھی کہتے ہین کہ اُردو مین جو لفظ جس زبان سے بعینہ یا عدول کرکے آیا ہے تو اوسکو اوسیطرح استعمال کرنا چاہئے جیسا اوس زبان مین ہے جیسے کماں کہ اصل اسکی بھاکا مین کھلاڑی ہے اسی لیے یہان بھی مونث ہے یہہ قاعدہ کسیقدر ماننے کے قابل ہے مگر کلیہ نہین ہوسکتا غرضکہ مونث و مذکر کا سمجھنا سماعیات مین داخل ہے اسی لئے مینے حتے الوسع اسکو اس جدول مین جمع کردیا ہے۔

چونکہ شعرا کو نظم شعر کے لیے بیشتر ضرورت لغات کے لانے کی ہوتی ہے اسلیئے اس جدول مین بہت سے لغات بھی درج کردیے ہین ورنہ اُردو مین اسکی ضرورت نہ تھی۔

باب الالف مذکر				باب الالف مؤنث			
استرا	اِبا	آب	آداب	ادا	اِدّعا	آسیا	ابتدا
القاب	احباب	اسباب	ارباب	انتہا	اشتہا	اقتدا	اکتفا
آفتاب	انتخاب	اجتناب	اِحتساب	التجا	امتلا	استدعا	استرضا
ارتکاب	انقلاب	اِضطراب	اسپ	استغنا	انشا	اِیذا	انگیا
اثبات	التفات	اسپات	اژدہات	انگشت	آمدورفت	اوقات	آنٹ
اشارات	آفات	انعامات	آلات	اولٹ پلٹ	آہٹ	اوداہٹ	اینٹ
اُونٹ	اخروٹ	اَگبوٹ	انوٹ	الغیاث	احتیاج	اُوپچ	آنچ
ابتہاج	اختلاج	ازدواج	امتزاج	اونچ نیچ	صلاح	الحاح	افتاد
اندراج	آماج	اخراج	استخراج	امداد	آمد	استمداد	استبداد
اودراج	اناج	امواج	اوج	استناد	اِستاد	اولاد	ابجد
افتتاح	انجاح	اقداح	اکواح	آمدوشد	اوچھل کود	آورد	اُمید
ارواح	ایجاد	ایراد	اتحاد	اوند	انگشتر	ارہر	اہر
				اِکسیر	اِزار	آبشار	

اجتہاد	اعتقاد	اعتماد	آحاد	استغفار	آڑ	آٹ	آرپار
اسناد	افراد	اعداد	اوراد	اوکھاڑپچھاڑ	آکڑ	اڑبڑ	ایرٹ
ایزد	احد	ابد	اسد	آواز	آز	اصل السوس	اساس
ایراد	اعیاد	اکباد	اجساد	التماس	آس	اونچاس	اطلس
ابعاد	اوباد	اضداد	ازاربند	اَمس	آتش	آرائش	آسائش
امرود	اسبند	اجمود	آدند	آفرینش	آش	ارض	افراط
اسانید	اندھادھند	آرد	ارنڈ	احتیاط	اطلاع	آروغ	اُف
اِشعار	اِنکار	اقرار	اشتہار	ابرق	النحالق	املاک	اسپک
اچار	اوبھار	اظہار	آزار	آتشک	ابرک	ادرک	آہک
ابر	افتخار	انتظار	اضطرار	آگ	النگ	اُمنگ	ارسال
انار	اعتبار	اِتوار	اثر	اسپتال	اجل	اکل	آنول
اختر	اگر	آخر	انگور	آب وگل	اوائل	ابابیل	اپیل
امچور	امور	انجیر	ابیر	اولبل	اصل	اقلیم	افیم
ادنار	ابازیر	اندھیر	ایرسھیر	آن	امان	افشان	اودھان
اجمیر	آثار	اطوار	افکار	آن بان	انجمن	اولجھن	اینٹھن

اشجار	اثمار	انہار	اخبار	اچکن	ایمن	اوترن	آفرین
اندھڑ	آغاز	انداز	اعجاز	آستین	افیون	آلون	اودھیڑبن
ابراز	اعزاز	احتراز	امتیاز	اجواین	آلن		اَسَنتین
البرز	آنس	اسطقس	ابلیس	آبرو	آبجو	آرزو	السیٹھہ
املتاس	امرس	اناس	انفاس	اونگھ	آنکھ	آب نے	
اجناس	آناس	انعکاس	اندرس	باب البا مونث			
اقتباس	احتباس	اجلاس	احساک	بقا	برایا	بھاکا	بیجا
الماس	آماس	افسوس	ایلاؤس	بھاپ	بُپ	مات	برسات
آبنوس	آرمش	اُلش	آغوش	بانات	بہتات	برات	بنت
انتباش	اخلاص	اختصاص	اِجاص	بُت	باروت	بُروت	بیت
اعراض	اغماض	اعتراض	انقباض		بیونت	بات چیت	برخواست
انقراض	اعراض	اغراض	اوسط	بَٹ	بَروٹ	بناوٹ	بِیٹ
ارتباط	انبساط	اختلاط	اغلاط	بزرالنبج	برزخ	بطخ	بیخ
الفاظ	ابداع	اجماع	اتباع	باد	باد داد	بنیاد	بیداد
افلاس	اجتماع	اختراع	ارتفاع	بِند	بغلگند	برد	باد آورد

بمعنی ساکت ۔ ۲۔ ملا کی کتاب فارسی ۔ اہل ہنود ۔

امتناع	انتزاع	انتفاع	انقطاع	برآورد	بارود	بود	بہبود
اطباع	اضلاع	اوجاع	اقطاع	بُوند	بصر	بسر	بقر
اوضاع	ایاغ	اُلاغ	ابلاغ	بنصر	بھُورہ	باگڈور	بواسیر
استفراغ	اعراف	اِسراف	اصراف	بِھیڑ	۔	بوچھاڑ	بہنکار
استخاف	اضعاف	انصاف	اختلاف	بڑ	باگڑ	بھاگڑ	بالچھڑ
انحراف	انکشاف	اعتراف	اِعتکاف	بھڑ	بھوڑ	بِھیڑ	بہیڑ
اخلاف	اسلاف	اطراف	الطاف	بُز	بوباس	بھُڑاس	بازپرس
اصناف	اکناف	اوصاف	اوقاف	بارش	بینش	بناگوش	بودوباش
آلاف	الف	اُلوف	استرق	برص	بیص	بیاض	بط
اُفق	اغراق	اشراق	احراق	بساط	بسیط	برف	برق
اشفاق	الحاق	الصاق	اطلاق	بیرق	بُوق	بندوق	بَک
انفاق	اشتیاق	احتراق	افتراق	بلچک	بیچک	بیٹھک	بہدک
استحقاق	استغراق	۔	اخلاق	بھیک	بہک	بھبک	بھوک
اشفاق	اشواق	اوراق	امحاق	بھُول چُوک	بانک	باگ	بھاگابھاگ
آفاق	اِدراک	اِمساک	اہلاک	بھونی بھانگ	بیرنگ	بیگ	بارتنگ

مذکرات				مونثات			
افلاک	آہک	اٹک	اشک	بھنک	بانگ	بال	بھول
ارزنگ	اورنگ	اسہال	اشکال	بھال	بول چال	بندال	بغل
افضال	ابدال	اجلال	اقبال	بصل	بہل	بھوبھل	بوتل
ابطال	اہمال	اکمال	اجمال	بلاول	ببول	بزم	بیم
ادخال	انزال	ایصال	اخلال	بنیان	برہان	بٹن	بلے لوٹن
ارتحال	انتقال	اِخلال	انفعال	بھیرون	بھرن	بین	بُو
اشتعال	اشتغال	اتصال	احتمال	بالو	بھو	باؤ	باہ
انفصال	اندمال	اعتدال	امتثال	بارگاہ	بسم اللہ	بوجھ	باڑہ
استعجال	استعمال	اشتمال	ابتذال	باچھہ	بدی	بولی	بگھی
استدلال	استقلال	استکمال	استقبال	بجلی	بی		
اوبال	اوگال	اضمحلال	استیصال	باب الباء فارسی مونث			
اقوال	احوال	اعمال	آمال	پروا	پچھوا	پُروا	پوجا
اطفال	ابدال	افضال	اموال	پیپ	پُوت	پخت	پُشت
ازوال	امثال	اطلال	افعال	پرہنت	پیت	پرت	پھوٹ
ازل	اغلال	اشکال	اثقال	پلٹ	پکٹ	پلیٹ	پمیٹ

اوّل	اقل	امل	اونچل	پیٹھنہ	پکھاوج	پسوج	پوچ
آنچل	ارجل	اراذل	اساقل	پیچ	پرچ		پند
انابل	افاضل	اماثل	اکلیل	پسند	پناور		پکار
اُول	استنبول	اصول	اکل	پچر	پاکھر	پور	پیکار
اسطبل	اسرافیل	امام	آرام	پرکار	پیزار	پھہار	پھٹکار
اِدغام	اتمام	اسلام	الزام	پھٹکار	پھنکار	پچھاڑ	پہڑ
انعام	اعلام	افہام	التیام	پکڑ	پھکڑ	پراپڑ	پچھوڑ
التزام	انجام	اندام	ابہام	پرواز	پرداز	پیاز	پیشواز
اقدام	اِکرام	الہام	ابرام	پخت و پز	پیاس	پتواس	پھانس
اعلام	احرام	ازدحام	انہدام	پانس	پنس	پٹس	پھس
احترام	استلام	انسجام	اصنام	پاپوش	پاداش	پرخاش	پیش قبض
انضمام	انتظام	استلام	استقدام	پوشاک	پلارک	پرچک	پشتک
اقلام	احتشام	ارتسام	اختتام	پینک	پیچک	پچک	پالک
اہتمام	انصرام	استفہام	آم		پلک	پُک	پیک
اقسام	اجسام	اجرام	اقوام	پھانک	پالنگ	پھننگ	پنچال

سلہ یعنی تاج

احکام	ایّام	آجام	اسم	پال	پکھال	پنسال	پُل
آلام	الم		ادہم	پہل	پنڈول	پشم	پنچم
اِرم	آٹم	ارقم	اُودہم	پستان	پہچان	پروین	پرن
اُمم	ابریشم	انجم	ادیم	پھین	پھڑکن	پلٹن	پوچھن
اقالیم	اربعین	امین	آئین	پھِسلن	پنشن	پرچھائیں	پون
اسٹیشن	ایٹرن	اگہن	ارگن	پُھن پھُن	پرسنو	پشتو	پھُنو
ادہن	اٹکن مٹکن	اُبٹن	آنگن	پو	پناہ	پگاہ	پاہ
انجن	آہن	ابرن	ہرمن		پٹھ	پیٹھ	پٹھ
ارزن	ارغن	ارمن	اوسان	پودہ	پستی	پالکی	پٹّی
اخوان	ادیان	اذیان	احسان	باب التاء قرشت مونث			
ایمان	ایقان	امکان	ایوان	تمنّا	تراب	تھاپ	تپ
انبان	ارمان	انسان	الحان	ترپ	توپ	تاخت	تروٹ
آبان	اعلان	ازمان	اُمعان	تلچھٹ	تانیث	تثلیث	تج
آسمان	ارغوان	آستان	امتنان	ترویج	تزویج	تسبیح	تشریح
الوان	ابدان	اقران	احفان	تصریح	تصحیح	تفریح	تنقیح

مذکرات | مونثات

مذکرات				مونثات			
اوزان	ایران	ارمغان	امتحان	توضیح	تاریخ	تمریخ	توبیخ
آشیان	استخوان	اصفہان	اندجان	تعداد	تاکید	تمہید	تجدید
اعیان	اعوان	الوان	ارکان	تقلید	تبرید	تونڈ	ترپھر
ارغون	اقنیمون	آغون	ادن	تکسیر	تحریر	تقریر	تصویر
اِذن	اماکن	اُذن	آہو	تقدیر	تدبیر	توقیر	تاخیر
ابرو	اُلّو	آلو	آنسو	تاثیر	تکرار	تلوار	ترڑیڑ
اُوچھو	آڑو	الاؤ	اوتاچڑیا	تڑاتڑ	تجویز	تجہیز	تمیز
اُکاؤ	اشتباہ	انتباہ	اکراہ	تقدیس	تلبیس	تاسیس	تجنیس
اشباہ	افواہ	انبوہ	اندوہ	تدریس	تغریس	ترس	تابش
اوجہ	اساڑھ	آئینہ	افعی	تپش	تفتیش	تشویش	تراش
اہالی				تلاش	تحریص	تخصیص	ترخیص
باب الباء مذکر				تنقیص	تفریط	تقریط	تواضع
بھلا	بُرا	بَیا	بھڑیا	تضرع	توقع	ترضیع	ترفیع
باب	بہروپ	بخارات	بُت	تشنیع	تصدیع	تقطیع	تودیع
بھوت	بھبوت	.	بخت	توسیع	تیغ	تعریف	توصیف

مذکرات				مونثات			
بندوبست	بہشت	بالشت	بسنت	تصنیف	تالیف	تکلیف	تبلق
برت	بوٹ	بوٹ	بھٹ	تراق پڑاق	تحقیق	تفریق	تطبیق
بکٹ	بسکٹ	بینٹ	بھینٹ	توفیق	تصدیق	تعویق	تعریق
باعث	بھنج	برنج	بروح	تشویق	تریاک	توشک	تپنک
بیج	بیچ	بلغ	بطیخ	تحریک	تاک جھانک	تاک	تک
بلاد	بلد	برگد	بُد	تشلیک	تملیک	تفنگ	ترنگ
بند	برد	بعد	بُعد	تلنگ	تمثال	تمکّل	تول
بھید	بید	بزید	بَید	تربل	تسلیم	تقدیم	تعظیم
برش	بندر	بجور	بھجور	ترمیم	تکریم	تقسیم	تعلیم
بجور	بسیر	بعیر	بیر	تقویم	تعمیم	توان	تان
ببر	بیکانیر	بدر	بخار	توہین	تضمین	تن تن	ترنجبین
بازار	بیمار	بجار	بگھار	تخمین	تدہین	تسخین	تسکین
بچار	بھاڑ	بگاڑ	بہیڑ	تحسین	تکوین	تلقین	تمکین
بھبھر	ٹرباگڑ	بڑاز	باز	تک دو	ترازو	تکاپو	تھمبو
بول و براز	بیاز	بروز	بھباس	تاہ	تنخواہ	تھاہ	تراہ تراہ

بنارس	بانس	بس	برس	توجّہ	تشبیہ	تنبیہ	تنزیہ
برجھس	بنس	بھس	بھرکس	توجیہہ	توبہ	تعدّی	تعلّی
بھیس	بوقبیس	بُرس	بکس	تسلّی	تجلّی	تشفی	ترقی
	بیش	بخش	بسط	باب التاء ہندی مونث			
بربط	بقاع	بلع	برقع	ٹیپ		ٹھنڈ	ٹسر
باغ	بیذق	بوارق	براق	ٹھوکر	ٹکر	ٹکور	ٹھیس
بلاق	بچھنک	بالک	بوبک	ٹھنڈک	ٹھیک	ٹیک	ٹھنک
بھاگ	بہاگ	بادرنگ	بجوگ	ٹانگ	ٹھونگ	ٹکسال	ٹرخل
بروگ	بھوگ	بزرگ	بال	ٹال ٹول	ٹال	ٹیم	ٹپکن
بگل	بنگال	بول	بھونچال	ٹیکن	ٹھائین	ٹوہ	ٹوپی
بھوپال	بل	بھل	بل	باب الثاء مثلثہ مونث			
بایل	بنڈل	بٹہل	بادل		ثقالت	ثروت	ثالثی
بھوڈل	باطل	بسمل	بگل	باب الجیم مونث			
بام	بادام	برسام	بہرام	جا	جفا	جٹا	جمنا
بالگرام	بلغم	بہرم	بلم	جناب	جوراب	جھانپ	جھپ

مذکرات				مونثات			
بہایم	بُوم	بہم	برزن	جھڑپ	جنت	جراحت	جہت
بیان	بُہتان	بطلان	بُحران	جگت	جوت	جست	جیت
بادیان	بوستان	بیابان	بدخشان	جھانٹ	جانچ	جرح	جایداد
بازرگان	بابنان	براہین	بھلاواں	جد	جعد	جِہد	جُہد
بان	بکھان	باسن	بدن	جِلد	جھالر	جاہر	جزائر
بیٹھن	بیسن	بندہن	بچپن	جاگیر	جوار	جَھڑ	جَڑ
بیگن	بنین	برتن	بُن	جُھڑ	جانماز	جست وخیز	جلس
بھجن	برن	بندرابن	بانکپن	جوارش	جُنبش	جمع	جُوع
بنسلوچن	بالین	بُرون	بطون	جلق	جوق	جھانک تاک	جَھک
بےستون	باندھنوں	بون	باطن	جَھلک	جھجک	جونک	جھونک
بَین	بھیروں	بازو	بھالو	جاگ	جانگ	جنگ	جلترنگ
بھاؤ	بچاؤ	بناؤ	بھراؤ	جدال		جھال	جدل
پڑاو	بہاؤ	بلاؤ	برتاؤ	جدول	جَھل	جڑاول	جُل
بیاہ	بیساکھ	بُوجھ	بیضہ	جُھلجُھل	جھل	جُھول	جِھیلم
بدل	بُنجل			جوکھم	جم جم	جاجم	جان

باب الباء فارسی مذکر				جلن	جامن	جبین	جھائین
پالا	پستولیا	پارا	پتا	جون	جوکھون	جو	جستجو
پہتیا	پنکھا	پاپ	پت	جھاڑو	جگمہ	سجے	جائے
پھندیت	پوست	پاٹ	پٹ	باب الجیم فارسی مؤنث			
پنگھٹ	پھیٹ	پرمٹ	پیپرمنٹ	چون وچرا	چاپ	چانپ	چپ
پیٹ	پکھراج	پیچ	پاسنگ	چیپ	چھیپ	چونپ	چٹنت
	پاد	پریزاد	پیوند	چاہت	چھت		چھوت
پھاند	پنڈ	پر	پتھر	چوبدست	چشمداشت	چاٹ	چھوٹ
پیر	پیر	پنیر	پیار	چوٹ	چٹ	چوکھٹ	چٹ پٹ
پھیر	پہاڑ	پگڑ	پیپڑ	چٹ	چلپیٹ	چھینٹ	چھیج
پاپڑ	پیڑ	پانداز	پرہیز	چونچ	چخ	چیخ	چینخ
پوس	پھوس	پابوس	پڑوس	چھیند	چادر	چوسر	چھچھوندر
پاس	پلاس	پارس	پس	چیر	چنگیر	چنگھاڑ	چھیڑ چھاڑ
پردیس	پیشکش	پرش	پیش	چوپڑ	چمگادڑ	چڑ	چھیڑ
پش پیش	پروف	پاک	پاچک		چیز	چقلش	چاربالش

مذکرات				مونثات			
پھاٹک	پیک	پھاگ	پاسنگ	چق	چماق	چقماق	چقاچاق
پلنگ	پتنگ	پینگ	پرتگال	چک	چشمک	چیچک	چشنک
پھول	پیال	پھلیل	پھٹیل	چیلک	چمک	چکٹ	چوک
پھل	پیتل	پیپل	پلپل	چھینک	چنگ	چھال	چھنال
پستول	پیام	پیغام	پھولام	چھل بل	چھاگل	چنچل	چھکل
پرچم	پدم	پچھم	پیہم	چیل	چڑیل	چول	چہل پہل
پان	پالان	پایان	پیکان	چل	چال ڈھال	چشم	چھم چھم
پیمان	پرنیان	پچھان	پیچوان	چلم	چیستان	چٹان	چھان
پران	پکوان	پیکدان	پاندان		چلمن	چیکن	چتون
پرستان	پنجتن	پرن	پابرنجن	چھیلن	چنین		چون
پروین	پکھن	پہن	پلیتھن	چھاؤن	چائین	چھن چھن	چنہ
پوستین	پائین	پاؤن	پن	چھاچھ	چکاچوند	چھٹی	چٹھی
پٹین	پھین	پہلو	پنہو	چھتری	سچے	چاے	
پٹو	پیلو	پرتو	پاؤ	باب الحا حطی مونث			
پلاؤ	پٹاؤ	پچھپاؤ		حنا	حملے	حیات	حد

پردہ	پیمانہ	پلیشہ	پانی	حمد	حِس	حیض	حضیض
پروین				حرّاف	حل	حمائل	حسام
باب التاء قرشت مذکر				سے			
تماشا	تارا	ترپولیا	تکیا	باب الخاء معجمہ مونث			
توا	ترپ	تیزپات	تشتت	خیرات	خرید و فروخت	خشت	
تفاوت	تابوت	تخت	تشبث	خوشامد	خرید	خوید	خبر
تاج	تفرج	تہیج	ترنج	خنصر	خاکستر	خاطر	خیر
تملح	ترشح	تناسخ	تشدد	خمر	خَس	خواہش	خلش
تمدد	تفقد	تردد	تولد	خراش	خشخاش	خطاف	خریف
تجدد	ترصد	تار و پود	تعویذ	خفیف		خندق	خلایق
تمر	تیر	تیورہ	تصوّرہ	خاک	خوراک	خلخال	خردل
تکبّر	تکدرہ	تغیر	تنفر	خاتم	خرطوم	خزان	خفقان
تواتر	تفاخر	تقاطر	تبختر	خُو	خرگاہ	خانقاہ	سخے
تمسخر	تورہ	تیر	تصاویر	باب الدال مونث			
تفاسیر	تیمار	تاڑ	تصویر	دوا	دعا	دُنیا	دہاپ

تھپڑ	توڑ	تموز	تبریز	دہیپ	دوات	دھات	دیت
تیز	توس	ترس	تقدس	دولت	دوخت	داربست	دہشت
تجسس	تنفس	ترکش		درخواست	دہج	دُوش	دادوستد
توحش	تن و توش	تاش	تفحص	دید	دوپہر	دہر و دہر	دستار
تخلص	تقلص	تعرض	تعارض	داروگیر	دیر	دیوار	دُتکار
تسلط	توسط	تلفظ	تیقظ	دراڑ	دہاڑ	دوپہر	دہڑا دہڑ
توابع	تصنع	توسع	تمتع	دوڑ	دہلیز	دست آویز	دہونس
تتبع	ترفع	تشیع	تورع	دہانس	دانش	دِق	دہاک
توقع	تُف	تصوف	تصرف	دستک	دُوت دِیک	دیمک	دھک
توقف	تکلف	تاسف	تلطف	دمک		درنگ	دیگ
تعرف	تخلف	تحائف	تعارف	دال	دیکھ بھال	دہمال	دلدل
تکاشف	تعلق	تملق	تعشق	دانتا کلکل	ڈہول	دلیل	داغ بیل
تصدق	تفوق	توافق	تطابق	دشنام	دہوم دہام	دہم دہم	دُم
تلاحق	تتق	تریاق	تپاک	دُہوم	دُکان	داستان	دہڑکن
تارک	تلک	ترک	ترک	دوبین	دہون	دُون	

باب الجیم مذکر				باب الزاء مونث			
جُوا	جتھا	جواب	جلاب	زکات	زودکشت	زربفت	زلیست
جہات	جِنّات	جَت	جُفت	زاج	زیچ	زد	زنبور
جبیت	جُگ	جُھوٹ	جمگھٹ	زحیر	زنجیر		زِڑ
جھجھٹ	جُٹ	جھونج	جھانج	زلف	زرق	زورق	زردک
جہاد	جماد	جلّاد	جُند	زٹل	زفیل	زبل	زمام
جُود	جنود	جھنڈ	جوہر	زبان	زعفران	زغن	زمین
جانور	جزایر	جواہر	جھکور	زیب و زین	زلو	زہ	زرہ
جَور	جم غفیر	جہیر	جھجر	زہرہ	زئے		
جزر	جُعفر	جابر	جھاڑ	باب السین مونث			
جھگڑ	جھانکڑ	جوڑ	جواز	سبھا	سیما	سِیتلا	سیپ
جہاز	جُز		جہیز	سوغات	سکرات	سنگجراحت	سنگت
جلوس	جاسوس	جرس	جَس	سَکت	سُوت	سَوت	سرشت
جیوش	جوش	جوشن	جُلیش	سرگوشت	ساخت	سیثت	
جوامع	جزع	جوف	جُک	ساسریٹ	سمیٹ	سَنج	سیج

مُجگ	جَگ	جُھنگ	جوگ	سات پانچ	سلخ	سیخ	
جال	جلال	جمال	جبال	سند	سُبد	سرحد	سوگند
جنجال	جمل	جبل	جُل	سپرد	سپند	سونٹھ	سپر
جنگل	جعل	جل تھل	جام	سحر	ستاور	سیسر	سقنقور
جذام	جسم	جزم	جہنم	سیر	سرکار	سوار	سطر
جنم	جنان	جہان	جولان	سکوڑ	سپرز	ستیز	سبوس
جانیان	جرجان	جریان	جھانوان	سانس	سازش	سفارش	سمع
جوبن	جتن	جنون	جیحون	سریع	سجاف	سرشف	سیف
	جن	جشن	جادو	سقف	سونف	ساچق	سمک
جگنو	جو	جنیو	جھکاو	سٹک	سٹرک	ستک	سمنک
جماؤ	جباہ	جلوہ	جی		سہالک	سلک	سینک
جدی				سانگ	ستالنگ	سرجنگ	سرنگ
باب الجیم فارسی مل کر				سارنگ	سگال	سکھپال	سسرال
چھرا	چھڑا	چوپا	چنا	سفرجل	سنجل	سبیل	سیتل
چیت	چکت	چپت	چھپرکھٹ	سل	سلاسل	سلسبیل	سیم

چھاج	چرخ	چھند	چغد	سپرغم	سرگم	سموم	
چھید	چاند	چھپر	چکر	سنان	سان	سوزن	سوسن
چور	چتر	چھاڑ	چوتڑ	سوجن	سیون	سمرن	ساتاروہن
چیتڑ	چاوش	چراغ	چاک	سکن	سکنجبین	سائین	سون
چکاوک	چابک	چالاک	چالنگ	سررو	سپاہ	ساکھ	سوجھ
چک	چوک	چھٹانک	چنگ	ساٹھ	سورٹھ	سدہ	سونٹھ
چورنگ	چنگال	چاول	چٹیل		سعی	ستی	
چنگل	چنڈول	چہارم	چرم	**باب الشین مونث**			
چم	چہلم	چوگان	چراغان	شہنا	شراب	شب	شب برات
چالان	چمن	چندن	چرن	شست	شکست	شیرخشت	شناخت
چلن	چین	چاقو	چلو	شکست وریخت	شطرنج	شرح	شاخ
چلاو	چلبلاو	چھڑکاو	چاو	شدبد	شد	شکر	شمشیر
باب الحاء حطی مذکر				شونیز	شاباش	شرط	شعاع
حباب	حجاب	حساب	حکایات	شارع	شمع		شفق
حرکات	حوادث	حرج	حج	شق	شاماک	شنیرک	شارک

مذکرات — مونثات

حوایج	حُساد	حدود	حدید	شلک	شاہنگ	شلنگ	شال
حضور	حصیر	حریر	حشر	شکال	شیرمال	شفتل	شکل
حصر	حجاز	حرز	حواس	شرم	شحم	ششم	شمیم
حبس	حوض	حفظ	حرف	شریان	شکن	شہ نشین	شست و شو
حروف	حریف	حذف	حلف	شب بو	شکوہ	شہ	شبیہ
حرق	حلق	حق	حقایق	شئے	شیشی	شطرنجی	
حقوق	حال	حلال	حواصل	**باب الصاد مونث**			
حصول	حمول	حلول	حمل	صدا	صہبا	صبا	صلوات
حل	حنظل	حاصل	حول	صفت	صولت	صوت	صباح
حمام	حرام	حجام	حکام	صراح	صحاح	صبح	صبوح
حجم	حلم	حرم	حشم	صلح	صرصر	صریر	صفیر
حلیم	حریم	مُحکم	حیوان	صراط	صنع	ضرع	ضنن
حرمان	حنین	حصن	حُسن	صحنک	صُلصُل	صمصام	صارم
حوالی	حیّ	حواشی		**باب الضاد مونث**			
باب الخاء معجمہ مذکر				ضریح	ضِد	ضمیر	ضیق

خواب	خطاب	خرافات	خرابات	ضَو			
خیالات	خلعت	خُبث	خبیث	باب الطاء مونث			
خراج	خرمہ	خرچ	خدّ	طناب	طرح	طباشیر	
خداوند	خود	خُلد	خورشید	طبع	طوع	طُوغ	طرف
خنجر	خمیر	خنزیر	خنازیر	طلق	طلاق	طُمطراق	طوطک
خار	خز	خرس	خُمس	طحال	طویل	طیلسان	طین
خروش	خوردنوش	خرگوش	خفاش		طَعن		+
خلاص		خوض	خبط	باب الظاء مونث			
خط	خلط	خِلط	خُلع	ظلمات	ظفر	ظہر	
خضوع	خشوع	خلاف	خزف	باب العین مونث			
خلف	خسوف	خوف	خُلف	عقبیٰ	عنایات	عنایت	عنکبوت
خورنق	خوارق	خناق	خاشاک	عید	عصفور	عار	عِیّار
خسک	خرچنگ	خدنگ	خال	عُمر	عروس	عطش	عرق
خیال	خصال	خلل	خل	عنق	عینک	عین الدیک	عنصل
خمول	خول	خیل	خرام	عقل	عظم	عنان	عین

خدّام	ختم	خشم	خم	باب الغین مونث			
خیم	خُم	خصم	خوان	غپ شپ	غِش	غلام گردش	غُرفش
خانمان	خاوران	خراسان	خیابان	غرض	غِربال	غزل	غُلیل
خفقان	خلجان	خاصدان	ختن	غین	غشی	غلطی	غرقی
خرمن	خون	خزائن	خُلو	باب الفا مونث			
				فنا	فضا	فرات	فرصت
باب الدال مذکر				فہرست	فرج	فوج	فلاح
دیبا	دلاسا	دِرا	دَلیا	فرح	فتوح	فتح	فریاد
دِیا	دھنیا	دوّاب	داب	فرد	فجر	فِکر	فالیز
درخت	دشت	دُوست	دِیوٹ	فانوس	فیس	فرع	فندق
دُرمُٹ	درّاج	درج	دوزخ	فواق	فرہنگ	فال	فلفل
داد	دُہریہ	دربند	دُہند	فصیل	فسان	فنجان	فغان
درد	دُود	دَر	دُر	فلالین	فاختہ	تُفّے	فوحی
دُہر	دفاتر	دستور	دور	باب القاف مونث			
دیرہ	دبیر		دنانیر	قرنا	قلیا	قضا	قبقاب

مذکرات				مونثات			
دہر	دارومدار	دُولار	دیار	قاب	قنات	قوس قزح	قدح
دَہڑ	دوس	داس	دسترس	قبح	قید	قطع و بُرید	قدر
دُہس	دِلیس	درس	دوش	قبر	قِطار	قاز	قابوس
درویش	دُرفش	دستخط	دَمع	قاموس	قوس	قاش	قلمتراش
دَرع	دُموع	داغ	دماغ	قِسط	قیف	قیل و قال	قیفال
دوغ	دروغ	دریغ	دف	قُلقُل	قرنفل	قندیل	قال و قیل
دقایق	دمشق	دست پاک	دیپک	قمقام	قِسم	قَسم	قُرطُم
درک	دانگ	دوال	دُنبال	قوم	قرابین	قلمرو	قَے
دغل	دُمَل	دنگل	دَل	**باب الکاف مونث**			
دلبادل	دلدل	دُہل	دِل	کتھا	کربلا	کیمیا	کوکلا
دغول	دُخیل	دمامہ	دَبیل	کتاب		کانپ	کھیپ
دخل	دام	دوام	دلارام	کھونپ	کائنات	کرامات	کشت
دَم	درم	دہرم	دراہم	کوفت	کبریت	کاٹ چھانٹ	کوٹ
دیہیم	دہان	دُخان	دوران	کھوٹ	کروٹ	کیٹ	کریٹ
دیوان	دندان	درمان	دامان	کھرچ	کیچ	کانچ	کلرنچ

دودمان	دیدبان	دبستان	دُہوان	کھپاچ	کماچ	کھونچ	کرچ
دہیان	دالان	دان	دُہن	کد	کمند	کٹرگند	کارد
دمن	دکن	دامن	دست برنجن	کلید	کھانڈ	گمینڈ	کمر
ڈھوون	درشن	درجن	دین	کھر	کرٹ	کتر	کیسر
دواوین	درون	دوکون	دفاتن	کھجور	کوٹر	کھیر	کارزار
دِن	ڈین	دِرو	دیو	کچھار	کھنکار	کھنکار	گھٹکار
داؤ	دباؤ	دُکھ	دودہ	کھلاڑ	کرٹ	کیچڑ	کھکھیڑ
دیدہ	دعوی	دہی		کاریز	کھٹاس	کپاس	
باب الدال ہندی مذکر				کھس	کھیس	کشمش	کاہش
ڈوریا	ڈہانچ	ڈانڈ	ڈنڈ	کشاف	کیف	کمک	کچک
ڈنڈ	ڈِھیر	ڈالس	ڈہاک	کزلک	کفک	کرٹک	کسک
ڈانک	ڈنک	ڈگ	ڈُگ	کمک	کھٹک	کالک	کابک
ڈھنگ	ڈل	ڈول	ڈھول	کوک	کھال	کچنال	کرچھال
باب الذال مذکر				کھنڈسال	کھیل	کلکل	کھلبل
ذخائر	ذکور	ذکر	ذیابطیس	کوپل	کوبل	کوہل	کونسل

مذکرات　　　　　　　　مونثات

ذوق	ذقن	ذرّہ		کھگل	کاکل	کنیل	کھپریل
باب الراء مذکر				کلبل	کیں	کرکم	کرم
ربا	روا	رباب	رُوپ	کان	کمان	کہکشان	کھان
روایات	رایت	رخت	روٹ	کپڑچھان	کرن	کھرچن	کترن
رہٹ	رجمٹ	رینٹ	رواج	کلیجن	کمین	کھائین	
راج	رنج	رماح	ریاح	کپڑدھون	کھڑاون	کان و کاون	کائین
روائح	رُخ	رُسوخ	رمد	کابین	کوکو	کاہ	کلاہ
رشینز	رند	رود	رعد	کارگاہ	کنہ	کمرکھ	کوڑہ
رامپور	رخسار	راز	رز	کوکھ	کُرسی	کجی	کشتی
رموز	رُوز	روس	رئوس	کنگھی	کوٹھی		
راس	رس	راچھس	رہس	باب الکاف مونث			
ریش	رخش	رصاص	رقص	گیا	گھٹا	گھیا	گنگا
ریاض	ربط	رباط	روابط	گلخنب	گپ	گات	گھات
رفاع	رکوع	راغ	رُعاف	گشت	گلگشت	گرفت	گرہنٹ
رواق	رزق	روپاک	رشک	گھبراہٹ	گرج	گونج	گچ

راگ	رانگ	رنگ	روگ	گھڑنچ	گاو	گند	گرد
ریال	رومال	رَفل	رتّال	گوگرد	گود	گفت وشنید	گاجر
رُسل	رَول	رُخام	رام	گوُر	گوُر	گفتار	گیرودار
رَجم	رم	ریشم	رَوم	گھار	گندہار	گھوڑدوڑ	گلریز
رُوم	رسوم	رقوم	رَحیم	گھونس	گھاس	گھٹّس	گذارش
رَحم	رِحم	رقیم	رُمّان	گاؤمیش	گزک	گجباگ	
رحمان	رمضان	رویان	روزن	گنگ	گوشمال	گُڑیال	گھڑنال
روغن	رن	رُکن	رُو	گِل	گھاگھم	گلیم	گھان
راسو	رفو	رتالو	روہو	گردن	گوَن	گائین	گھن
رِیو	رُکاؤ	ریچھ	روضہ	گفتگو	گِرَو	گیاہ	گوہ گوہ
رَی				گِرہ	گانٹھ	گاڑھ	گالی
باب الزاء مذکر				گاے			
زبت	زُجاج	زَوج	زرنیخ	باب اللام مونث			
زاد	زُہاد	زبرجد	زواید	لنکا		لب	لوذات
زمرد	زہرخند	زمین قند	زُہد	لعبت	لاگت	لت	لٹنت

زر	زبر	زور	زہگیر	پٹمنٹ	لاٹ	لوٹ	لوٹ
زیر	زجر	زہر	زاغ	لٹ	لپٹ	لگاوٹ	لپیٹ
زحاف	زراف	زیبق	زنبق	لاج	لوح	رلید	لکیر
زنگ	زلال	زوال	زکال	لہر	للکار	لتڑ	لوز
زحل	زائل	زاغول	زکام	لیس	لغزش	لاش	لیف
زمزم	زقوم	زخم	زعم	لٹک	لپک	لچک	لیک
زمان	زیان	زندان	زمستان	لاگ	لونگ	لیت ولعل	لگام
زنخدان	زمن	زین	زانو	لم	لسان	لب دوان	لعن
				لجین	لالٹین	لین	لو
باب السین مذکر				لاکھ	لوتھ	لیکھ	لے دے
سراپا	سوا	سودا	سایا	لے	لاٹھی		
سرا	سبھا	سویا	سما	باب المیم مونث			
سرخاب	سیماب	سانپ	سوپ	مرحبا	مینا	ماتا	مہتاب
سبات	سومنات	سکنات	سمت	محراب	مضراب	ماپ	ممات
سکوت	سوت	سوخت		مشکات	مدارات	ملاقات	مباہات

۱ه بمعنی سیماب مراد
۲ه بمعنی ازدواج
۳ه نقره مراد
۴ه زر مراد
۵ه بمعنی آواز خفیف کامل
۶ه آواز پا مراد
۷ه بمعنی زشت مراد

مذکرات				مونثات			
سمپٹ	سرکھٹ	سراج	شرح	مناجات	مکافات	محنت	محبّت
سانچ	سورج	ستلج	سنج	مہلت	منزلت	منقبت	مشیّت
سوچ	سیج	سرپیچ	سِلاح	موت	مَنّت	مِنّت	مَت
سوانح		سوراخ	سواد	مجنّث	معراج	مُونج	مَوج
سرہند	سمرقند	سِپند	سود	موچ	مانگ چانگ	رُمح	مفتاح
سرود	سانڈ	سر	سنگر	مزاح	مدح	مُنسرح	مدیح
سُر	سِر	سَرایر	سرور	میخ	مُراد	مداد	میلاد
سیندور	سیتر	سعیر	سریہ	معتاد	میعاد	مبارکباد	مکھاد
سپھر	ستّار	سنگار	سِتار	مسند	مقعد	مسجد	مدید
ستر	شکر	سحر	ساز	مینڈ	مِعجر	مور	مسُور
سازوبانگ	سوزوگداز	سوز	سالوس	مٹھوڑ	مُنڈہ بھیڑ	مُہر	معیار
سپاس	ستیاناس	سنڈاس	سارس	مقدار	مزمار	منقار	مہار
سبس	سرشش	سُدس	سروش	مارڈار	ملار	ماردھاڑ	میز
سرپوش	سیرش	سماع	سباع	مسوس	مٹھاس	مٹاس	مگس
سوطع	سجع	سُراغ	سیمرغ		مجلس	منش	مالش

سلف	سفوف	سبق	سرادق	میش	معاش	مقراض	مائبض
سَباق	سیاق	سماق	سوق	متاع	مرِفق	مَنطِق	مَشق
سُوق	سُماک	سوزاک	سفاک	مسواک	مردمک	مستک	مینک
سگ	ساک	سہاگ	سوانگ	مہک	مُستدارک	مِلک	مَشک
سنگ	سوگ	سنجوک	رسینگ	مانگ	مردنگ	مورچال	مال
سال	سُوال	سَفال	سُہال	مجال	مثال	مہنال	مال
سُنبُل	سنجنجل	سنبھل	سُنبل	مثل	مشعل	مندل	مرجل
سُبُل	ساحل	سبائل	سواحل	مُسلسل	مُزبل	منخل	مطول
سنجبل	سُہیل	سلام	سرسام	مستقبل	ململ	مُل	مشکل
سہام	سردوگرم	سَہم	سَم	منزل	محفل	مشاکل	مائل
ستم	سُتم	سریشم	سُوم	معقول	مندیل		محرم
	سقم	سندان	سُکّان	مَدَھم	مرزبوم	مژگان	مجن
ستیان	سامان	سُبحان	سوہان	معدن	مَرن	مائین	معجون
سائبان	سپستان	سنبلستان	سرطان	مِن مِن	ملّو	مہرگیاہ	مردم گیاہ
ساوان	سَمان	سیان	سمن		موٹھہ	موچھہ	مژہ

۱؎ [illegible]
۲؎ [illegible]
۳؎ [illegible]
۴؎ [illegible]
۵؎ [illegible]
۶؎ [illegible]
۷؎ [illegible]
۸؎ [illegible]
۹؎ [illegible]
۱۰؎ [illegible]

سوہن	سخن	سِنکاسن	سالن	مشتری	مچھلی	مرزائی	مَی
سانون	سن	سنن	سُکھدرن	باب النون مونث			
سینن	ستون	سکون	سُرون	ناب	ناپ	نبات	نجات
سجون	سلون	سفائن	سوکن	نشست	نعت	نوچ کھسوٹ	نژاد
سِن	سبُو	سالُو	سنبھالو	نرد	نبرد	نمود	نیند
سرو	سہو	رسیو	ساٹھہ	ناہید	نشید	نوید	ناند
شنکھ	سنگھہ			نبید		نظر	نچھاور
باب الشین مذکر					تفسیر	نظیر	نہر
شباب	شہاب		شربت	نار	نشر	نذر	نواڑہ
شہتوت	شگفت	شش وپنج	شوخ	نماز	نکاس	ناس	نچاس
شمشاد	شاہد	شدائد		نس	نرگس	نمش	نوازش
شہود	شہد	شہید	شر	نالش	نعش	نص	
شرر	شتر	شہور	شور	نافض	نبض	نزاع	نزع
شیر	شعیر	شیر	شہر	نوع	ناف	ناک	نوک
شکار	شکر	شِعر	شیراز	نال	نتھنال	نسل	نکیل

شبدیز	شموس	شمس	شمسا	نقل	نمل	نظم	نم
شیوع	شروع	شگاف	شیاف	نسیم	نیم	نان	نردبان
شرف	شنجرف	شرق	شقایق	ناگن	نفرین	نسرین	نعلین
شوق	شقوق	شک	شبرنگ	ناربو	نمولو	نیو	نحو
شیرنگ[1]	شمال	شغال	شگول		ناؤ	نگاہ	نانخواہ[6]
شغل	شمائل	شمول	شکم	نتھ	نے	نفی	نہی
شلغم	شایان	شیطان	شعبان	نائے			
شایان	شبستان	شیون	شاہین	باب الواو مونث			
شرائین	شیاطین	شگون	شیون[3]	واویلا	واردات	واگذاشت	ورید[4]
شبخون	شور و شین	شفتالو	شبہہ		وداع	وضع	ورع
شیشہ				واہ	واویلاہ	وجنہ[5]	وحی
باب الصاد مذکر				واے			
صحرا	صدمات	صدقات	صفات	باب الہاء ہوز مونث			
صاد	صمد	صید	صنادید	ہشت	ہٹ	ہرج[2]	ہچرمچر
صور	صدور	صبر	صغار		ہڑواڑ	ہڑ	ہنوتس

[1] بمعنی ارّہ ۱۲
[2] بمعنی ابجوش ۱۲
[3] جمع شیطین ۱۲
[4] عرس ۱۲
[5] بمعنی جلا رہا وادی ۱۲
[6] جب ۔ از آبرو وزن

صِفر	صفر	صُداع	صاع	ہگاس	ہوس	ہڑک	ہتک
صاف	صحائف	صوف	صُفوف	ہلہک	ہوک	ہانک	ہینگ
صَنوف	صیف	صواعق	صفاق	ہڑتال	ہیکل	ہلچل	ہُلہُل
صُداق	صندوق	صندل	صیقل	ہیثل	ہزل	ہونہان	ہستی
صہیل	ضم	صوم	صفاہان	ہے	ہےہے	ہائے	
صبیان	صفین	صحن	صفحہ	باب الیاء موٌنث			
				یاس	یاسین	یاسمین	سیبے
		باب الضاد مذکر					
ضاد	ضماد	ضبط	ضاغِط	ضوابط	ضُعف	ضرغام	ضیغم
		باب الطاء مذکر					
طوبا	طلا	طشت	طبخ	طائر	طُور	طور	طیر
طراز	طوس	طاؤس	طاس	طیش	طالع	طلوع	طوع
طواف	طایف	طوف	طوایف	طبق	طاق	طباق	طوق
طریق	طول	طبل	طعام	طلسم	طارم	طوفان	طغیان
طہران	طبران	طاعون	طرّہ	طوئے	طی		

تمام ہوئے اسمای موٌنثات یہان سے کل مذکرات ہین ۱۲

		باب الظاء مذکر					
ظاہر	ظُہر	ظروف	ظرایف	ظِلّ		ظن	
		باب العین مذکر					
عنا	عصا	عذاب	عشرات	عتبات	علامات	عادات	عاج
علاج	عروج	عناد	عُبّاد	عباد	عدد	عطارد	عقاید
عُود	عُقُود	عُود	عہد	عقد	عُقد	عبد	عنصر
عساکر	عناصر	عبیر	عصافیر	عصر	عطر	عذر	عس
عُرس	عدس	عکس	عیش	عرش	عَرَض	عِوض	عروض
عرایض	عارض	علف	عواطف	عطف	عَرَق	عَلائق	عوائق
عاشق	عراق	عُشّاق	عشق	عَیُّوق	عُروق	عقیق	عیال
عمل	عسل	عوامل	عنادل	عزرائیل	عدل	عوام	عظام
عُظّام	عزم	عِلم	حلم	عجم	عدم	عنم	عالم
علوم	عُظم	عمّان	عنوان	عرفان	عصیان	عطردان	عشق پیچان
عدن	عرنین	عجین	عیون	عین	عدن	علو	
		باب الغین مذکر					

بمعنی سایہ
بمعنی بازگشت
بمعنی سرزمین
بمعنی عیوق نام ستارہ
بمعنی پشم
بمعنی جمع عین

غنا	غٹ	غنج	غرور	غور	غیر	غدر	غار
غبار	غدر	غش	غلط	غائط	غیظ	غزال	غل
غلغل	غول	غسال	غسل	غسل	غمام	غم	غنائم
غلمان	غلیان	غاریقون	غین	غلو	غریو	غنچہ	
		باب الفا مذکر					
فسادات	فٹ	فیروزج	فالج	فسخ	فرسخ	فساد	فولاد
فرقد	فوائد	فر	فتور	فیر	فگار	فرار	فشار
فقر	فلوس	فردوس	فرس	فرش	فرش	فصوص	فرض
فیوض	فرائض	فیض	فرط	فزع	فروع	فراغ	فروغ
فرق	فسق	فراق	فستق	فوق	فریق	فتراک	فک
فلک	فرسنگ	فرنگ	فصال	فرکل	فاصل	فواصل	فضائل
فزول	فصول	فضول	فیل	فصل	فول	فوام	فم
فہم	فریم	فقدان	فرمان	فرقان	فرقدان	فن	فشن
فتن	فلاخن	فروزین	فرزین	فرمین	فسون	فراہ	فقرہ
		باب القاف مذکر					

قلّاب	قُوت	قولنج	قدح	قبائح	قد	قاصد	قصائد
قند	قُعود	قمر	قصور	قبور	قنطار	قطگیر	قصر
قہر	قرار	قربوس	قیاس	قرطاس	قفس	ققنس	قماش
قصاص	قمیص	قرص	قرض	قبض	قط	قلع	قمع
قرع	قاف	قرق	قلق	قرع آبین	قتل	قتال	قُل
قاتل	قائل	قوافل	قبائل	قبول	قول	قبیل	قنادیل
قنیل	قفل	قبل	قیام	قدم	قِدم	قائم	قُم
قلزم	قیوم	قران	قلیان	قہرمان	قلمدان	قرن	قطزن
قدغن	قسطنطین	قوانین	قشون	قانون	قیطون	قرائن	قابو
قرابہ	قالی	قاری					

باب الکاف مذکر

کوٹھا	کویا	کھویا	کباب		کنٹوپ	کلفت	کمیت
کنشت	کھیت		کوٹ	کھٹ	کوڑا	کرکٹ	کام
کاج	کالج	کنج	کھوج	کوچ	کھاج	کونچ	کاخ
کلوخ	کنجد	کبد	کمربند	گیند	گھرنڈ	کھنڈ	گنڈ

کاغذ	کبوتر	کھنڈر	کنکر	کنٹر	کر	کھر	کافور
کافر	کانپور	کشمیر	کفگیر	کیر	کنیر	کبر	کبار
گگیر	کار	کاروبار	کہار	کواڑ	کاٹھ کباڑ	ککڑ	کوبڑ
کلہڑ	کنزاز	کنز	گپنوز	کشنیز	کرنیز	کیلوس	کیموس
کارتوس	کیوس	کناروبوس	کوس	کاس	کرپاس	کناش	کرگس
کس	کلس	کسیس	کھیس	کیس	کم وبیش	کیش	کلاغ
کاف	کلف	کتف	کسوف	کشف	کاتک	کودک	کبک
کلنگ	کاگ	کہراگ	کلال	کمال	کدال	کال	کرنال
کفل	کٹھل	کھرل	کنول	کمبل	کھٹمل	کابل	کل
کنڈل	کوتل	کجل	کاجل	کہرام	کام	کلام	کم
کرم	کژدم	کریم	کسم	کتان	کرانچ	کیوان	کتمان
کفران	کنعان	کاشان	کوہان	کرمان	کاروان	کنوان	کان
کردن	کندن	کفن	کین	کونین	کو	کاہو	کدو
کچالو	کھو	کراہ	کوہ	کروہ	کہہ ومہ	کاٹھ	کنٹھ
		باب گاف مذکر					

گنڈا	گھوڑا	گلا	گھڑا	گڈہا	گلاب	گراب[1]	گھٹاٹوپ
گجرات	گت	گوشت	گیت	گھاٹ	گھونٹ	گھونگھٹ	گرگٹ
گھنٹ	گرنٹ	گنج	گرداد	گنبد	گد	گلوبند	گلقند
گرم و سرد	گرد[2]	گرداگرد	گاد	گوند	گیند	گھمنڈ	گھر
گھر	گوکر	گر	گور[3]	گلگیر	گھیر	گبر	گودڑ
گڑ	گرانہ	گز	گرز	گونہ	گلاس	گوش	گلاب پاش
گزاف	گودال	گال	گلال	گھڑیال	گڑہل	گل	گوگل
گام	گدام	گل اندام	گلفام	گندم	گلدم	گمان	گلستان
گریبان	گھمسان	گھان	گلشن	گلخن	گلبدن	گل انگبین	گوہن
گہن	گلگون	گردون	گیہون	گاون	گوزن	گلبن	گیسو
گلو	گھنگرو	گیرو	گوکھرو	گبھرو	گو	گیو	گھاؤ
گناہ	گروہ	گڑھ[4]	گہہ	گھی			

باب اللام مذکر

لوا[5]	لوا	لوبیا	لونیا	لاسا	لیپ	لات	لہات
لغت	لخت	لنکلاٹ	لنگوٹ	لوٹ	لکاٹے	لوٹے	لعج

[1] لغت انگریزی ۱۲
[2] پہلوان ۱۲
[3] قسمے از حیوان ۱۲
[4] قلعہ ۱۲
[5] نشان ۱۲

لالچ	لوائح	لحد	لکد	لاجورد	لوند	لنڈ	لینڈ
لنگور	لکڑ	لپڑ	لگڑ	لباس	لس	لوامع	لمع
لاف	لحاف	لام کاف	لطف	لطائف	لواحق	لحوق	لعوق
لک	لوسلک	لبیک	لہگ	لنگ	لوگ	لال	لاحول
لعل	لام	لحم	لِم	لوازم	لن	لبن	لاؤن
لندن	لٹکن	لچھن	لہچون	لون	لحن	لین دین	لیمو
لولو	لجالو	لٹو	لہو	لہو	لگاو	لداؤ	لٹھ
لاڑہ	لالہ	لالی	لیالی				

باب المیم مذکر

مینا	ماتھا	میلا	مسا	موتیا	ماہتاب	ملاپ	مرآت
موت	ماست	منشت	مرگھٹ	مکٹ	منت	مثلث	مزاج
مرج	مرگج	منضج	مخارج	مدارج	معارج	مناہج	
مصاح	مداح	مصالح	مخ	مسلخ	مطبخ	ملخ	مریخ
مستزاد	مدد	مقصد	مشہد	معبد	مولد	مقاصد	مفاسد
مساجد	معابد	محامد	مروارید	مانند	موالید	موتیابند	معبود

مقصود	مولود	مہد	مجد	منفذ	مٹر	مُر	مظاہر
مخاطر	مقاطر	مناظر	مصادر	مار	مقابر	منابر	مُرور
مقدور	مذکور	مضمار	مدار	مکر	مور	رمیر	مشاہیر
مزامیر	مُہر	مزار	موسیقار	مکڑ	موٹر	مجاز	مرکز
موز	مَویز	مہمیز	ملبوس	مالکوس	مساس	مندراس	مَس
ملمس	مسدس	مخمس	مِس	مجلس	مجالس	مدارس	مقناطیس
مُوش	مرزنجوش	ماش	مقیش	مرض	مواعظ	مطابع	مطالع
منافع	موانع	مواضع	مواقع	مضارع	مرجع	مزرع	مطلع
مقطع	مجمع	مِصرع	موقع	مرتع	منبع	مرقع	مُلمع
مُربّع	منع	مشروع	مصاریع	مبلغ	مُرغ	مصاف	موباف
مصحف	مصرف	مرادِف	مصارف	معارف	مواقف	مطلق	مشرق
مشارق	ماق	میثاق	مِراق	مذاق	محاق	معشوق	منجنیق
مغاک	ملک	مینڈک	مسالک	ممالک	معارک	مناسک	مشک
مملک	محک	مسلک	محال	منوال	مثقال	میکال	مکیال
محل	متصل	منہل	موکل	منگل	مورچھل	منازل	مراحل

محامل	مقابل	مشاغل	موّل	مجہول	میکائیل	میل	محصول
معمول	مدلول	مُول۵۱	مستول	مال	مآل	ملال	مقال
منال	مِلل۵۲	مقتل	مُکحل	مُحصل	موسل	منقل	مراسل
مداخل	محاصل	محافل	مرام	مہام	مرہم	مقدم	مقسم
ماتم	مُحترم	موسم	مراہم۵۳	مکارم	مُلیم	مُوم	مشام
مسام	مقام	مکان	میدان	مرجان	میلان	مہرگان	مغیلان
ملتان	مسان	مچان	مرتبان	مدن بان	مأمن	مُطنجن	محن
مَدین	مچھی بھون	متن	من۵۴	مکھن	مسکن	مدفن	مخزن
منجن	مضامین	مضمون	مفتون	میمون	مَدائن	مساکن	مطاعن
مُعاون	مِن	مَن۵۵	مُو	مازو	مَرؤ۵۶	محو	ماہ
میاہ	مٹھہ	میرٹھہ	مگرمچھ	مقابلہ	معاملہ	مشاعرہ	مناظرہ
مجادلہ	مزہ	معنی	ماضی	موتی	موالی	معاصی	منافی

باب النون مذکر

ناشتا	نیا	نٹ	نارنج	ناچ	نکاح	نواح	نصائح
نسخ	نرخ	نخود	نوشتخند	ناکند	نقود	نقد	نجد

۵۱ بمعنی زینت
۵۲ جمع ملت ۱۲
۵۳ جمع مرہم ۱۲
۵۴ بمعنی بارہ ۱۲
۵۵ بمعنی دل ۱۲
۵۶ بمعنی منعم ۱۲

نشتر	نیشکر	نمبر	نوادر	نوزہ	ناسور	ناگور	نخچیر
نکیر	نشر	نکھار	نثار	نگار	نچوڑ	ناز	نشیب وفراز
نوروز	نبریز	ناقوس	ناموس	نفوس	نفاس	نخاس	نسناس
نخاس	نفس	نکس	نفس	نقوش	نبش	نقش	نقص
نمط	نقط	نقاط	نعناع	نطع	نقوع	نجف	نسق
نفاق	نطاق	ناوک	نمک	نگ	ناگ	ننگ	نیرنگ
نہنگ	نیگ	نال	نعال	نقل	نہال	نیپال	نل
نعل	ناریل	نوافل	نوازل	نزول	نیل	نحل	نام
نیام	نظام	نمام	نیلام	نجم	نیلم	نعم	نغم
نوم	نجوم	نشان	نسیان	نقصان	نیسان	ناؤدان	نیستان
نمکدان	نہان	نارون	نورتن	نگین	نشیمن	نون	ناخن
نین		نینو	نان پاؤ	نیل کا ماٹھ	نیل کنٹھ	نین سکھ	نہ
نسخہ	نوحہ	نغمہ	نظارہ	نالہ	نواحی	ناتی	

باب الواو مذکر

وحشت	واسوخت	وقت	وست	وضوح	وسخ	ود	ولد

بمعنی مس ۱۲-
بمعنی بن ماس ۱۲-
عود کردن مرض ۱۲-
پودینہ ۱۲-
ذ نشد حرمی ۱۲-
کمربند ۱۲-
بتشدید میم نکتہ چین ۱۲-
جمع نعمت
جمع نغمہ ۱۲-
خواب ۱۲-
ناخن ۱۲-
حرکت جسم ۱۲-
دانا ۱۲-

دیکھو ایک انگریزی عبارت کا ترجمہ
ایک شخص یون کرتا ہے ،، واقعات ایک ایسی آسان خوش مزاجی سے
بیان ہوتے گئے ہین ،، اور اوسی عبارت کو زبان دان اپنے
محاورے مین یون ادا کرتا ہے ،، واقعات ہلکی ہلکی ظرافتون مین
بیان ہوئے ہین ،، ڈی سیشن آف کریکٹر کو ایک شخص ،، قوت فیصلہ
کہتا ہے اور دوسرا شخص ،، عزم بالجزم ،، ایک کچی زبان کا آدمی
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کے فصیح جملے کو اپنی عبارت مین یون لاتا ہے
کہ تحقیق کہ ساتھ کڑے کے نرمی ہے ،، مگر اردو کا محقق
یون کہتا ہے ،، کہ بیشک سختی کے ساتھ آسانی ہے ،،
وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ کا ترجمہ پرانے
زمانہ مین یون کیا گیا ہے۔ اور جو کوئی پھر جاتا ہے۔
دین ابراہیم کے سے مگر جسنے بیوقوف کیا جان اپنی کو ،، اسوقت
کے لوگون نے اپنے محاورہ مین اسطرح ادا کیا ،، بھلا
ایسا کون ہے جو حضرت ابراہیم کی ملت سے پھر جائے
مگر وہی جو احمق ہو ،، طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى اسکا ترجمہ
پہلے زمانہ مین یون کیا گیا ،، نہین اوتارا ہمنے اوپر تیری تو کہ رنج
کھینچیگا تو ،، اسوقت یون اپنی زبان مین کہا گیا ،، کہ اے نبی ہمنے

تمپر قران اسلیئے تھوڑی ہی نازل کیا کہ تم اپنے تئین ہلاک کردو۔
اب ان ترجمون کے فرق کو تم آپ سمجھ گئے ہوگے ۔

ان باتون کے بیان سے میری صرف یہہ غرض ہے کہ علوم وفنون
آسانی سے اپنے ملک مین پھیل نہین سکتے جب تک خاص یہانکی
زبان مین اوسکا شربت نہ بنایا جاے اور شربت بنانیکے لیئے زباندانی کی
مصری اور محاورون کے قند ضرور ہین جب تک یہہ نہو وہ شربت نہین بلکہ
کڑوی دوا ہے کہ پیتے وقت کچھ تو مارے ہیک کے اوبکائی سی نکلجائے
اور کچھ گلی سے پھینک دیجائے اور کچھ حلق سے اوترکر غیر محسوس اپنا
فعل کرے کوئی ترکیب ہو یا کوئی وضع کوئی فن ہو یا کوئی ہنر اوسکے لیئے
ایسا انجم بناؤ گے کہ ادہر اوسکو پڑھا ادہر جھٹ تمہارا مطیع و منقاد
ہوگیا جب تک محنت اور کوشش سے کام نہ لوگے اور رفتہ رفتہ
اوسکو نہ سیکھو گے ۔

تم لکھنؤ دلی کی عام خلقت کو دیکھتے ہو کہ بلا فرق سب کے سب ایک ہی
رنگ مین رنگے ہوئے ہین اور ایک ہی طرح کی زبان بولتے ہین بچے سی بچا
(جسکی توتلی اور غیغلی زبان ہے) وہ بھی واحد اور جمع تذکیر و تانیث

کے استعمال کو جانتا ہے اسکا کیا سبب ہے؟ یہہ اونکے بزرگونکی سیکڑون
برس کی کمائیان ہین جن سے ابدالآباد تک وہانکی خلقت فیض یاب
رہیگی وہان ہر ایک زمانے مین کثرت سے صاحب غور شعرا و فصحا
ہوتے آئے اور ہر طبقہ کے لوگون نے اصلاح زبان مین کوشش کی
عوام الناس نے بھی اونکو جس لب و لہجہ مین باتین کرتے سُنا اوسکی ٹھیک
ویسی ہی تصویر اوتار لی یہانتک کہ سب کی ساخت اور ترکیب ہی مین
فصاحت کا ایک جزو مل گیا۔

خزان کا زمانہ سبز پتونکو زرد اور شاداب پھولونکو مُرجھا دیتا ہے
آفتاب کی تمازت نورانی چہرونکو سیاہ کر دیتی ہے چور اوچکّے غریب مسافرونکی
گٹھریان اوڑا لیتے ہین مگر اس رنگ روپ کو نہ باد صرصر خراب کر سکتی ہے
نہ اِس حسن کو دُھوپ ضرر پہونچا سکتی ہے نہ اِس مال کو قزاق لیجا سکتا ہے
تم نہین دیکھتے کہ سیکڑون ہزارون آدمیون کے ٹڈّی دَل مین میلا
کچیلا افیون کے نشہ مین چور رفاقونسے امچور کوئی فقیر لکھنؤ یا دہلی کا مُنہہ پھیلا
کے دانت نکال کے بھیک بھی مانگتا ہے تو اوسکی زبان کی تراش خراش
اور لفظون کا تلفظ سُنکر تمہارے طرف کے بڑے بڑے مولوی اور

منشی شریف وامیر سب کے سب حیران رہ جاتے ہین اور صاف پہچان
لیا جاتا ہے کہ یہہ میوہ کسی دوسرے ہی باغ کا اور یہہ پھول کسی اور ہی درخت کا ہے
میرے بھائیو! یہہ کچھہ فطرتی اور خلقی مادہ نہین ہے جو تمہارے کئے نہو سکے
اور تمہارے سیکھے بن نہ پڑے کچھہ دنون تقلید سے کام لو اور اوسی قدم چلو
جس قدم فصیح لوگ چلتے ہین مجکو یقین ہے کہ تم بھی ضرور کامیاب ہوگے
تم پر کیا موقوف ہے تمہارے نوکر تمہاری مامائین تمہارے حلال خور کنجڑے
کبڑیئے تک ویسے ہی ہو سکتے ہین لیکن تمہاری محنت شرط ہے جب
کوئی شخص غلط لفظ استعمال کرے تم فوراً اوسکی اصلاح کرو توجہ سے اونکی
باتین سنو ایک اور بات بیان کرنی ضرور ہے تمہارے چھوٹے بچونکی زبانین
گنوار انائین دوائین زیادہ ناقص وخراب کردیتی ہین جسکا اثر مدتون
نہین جاتا اہل مقدرت تو یہہ بھی کرسکتے ہین کہ دلّی لکھنو کی کسی عورت کے
بلا کر اپنے بچونکو اونکے سپرد کردین پھر دیکھو کہ اونکی زبان کیسا شیر مادر
کیطرح بچونکے رگ وریشے مین اثر کرتی ہے -

لکھنؤ کے مارٹینیر کالج مین یوروپین لڑکونکو دیکھو کہ اونکی زبانین کیسی شستہ
درست ہین اسکا سبب یہی ہے کہ اونہون نے اوسطرف کی

فصیح البیان عورتون سے تعلیم پائی ہے برخلاف اسکے اسطرف اسلیئے
کہ شریف عورتین یا شریف مرد آدمی تو اونکے نگہبان ہوتے نہین اکثر
چمار دُسادھہ وغیرہ وغیرہ کا گذر صاحب لوگونکی کوٹھیون مین رہتا ہے
پھر اسطرف کے یوروپین عالی دماغ جوان ہو کر بھی فصیح کو غیر فصیح سے
کیونکر امتیاز کر سکتے ہین۔

میرے دوستو یاد رکھو ا کہ دنیا مین اکثر چیزونکے واسطے ایک پیمانہ مقرر ہے
اور زبان کا پیمانہ ایک مُلک مین کسی نہ کسی شہر کے خاص محاورے ہین
جیسے عرب مین مدینہ اور عجم مین اسوقت طہران انگلستان مین ایڈنبرا
اور ہندوستان مین دہلی یا لکھنو یہہ جانتے ہو کہ یہہ تخصیص کیون ہو جاتی
ہے اسکے بہت سے اسباب اور بہت سے انداز ہین زیادہ تر اوس
شہر کا دار السّلطنت ہونا ہے ۔

گورنمنٹ کی قدر دانی دولت کا ایسا مینھہ برساتی ہے کہ ہر بات کے کمال کا
درخت اوس جگہہ سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے تم کہو گے کہ شیراز دار السّلطنت
نہین ہے مگر وہانکی زبان کیسی مُستند اور وہانکے شاعر کیسے کیسے نامی و
گرامی ہوئے ہان اس زمانے مین نہین لیکن مدتون وہ سر زمین اکثر

صوبون پر ایران کے حکمرانی کرتی رہی دیکھو اصفہان سے پایہ تخت ہوجانے پر اصفہان نے اس بات کی عزت حاصل کی اور اب وہی بات طہران کے لیئے حاصل ہے —

دہلی مین سلطنت تھی اور سلطنت بھی کیسی شاعرونکی سرپرست فصیحونکی مربّی جس کوچے مین نکل جاؤ بلبل ہزار داستان کے غول جس سڑک پر قدم رکھو طوطی شیرین زبان کے جھگھٹ داستان گو ایک طرف بیٹھا ہوا عجب عجب محاورے مین للکار رہا ہے شاعر ایک طرف کچھ اپنے کچھ دوسرونکے کلام پڑھکر رنگ جما رہا ہے غرض جو صدا بلند ہوئی شہد و شکر مین ڈوبی ہوئی اور جو آواز سُنائی دی فصاحت کے پھولون مین بسی ہوئی وہانکے کوؤنکی کائین کائین بھی دلکش تھی اور گدہونکا رینگنا بھی سُریلا تھا امیر غریب وضیع شریف بنیے بقال دھوبی نائی حلوائی سے لیکر دساد ھ چمار تک اُردو زبان کے مالک ہو گئے تھے غرض محاورونکی تراش خراش کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی تھی دفعتاً شاہ عالم کے زمانے مین حوادث انقلاب کی ایسی آندھی چلی کہ فصاحت کے جہاز نے لنگر ڈالدیا جہاز رانون نے ترقی کی پالین گرادین اوسوقت

لکھنؤ مین شجاع الدولہ کے دربار مین قدردانی کا مینہ برستا تھا غرض اس فن کا اہل کمال سیدہا لکھنو کیطرف بھاگا یہان پہونچتے ہی روٹیونکا آسرا ہوگیا یا تو لکھنؤ شیخ نادونکی بستی تھی اور ارنڈ کا کھیت یا سعادت علیخان کے زمانے مین دہلی پورہ ہوکر ہر طرحکے پھولونکا باغ ہوگیا ایک آدھ پشت کے بعد خود یہان ایسے ایسے صاحب کمال ہوئے کہ دہلی کی تقلید کی زنجیر سے اپنے پانون کو نکال کر آزادی کے وسیع میدان مین سیر کرنے لگے یہہ بات کہنی کہ دہلی کے محاورے اچھے ہین یا لکھنؤ کے ہمارے لیئے کچھ ضرور نہین ہے لیکن یہہ بات مان لینے کی ہے کہ اگر لکھنؤ مین خواجہ حیدر علی آتش اور میر انیس مرحوم پیدا نہوتے تو میر تقی اور ذوق کی صفائی کلام لکھنؤ مین چراغ جلنے ندیتی یا آج بھی اگر اودہ پنچ اخبار وہان چھپکر شایع نہوتا تو اردوئے معلے و مراۃ العروس وغیرہ وغیرہ کے سامنے رنگ جمنا مشکل تھا بہرکیف یہہ اچھے ہون یا وہ ہم تو دونون ہی کو مانتے ہین اور مانتے چلے جائینگے جب تک ہمکو خدا اس قابل نکرے اور ہمکو بھی وہی فخر حاصل نہو جو لکھنؤ نے حاصل کیا ہے

اس جگہہ ضمیر (ہم) کو ضمیر جمع متکلم ہی سمجھو بطور واحد متکلم استعمال نکرو

کیونکہ میری غرض اون معدودے چند فصحاء صوبہ بہار سے نہین ہے جنکی زبانین

بسبب غور و فکر یا بسبب قدامت خاندانی کے شستہ ہین اونکو حاجت
نہ تقلید دہلی کی ہے نہ پیروی اہل لکھنؤ کی بلکہ اون تمام عام خلقت سے غرض ہے
جو واحد و جمع تانیث و تذکیر وغیرہ وغیرہ مین ذرہ بھر فرق نہین کرتے اور
نہ اسکا تفرقہ جانتے ہین —
اے میرے ملک کے رہنے والو! مینے مانا کہ یہی اُردو تمھاری بھی مادری زبان ہے
اور یہہ زبان گویا بمنزلہ خلقی زبان کے ہے لیکن یہہ خلقت اور عادت اندک
توجہ سے ضرور بدل سکتی ہے خیال کرنیکی بات ہے کہ ہمارے ملک کے
رہنے والے دو چار برس عجم مین اور عرب مین جب اپنی بسر کرتے
ہین یا جو عالی ہمت علوم مغربی کی تحصیل کے لیئے لندن (ٹیمس) کی
سیر کر آتے ہین تو وہ خاصکر زبان دانی کا تمغہ اپنے ساتھہ لاتے ہین
یہانتک کہ اونکے لب و لہجے بھی اوس ملک کے خاص باشندون کے سے
ہو جاتے ہین اور مین دیکھتا ہون کہ زیادہ تر یہہ فخر کچھہ ہمارے ہی ہندوستان
والونکے لیئے حاصل ہے برخلاف اور اور ولایت کے لوگون کے جو مدتون
ہندوستان مین رہتے ہین مگر اونکی ساخت اور ترکیب نہین بدلتی
آج تک تمھاری زبان دانی کے (آکسفورڈ) اور کیمبرج کالج مین کسی نے بھی

پاس کیا ہے ہرگز نہین لیکن خاص تمہارے ملک کے لیئے اسکا فخر نہین
ہے جب تک تم بھی اپنے ہمسایہ دہلی و لکھنؤ والونکی طرح اس بات مین
کامیابی حاصل نکرو دوسرونکی زبان اخذ کرنے والونکو صرف وہان کے
لوگونکی تقلید ہی کرنی مناسب ہے اور خاص اہل زبانونکو اوسمین
تراش خراش کرنا زیبا ہے لیکن تمہارے لیئے یہہ دونون ہی مشکلین
پیش آگئی ہین اول تقلید جب اسمین پورے کامل ہولوگے تو بیشک
فصیح کو غیر فصیح سے غلط کو صحیح سے الگ کرسکتے ہو اس مقام پر مین اپنے
اوس افسوس کو جو اس خصوص مین میرے دلمین ہے یعنی باوجود اسکے
کہ اس ملک مین بھی چند زبان دان اور فصیح بلیغ آزاد لوگ ہین جنکی تقلید
کرنے سے زبان کی اصلاح بیشک ہوسکتی ہے - اپنی لفظون مین
ظاہر نہین کرسکتا لیکن سمجھنے کی بات ہے کہ اگر خاص ہمسائے مین ایک
بہت ہی مختصر سا باغیچہ مضبوط چار دیواری کے اندر ہو اور اوس سے
کچھ دور ایک کھلے ہوئے میدان مین انواع اقسام کے پھول افراط سے
لگے ہوئے ہون تو باغبان آسانی سے پھولونکا گلدستہ کہان کے درختون سے
توڑ کر بنائیگا غالباً اوسی وسیع اور کھلے ہوئے باغ سے -

اِس جگہہ یہہ اعتراض وارد ہوسکتا ہے کہ صوبہ بہار کے چند فُصحا و زباندان
کیون اِس بات کو خود پورا نہین کردے سکتے کہ اِنکے وطن والون کو
دوسرے کے آگے ہاتھہ پھیلانا نہ پڑے مگر مین کہتا ہون کہ اوّل تو اِس قسم کے
لوگ اِس صوبے مین بہُت ہی تہوڑے ہین جنکو پوری توجہ فوائد عام
کیطرف معلوم ہوتی ہو اور بالفرض اگر کوئی اِس بات کا بیڑا اوٹھائے
بھی تاہم زباندانی کا ناپیدا کنار سمندر ایسا تو نہین ہے کہ ایک یا دو کتاب
کے چھوٹے سے گڑھے مین اُتادے ایسے موقع مین سہج الاصول نسخہ
ہمارے نزدیک عوام کے لیئے تقلید ہی کا کافی ہے لیکن زبان دان
مصنفون کو بھی اپنے قلم سے کام لینا ضرور ہے اونکو ایسے قاعدے
سے چلنا چاہیئے کہ خاص و عام کو خود بخود زبان دانی مین ایک
قوت ممیزہ پیدا ہوجائے اور اوس شیرین عبارت مین مطلب ادا ہون
کہ پڑھنے والون کی زبان پر مدتون اوسکا ذائقہ رہے —

پانچوین غلطی کی اصلاح

اس مقام پر مین ان غیر فصیح لفظون کو لکھے دیتا ہون جو عوام الناس کی غلطی سے بجائے فصیح اور لطیف لفظون کے استعمال کیے جاتے ہین

ابواب	غیر فصیح	فصیح	غیر فصیح	فصیح	غیر فصیح	فصیح
باب الالف	انگرکھہ	انگ رکھہ	انگنائی	آنگنائی	استین	آستین
	اُول	زمین قند	انامت	امانت	اِنام	اِنعام
	آسکت	اُلکسی یا آلکسی	اینہ	آئینہ	اُلتی	اولتی
	اُبٹن	اُبٹنا	اوڑہانا	اوگارنا	ابلخہ	ابلقہ
باب الباء	برتن	باسن	بُتام	بُوتام	بُوبُو	بوآ
	بساہند	بساند	بارہ روپا	بہروپیا	بتونی	باتونی
	بوکل	بوکھل	بوڑما	بوراسڑی	بطخ	بط
	بینگ	مینڈک	بہانک	بن بانس	بُندیا	ٹکٹیان
	بھات	خشکہ یا چانول	بھینڑا	بھیڑا مینڈھا	بِرنی	بِھڑ
	بُونٹ	چَنا	باوا	اَبّا	بڈھا	بُوڑھا
	بُھوا	کملا	بھک جگنی	جُگنو	بن بانو کی جا نور کا چلنا	رینگنا

علوم عربیہ ۱۲ زبان اردو میں اکثر الفاظ [illegible]

ابواب	غیرفصیح	فصیح	غیرفصیح	فصیح	غیرفصیح	فصیح
باب الباء	پچھیان	پچھوا	پُچَّڑ	پَچَّڑ	پُساؤ	پاپڑ ورد
			پھوپھیرا	پھوپھا زاد	پھول گوبی	گوبی
	پانی پٹانا	پانی سیچنا	پھنگا	بھُنگا	پُولا۱؎	پولا۲؎
باب التاء	تہمت	تہہ بند	تمولی	تنبولی		
	تیسی	السی	تاگا	دھاگا		
باب التاء ہندی	ٹھکری	ٹھیکری				
باب الجیم	جُلابی	جلیبی	جوئین	جُون	جونک	کیڑی
باب الجیم فارسی	چھُچھی	چھوچھی	چھاتہ۳؎	چھتری	چچیرا	چچازاد
	چیندیا	چاندی			چوپلیا	چوپلری
باب الخاء	خوشامد۴؎	لگی لپٹی	خالو بوا	خالو ابّا	خونچہ	خوانچہ
	خون	خوان	خلیرا	خالہ زاد		
باب الدال	دہتکارا	دتکارا	دائی۵؎	انّا	دادا باوا	دادا ابّا
	دوپلیا	دوپلری				

۱؎ واو معروف ۲؎ واو مجہول ۳؎ یعنی چھوٹا پیمانہ [illegible] وہ جو بادشاہوں اور امرا کے ساتھ چلا کرتے اور [illegible] ۱۲

۴؎ [illegible] ۱۲ خوشامد [illegible] ۵؎ بمعنی [illegible] دودھ پلانے والی ۶؎ فارسی میں [illegible] سکتہ میں

ابواب	غیرفصیح	فصیح	غیرفصیح	فصیح	غیرفصیح	فصیح
باب الدال ہندی	ڈھیکل	ڈھیکلی				
باب السین	سکھوا	ساکھو	سیار	گیدڑ	سیریس	سریش
	ساڑی	ساری				
باب الشین	شرنی	مٹھائی	شکرپالا	شکرپارے	شروا	شوربا
باب الطاء	طنبورا	تان پورا				
باب الکاف			کوٹڑی روشنی کی	جھابا	کھیلی	گلوری
	کارنس	کانس	کھنڈر	کھنڈ	کھڑکھڑیا	پالکی اینس
باب الکاف فارسی	گھنٹہ	گھڑیال	بولنا گدھے کا	رینگنا		
باب اللام	لیچی	لیچو	لسن	لہسن		
باب المیم	مچھڑ	مچھر	منجر	بور	میڈھہ	جگت
	موری	مہری	ماموں باوا	ماموں ابا		
باب النون	نانا باوا	نانا ابا				
باب الہاء ہوز	ہسکا	ریس	ہنڈار	بھیڑیا	ہولہا	ہولانٹ ہویابو

وہ اسما جو عام خلقت بولتی ہے اور اوسکی بہا کا مفقود ہے یا اگر ہے تو اوسکو عوام الناس تک بھی بہت کم بولتے ہین ؛

باب الالف	آستین	اچار	انگور	انجیر	انار	اُسترا
	ابرا	اصیل-ماما	آئینہ	آبشورہ	آدمی	اظہار
	آقا	اطلاع	احسان	آبرو	انعام	ادب
	ایجاد	امین	آداب بندگی تسلیم مجرا	اثر	اَحمق	اقرار
	اگر	اپیلانٹ	اجرا	اِلّا	انجام	
باب الباء	بیع	بندوق	باقرخانی	بادام	بہی	بیان
	باورچی	بیگانہ	بہشتی	بُخار	بلا	برفی
	بند	بیدخل	بندوبست	باؤ	برسات	برقع
	برف	بیدمشک	بند	بس	بیمار	
باب الباء فارسی	پاجامہ	پر	پوری	پلاؤ	پستہ	پیچک
	پردہ	پالکی	پاخانہ	پیشاب	پنیر	پیشکار

	پایہ	پادشاہ	پاتیابہ	پیدا	پیش	پلہ
	پوڈر	پروگرام	پلیٹ فارم	پاڈری		
باب التاء	تاریخ	توشک	تنگ	تہمت	تہہ خانہ	تنخواہ
	تماشا	تازہ	ترازو	تکیہ	تشتری	تنور
	تردید	تخت تختہ	تربز	تہذیب	تصویر	تعلیم
	ترکاری	تدبیر	ترکیب	تذکرہ	تمیز	تبدیل
باب التاء ہندی	ٹرینسفر	ٹیلی گراف	ٹیکٹ			
باب الثاء	ثبوت	ثابت	ثمن			
باب الجیم	جواب	جلاً	جُلّاب	جہاز	جرمانہ	جوان
	جنازہ	جناب	جمع	جنگل	جلد جلد	جادو
	جرح	جج	جوہر	جلوس	جوہری	جواہر
باب الجیم فارسی	چادر	چہرہ	چوسر	چمچہ	چُوغا	چپاتی
	چاقو	چاے	چار	چبوترہ	چپراسی	چغلی
	چوراہہ	چرخہ	چق			
باب الحاء حطی	حاکم	حکم	حریرہ	حمام	حقہ	حکاک

	حجامت	حیرت	حال قال	حال	حکیم	حساب
	حیلہ حوالہ					
باب الخاء	خرچ	خزانہ	خوبانی	خربزہ	خوان	خلا
	خلاصہ	خاص عام	خوش	خداوند	خراب	خصّی
	خالی					
باب الدال	داماد	دعوا	دلال	دوشالہ	دوات	دسترخوان
	دیگ	دایرہ	دیوار	دالان	دریا	دوا
	دُو	دِل	درد	دست	دوکان	دہلیز
	دوستی	دارالسلطنت	دعوت	دُور	دوپہر	درزی
	دفعہ	دیارہ	دوہر	دری	درجہ	دُعا
	دوست					
باب الدال ہندی	ڈگری	ڈسمس				
باب الذال	ذات					
باب الراء	روپیہ	رومال	رقعہ	رکاب	رسد	رکابی
	ریشم	رنگ	رسپانڈنٹ	ریل	رضائی	روزی

	راہ	رستہ	رسم	رحم		
باب الزاء	زین	زردہ	زہر	زرد	زندگی	
باب السین	سوال	سائل	سیاہی	سیر	سبب	سینی
	سائبان	سرمہ	سقہ	سرکہ	سادہ کار	سند
	سررشتہ دار	سیاہ	سرکار	سپاہی	سست	ستار
	سہ بندی	سوداگر	سودا	سوا	سوڈا واٹر	سشن
	سعی					
باب الشین	شال	شکل	شمع	شطرنج	شیرمال	شہتوت
	شیشہ	شربت	شکر	شکرپارہ	شفا	شکر
	شہر	شعر	شوربا	شرم	شطرنجی	شوخی
باب الصاد	صحیح	صلح	صراف	صوت	صندوق	صراحی
	صدر اعلیٰ	صاف	صفائی	صابون	صلاح	صاحب
باب الضاد	ضبط					
باب الطاء	طبیعت	طنبورہ	طلاق	سطح	طبلہ	طرف
باب الظاء	ظلم					

باب العین	عرضی	عقیدہ	عمامہ	عطر	عرق	عملہ
	عدالت	عادت	عجیب	عُمر		
باب الغین	غلط	غصّہ	غلام	غزل	غارغول	
باب الفاء	فراش	فاختہ	فرغل	فرنی	فالودہ	فیصلہ
	فوج	فوجداری	فرمایش	فائدہ		
باب القاف	قبولیت	قمری	قلم	قبا	قلیہ	قورمہ
	قاضی	قبر	قند	قوام	قید	قتل
	قصبہ	قرقی	قد	قول	قصائی	قدم بقدم
باب الکاف	کبوتر	کرسی	کوتل	کاریگر	کرتہ	کفگیر
	کیسہ	کُشتی	کارپرداز	کتاب	کاغذ	کمند
	کسر	کافی	کفن	کلکٹر	کمشنر	کمرہ
	کرشچین	کمال	کام	کوشش		
باب الکاف فارسی	گنجفہ	گلاب	گواہ	گرگابی	گلدستہ	گرم
	گلدان	گنگ شکست	گنگ بہار			
باب اللام	لحاف	لعل	لبادہ	لوز	لشکر	لفافہ

	لیکن	لحاظ				
باب المیم	مدعی	مدعا علیہ	مہلت	میعاد	مزدور	مسخرا
	مُرغ	مستول	ملّاح	مُہر	مزعفر	متنجن
	ماقوتی	مُربّا	منقے	مختار	معاملہ	مقدمہ
	مردنگی	محصول	محنت	مشکل	مکمل	میدان
	ماما	مقابہ	مصالح	مرد	میلہ	مصری
	منصف	محافظ دفتر	محرّر	منظور	مالک	مشتہر
	میل	مزاج	مختصر	مشہور	موافق	مثال
	مرزائی	معمول	مردنگ	مطلب	معنی	مزہ
	مولوی	مُلّا	مسجد	منجن	مگر	ماسوا
	مجسٹریٹ	میز	میانہ			
باب النون	نصیحت	نیچہ	نکاح	نقصان	نوکر	نشتر
	نان بائی	نگینہ	نقل	ناظر	نیلام	نالش
	نقشہ	نزدیک	نقدی	نماز	نامرد	نعل
	نہ	نہر	نام	نوبت	نظر	نرم

	شفع					
باب الواؤ	وفا	وکیل	وقت			
باب الہا ہوز	ہرج	ہواداں	ہوا			
باب الیاء	یا عہ	یقین	یار			
ابواب سلہ	ان ناموں کی جگہہ	یہ نام سلیس ہیں	ان ناموں کی جگہہ	یہہ نام سلیس ہیں	ان ناموں کی جگہہ	یہہ نام سلیس ہیں
باب الالف					امید	آسرا
	آستانہ	چوکھٹ	آہستہ	دِھیرے	اسطرح	یون
	استعمال	برتنا برتاؤ	اصلاح	سُدھار	اشخاص	لوگ
	اسلاف	پرکھون	اہل وعیال	لڑکے بالے	اِسم	نام
باب الباء	باریک	مہین	باشندے	رہنے والے	برخواست	اوٹھنا
	بددماغ	ناک چڑہا				
باب الباء فارسی	بہیمیت	سلہ [illegible]	پرورش	پالنا	پیش نظر	آگے
	پیچیدگی	گھماؤ	پروانہ	پتنگا	پیش ازین	اسکے پہلے
باب التاء	تقسیم	سلہ بانٹ بخرا	ترکیب	سلہ جوڑ جوڑنا	تواتر	ایک کے بعد ایک

[illegible] سلہ ... استعمال ... خلاف محاورہ ... [illegible]

[illegible]

فصیح [illegible]

[illegible]

تلاش	ڈہونڈھ	توصیف	بھلائی	تمنّا	ارمان	تنہا	اکیلا
باب الثاء		ثمرہ	پھل				
باب الجیم				جدا جدا	الگ الگ		
باب الحاء حطی		حفاظت	بچاؤ	حکایت	کہانی		
باب الخاء		خون	لہو			خودی	ہٹ دہرمی
		خالص	ٹھیٹ ٹھیک	خیال	دہیان	خال خال	تھوڑا تھوڑا
		خاک	مٹی	خبر	سُدھ		
باب الراء		رگ	نس	راضی ہونا	مان جانا	روغن	چکنائی
		رفتار	چال	رخصت	چھٹی	روشنی	اونجالا
باب الزاء		زور	سکت	زندہ	جیتا		
باب السین		سبز	ہرا	سُرخ	لال	سُراغ	پتا
		سینہ	چھاتی	سُود	بیاج	سخت	کڑا
		سرگذشت	گذری کہانی	سحر	بھور		
باب الشین		شگفتگی	کھلنا	شکایت	بدی		
باب الصاد		صلح	میل جول	صحیح	چنگا		

پہلوان عالم کے

باب العین	عقل	سمجھ	عبرت	چِنت	عالم	سمان
	عارضہ	دُکھ				
باب الغین	غیرت	لاج				
باب الفاء	فقیر	بھکاری منگتا	فعل	کام		
باب القاف	قوم	جتھا جتھہ	قدیم	اگلا	قیام	جماؤ
	قبول کرنا	مان لینا	قیمت	دام بھاؤ مول	قسمت	بدھی
باب الکاف	کلمہ	بُول	کوچہ	گلی	کمبل	کملی
باب الکاف فارسی	گردن	گلا	گنجایش	اٹاؤ	گفتگو	بول چال
	گرانبار	بوجھل				
باب اللام	لفظ	بات				
باب المیم	مشورہ	پنچایت	مکّارہ	بیسوا	موج	لہر
	مُسافر	پردیسی	مسافرت	پردیس	مذہب	دھرم
باب النون	نشیب و فراز	اونچ نیچ	نہر	ندی	نوجوان	گبھرو
باب الواؤ	وسعت	پھیلاؤ	ویران	سُنسان	وطن	دیس

خاتمہ کا بند

بس حضرت! "رات تھوڑی سانگ بہت" تعلقات بیشمار اور فرصت کم" سچ ہے اگرچہ گیرید مختصر گیریدان کتابونکی ہمارے ملک مین ضرورت تو بہت ہے مگر سرمہ لگانے تک کو میسر نہین لوگ اور ہی دُھن مین لگے ہین اسے پوچھتا کون ہے اس خیال کرکے تو حقیقت مین بیوقت کا راگ گانا ہے مگر امید ہے کہ ایک زمانے مین یہی کتاب میر انشاء اللہ خان کی دریائے لطافت کا کام دیگی اگرچہ تمام ضرورتون کو حاوی نہو اور کُل حاجتین اس سے رفع نہوسکین مگر سوتونکو تو ضرور چونکا دیگی بندھے پانی کو خواہ نخواہ ہلا دیگی عالی خیالان بلند نظر اور زبان دانان باخبر میرے اس مختصر ہدیہ پر مجھے معذور رکھین اگر مضامین اور بڑھا دیتا تو کتاب بہت موٹی اور قیمتی ہو جاتی اس زمانہ مین اس ترکیب پر چلنا خاطر نازک پر بوجھہ ڈالنا ہے کہتے نہین کہ بار خاطر نہ بار شاطر غرضکہ گر قبول افتد زہے عز و شرف

خادم مخدومانِ وطن

فقیر السیّد علی محمد شاد عظیم آبادی غفرلہٗ ولوالدیہ

۲۸- جولائی ۱۸۸۴ء